

روئے زمین پر طباعت کی دنیا میں پہلی مرتبہ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونے والی

شیخ حافظ فقیہ محدِّث محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ سِندھی

کے قلم سے فقہ حنفی کی ایک نادر، نایاب اور مایہ ناز کتاب

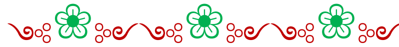
طوالع الأنوار شرح الدُّر المختار

کا مختصر تعارف، اور کتاب کا تحقیقی و علمی جائزہ



رشحاتِ قلم

احسَن احمد عبدالشکور- عفا اللہُ عنہ الغفَّار-



دارُ أحسَن

طوالع الأنوار: ایک تعارُف

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى سَيِّدِ الأنبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ. وَعَلى آلِه وصَحْبِه وأُمَّتِه أجمَعِيْن(۱).

أَمَّا بَعْدُ:

اللہ تعالیٰ نے اس امَّت مرحومہ کو جن بے پایاں نعمتوں سے نوازا، اورا پنے فضل وکرم کی جن موسلا دھار بارشوں سے سیراب کیا ہے، ان میں سے ایک بہت بڑی نعمت کتاب وسنت اوراس کی صحیح سمجھ بوجھ بھی ہے۔ کتاب وسنَّت میں قیامت تک آنے والے مسائل کا حل موجود ہے، چاہے اس کی صراحت کر دی گئی ہو، یاکسی اُصول کے ضمن میں بیان کر دیا گیا ہو۔

بہت سے مسائل ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی صورتِ مسئَلہ تو آج پیدا ہوئی، مگر ان کا جواب اور حل، اُصولی طور پر پہلے ہی دیا جا چکا۔ ایسے مسائل کے حل کا اِدراک جس قوت علمیَّہ سے ممکن ہے، وہ کتاب وسنت کی نصوص میں گہرے غور وفکر کے نتیجے میں حاصل ہونے والا اجتہادی ملکہ ہے، جس کے حاملین کو مجتہدین کرام کہا جاتا ہے۔

ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَأَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيۡهِمۡ وَلَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾﴾ [النحل: ٤٤]۔ مذکورہ آیت میں اس طرف بڑا واضح اشارہ کر دیا گیا ہے، کہ ذکر، بیانِ ذکر اور اہل لوگوں کی جانب سے اس میں غور وفکر مقصود ہے۔ اوراسی کے نتیجے میں امَّت کو حاصل ہونے والی نعمت کا نام «فقہ» ہے۔ فقہ اِسلامی، تاریخِ اُمم واقوام کے مقابلے میں مسلمانوں کے ماتھے کا وہ جھومر ہے جس کا مقابلہ کرنا تو درکنار، اس کی ہم سَری کا واہمہ بھی کسی کی نہیں ہوسکتا۔

(۱) دیکھیے: ابن خلِّكان، «وَفَيات الأعيان»: (۱: ۷۷).

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی صراحت ہے کہ: اسلامی فقہ کے مدوّنِ اوّل امام اعظم امام اَبو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ انہوں نے فقہ حنفی کی تدوین کی ابتدا کی۔ تلامذہ نے یہ سلسلہ آگے بڑھایا، اور پھر یہ سلسلہ چل نکلا، اور ہوتے ہوتے مختلف علاقوں میں مختلف فقہاء کے ہاں فقہی کتب لکھی گئیں۔ مشیّتِ ربّانی کے تحت کسی کو جسمانی کو اَولاد ملتی ہے، کسی کو نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالی کی حکمت کے تحت کسی کو روحانی اَولاد ملتی ہے اور کسی کو نہیں ملتی۔

فقہاء تو بہت ہوئے، مگر جنہیں روحانی اَولاد ملی اور انہوں نے اساتذہ کے سلسلے کو آگے چلایا ان کی تعداد بس چار ہی ہے۔ امام اَبو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ چار دانگِ عالم میں انہی حضرات کے فقہی مسالک کو قبولِ عام حاصل ہوا اور انہی میں سے کسی ایک کی بات مان کر عمل کرنے کا چلن عام ہوا، جو امّت مرحومہ کے اصلاحِ اَحوال کا سبب بنا۔ اصطلاح میں اِسی کو «تقلیدِ شخصی» کہتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے «عقد الجید» میں، «تقلیدِ مجتہد» کی اسی حقیقت کو:

«اتِّباعُ الرِّوايةِ دلالةً»(١)

جیسی خوبصورت اور جامع تعبیر سے بیان کیا ہے، کہ تقلید دراَصل کسی کی رہنمائی میں، کسی روایت کی -صراحتًا، استنباطًا یا قیاسًا- اتباع کرنے کا نام ہے۔

جوں جوں وقت گزرتا گیا، فقہ اور اصولِ فقہ کا شعبہ بھی ترقی کرتا گیا، اور جوں جوں مسائل کی نئی نئی صورتیں سامنے آتی گئیں، فقہاء و مجتہدین اُن مسائل کے حل بھی پیش کرتے گئے۔ اور نت نئی کتب، نت نئے انداز میں سامنے آئیں۔ اوّلین تلامذہ کے قلم سے ظاہر الروایہ اور غیر ظاہر الروایہ کتب کا سلسلہ ظاہر ہوا۔ فقہی مسائل کو زبانی یاد کرنے کے لیے مختصرات کی تدوین بھی ہوئی اور بعض حضرات نے فقہی منظومے لکھے۔ پھر مسائل کے ساتھ دلائل اور اختلافات بھی ذکر کیے گئے، اور وہ وقت بھی آیا کہ مطوّلات کا دور دورہ ہو گیا، اور فقہ کا فن اوجِ ثریّا تک جا پہنچا۔

آج کے زمانے میں ہمارے سامنے آنے والا کوئی نئے سے نیا مسئلہ بھی ایسا نہیں ہے جس کا اُصولی جواب اسی مدوَّن فقہی ذخیرے میں موجود نہ ہو۔ بات ذہنِ نکتہ رَس، فقہی بصیرت اور جزئیات پر وسیع نظر کی ہے۔

(١) انظر: الدِّهْلَوي، «عِقْدُ الجِيْد»: (ص: ٢٧). تفصیلی بحث کے لیے کتاب کی مراجعت کرلی جائے۔

دیگر فقہی مکاتب کی طرح فقہ حنفی میں بھی جن مختصر فقہی متون کی تألیف وتصنیف کا چلن رہا ہے، ان میں سے بعض کو بعض کی نسبت زیادہ قبولِ عام حاصل ہوا، اور ان کی مختصر ومطوَّل شروحات بھی لکھی گئیں۔ بلکہ ان میں سے بعض کو اللہ تعالی نے ایسی قبولیت بخشی کہ پہلے ایک متن کی شرح لکھی گئی۔ پھر اس شرح کی نافعیَّت کو دیکھتے ہوئے اس کی مزید تفصیلی خدمت کی ضرورت محسوس کی گئی، تو اس شرح کو متن قرار دے کر اس کی پھر شرح لکھی گئی۔

«بداية المُبْتَدي» للمَرغِينَاني، اور «تنوير الأبصَار وجَامع البحار» للتُّمُرتَاشِي اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ ذیل میں ان کتابوں کی فہرست ذکر کی جاتی ہے جو فقہ حنفی میں بہترین مختصرات قرار دی گئی ہیں:

١ - «مُختصَر الطَّحاوي»:

مشہور فقیہ اور محدث اَبو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی (٢٣٩ - ٣٢١ ھ = ٨٥٣ - ٩٣٣ م)، کی کتاب ہے۔ فقہ حنفی کے اوّلین مختصرات میں سے ہے۔

٢ - «مُختصَر القُدُوْري»:

علامہ احمد بن محمد بن احمد بن جعفر قدوری، (٣٦٢ - ٤٢٨ ھ = ٩٧٣ - ١٠٣٧ م)، کی کتاب ہے۔ موصوف حدیث کے بھی امام تھے، اور ان کی محدثانہ شان ان ہی کی ایک دوسری کتاب: «التَّجْرِيد» دیکھنے سے خوب واضح ہوتی ہے۔

٣ - «تحفَةُ الفُقهَاء»:

امام فقیہ اَبو بکر محمد بن احمد علاء الدین سمرقندی، (ت: ٥٤٠ ھ = ١١٤٥ م) کی تصنیف ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں قدوری کی «المختصَر» پر زیادات کو ذکر کیا ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ متن ذرا طویل متن ہے۔

٤ - «الفِقْه النَّافِع»:

شیخ ابو القاسم سمرقندی، (ت: ٥٥٦ = ١١٦١ م) کی تصنیف ہے۔ یہ بھی فقہ حنفی کا وسیع متن قرار دیا گیا ہے جس میں مصنف نے آیات قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ اور آثارِ صحابہ اور قیاس سے استدلال کر کے مسائل کو مدوَّن کیا ہے۔

٥- «بدايةُ المُبتَدِي»:

یہ کتاب برہان الدین شیخ الإسلام ابو الحسن بُرہان الدِّین علی بن ابو بکر بن عبد الجلیل فرغانی مرغینانی، (٥٣٠ - ٥٩٣ ھ = ١١٣٥ - ١١٩٧ م) کی تصنیف ہے۔ اکابر فقہاءِ حنفیہ میں سے تھے۔ اس کتاب میں قدوری کی «المختصَر» اور امام محمد بن حسن شیبانی کی «الجَامع الصَّغير» کے مسائل کو جمع کیا ہے۔ اَبواب کی ترتیب «جامع صغیر» کی ہے۔ ہر باب میں پہلے «قدوری» کے مسائل کو پہلے بیان کیا ہے اور «جامع صغیر» کے مسائل کو بعد میں ذکر کیا ہے۔

بندہ نے اس کتاب کی تقطیع کا کام شروع کر رکھا ہے جس میں ہر پیراگراف کے مسائل کو ایک نمبر دے دیا گیا ہے۔ پھر اس کی شرح الہدایہ، اور پھر اس کی دیگر شروحات کو بھی انہی نمبروں کی ترتیب کے تحت مرتب کرکے فہرست مرتب کی جارہی ہے۔ امید ہے کہ اس کام کے سامنے آنے سے حضرات مفتیانِ کرام کو مسائل کی تخریج اور کم وقت میں مطلوبہ اَبحاث تک رسائی میں سہولت ہوجائے گی۔ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللهِ بِعَزِيْزٍ.

٦- «المُختار للفَتْوَى»:

شیخ اَبوالفضل عبداللہ بن محمود بن مودود مَوصِلی (٥٩٩ - ٦٨٣ ھ = ١٢٠٣ - ١٢٨٤ م) کی تصنیف ہے جو بڑے حنفی فقہاء میں سے تھے۔ قاضی بھی رہے اور تدریس بھی کی۔ عنفوانِ شباب میں یہ کتاب لکھی تھی، پر اپنی اسی کتاب کی شرح بھی لکھی جس کا نام «الاختِيار» ہے۔ دونوں مطبوع ہیں۔

٧- «مَجْمَع البَحرَيْن ومُلتقَى النَّيرين»:

شیخ مظفر الدین احمد بن علی بن تغلب بغدادی (ت: ٦٩٤ ھ = ١٢٩٥ م)، کی تصنیف ہے۔ فصاحت وذکاء اور حسنِ خط میں ان کی مثال دی جاتی تھی۔ انہوں نے اس میں قدوری کی «المختصَر» اور نجم الدین نسفی کی «مَنظُومَة الخِلافِيَّات» کو کچھ زوائد کے ساتھ جمع کردیا ہے۔ نہایت ایجاز کی وجہ سے اس کا حفظ کرنا تو بہت آسان ہے، لیکن اسی اعجازی ایجاز کی وجہ سے اس کا حل کرنا کافی مشکل ہوگیا ہے۔

٨- «كنز الدَّقائق»:

حنفی فقیہ مفسِّر شیخ عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، (ت: ٧١٠ ھ = ١٣١٠ م) کی تصنیف ہے۔

موصوف مفسِّر بھی تھے۔ علاوہ ازیں اصولِ فقہ پر بھی ان کی تصا نیف ہیں۔

یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ «العقائد النَّسفيَّه»والے بھی «نسفي» ہیں، لیکن وہ صاحبِ «کنز الدقائق» کے علاوہ ہیں۔ یہ تو «عبد اللہ نسفي» ہیں۔ اور صاحبِ «عقائد» : «عمر نسفي» ہیں، جو عمر بن محمد بن احمد أبو حفص نسفي (٤٦١ - ٥٣٧ ھ = ١٠٦٨ - ١١٤٢ م) ہیں۔

٩- «الوَافِي»:

حنفي فقیہ مفسّر عبد اللہ نسفي، (ت: ٧١٠ ھ = ١٣١٠ م)، صاحبِ «کنز الدّقائق» ہی کی تصنیف ہے۔ ان کی دیگر مفید تصا نیف میں سے ایک «الوَافِي» بھی ہے۔

یہ کتاب امام محمد بن حسن شیبانی کی «الجَامع الصَّغير»، «الجَامِع الكبير» اور«الزِّيادَات» کے ساتھ ساتھ: قدوری کی «المُختَصَر»، نجم الدین نسفي کی «مَنظُومَة الخلافيَّات» اور «المَبْسُوْط» اور«الفتاوَى والوَاقِعَات» کے بعض مسائل پر مشتمل نہایت جامع کتاب ہے۔

١٠- «عيُون المَذاهِب»:

شیخ محمد بن محمد بن احمد خجندی سِنجاری (ت: ٧٤٩ ھ = ١٣٤٨ م) کی تصنیف ہے۔ حنفی فقیہ تھے۔ کئی کتابیں یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے ایک تفصیلی کتاب: «معراجُ الدِّرايَة» ہے جو حنفیہ کی مشہور زمانہ کتاب: «الهدايَة» کی شرح ہے۔ مذکورہ بالا متن مختصر سا متن ہے جس میں انہوں نے مذاہبِ اربعہ کے ائمہ کے اقوال کو جمع کیا ہے، اور اہم فقہی مسائل پر بہت سارے فقہاء و مجتہدین کی آراء کو جمع کر دیا ہے۔

١١- «وِقَايةُ الرِّوايَة فِي مسَائل الهدَايَة»:

صدر الشریعہ علامہ عبید اللہ محبوبی (ت: ٧٨١ = ١٣٧٩ م) کے بیٹے، مشہور حنفی عالم برہان الشریعۃ محمود (ت: ٦٧٣ = ١٢٧٤ م) کی تالیف ہے۔ نہایت عالم فاضل تھے۔ ان کی دیگر تصنیفات میں سے ایک: «الكفايَة، شَرح الهداية» بھی ہے۔ مذکورہ بالا کتاب: «وِقَايةُ الرِّوايَة فِي مسَائل الهدَايَة» کو انہوں نے علامہ مرغینانی کی «الهداية» سے انتخاب کر کے اپنے بیٹے کے لیے لکھا تھا۔ پھر اسی متن کو بنیاد بنا کر صدر الشریعہ نے اس کی «شرح الوقاية» نامی شرح لکھی تھی۔ بعد ازاں اسی کا اختصار بھی کیا تھا جس کا نام «النُّقَايَة» رکھا تھا۔

۱۲ - «مَخْزَنُ الفِقْهِ»:

مصلح الدین موسی بن موسی الآماسی (ت: ٩٣٦ هـ = ١٥٣٠ م) کی تصنیف ہے۔ جامع سلطان بایزید کے ذمہ دار تھے اور «حافظِ کتب» کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی اس کتاب میں انہوں نے: «مَجْمَع البَحرين»، «كَنْز الدَّقائق»، اور «المُختار للفَتْوى» جیسے دیگر تقریبًا دس متون کو جمع کر دیا ہے۔

۱۳ - «تَنْوِيرُ الأبصَار وجَامِع البحَار»:

مشہور حنفی فقیہ محمد بن عبد اللہ بن تُمر تاشی، (٩٣٩ - ١٠٠٤ هـ = ١٥٣٢ - ١٥٩٦ م) کی تصنیف ہے۔ اپنے زمانے کے فقہاء کے سر تاج اور حنفیہ کے شیخ کہلاتے تھے۔ حافظہ انتہائی قوی تھا اور علوم وفنون میں ان کا رتبہ انتہائی بلند تھا۔ آخری عمر میں تو ان کا کوئی ہمسَر باقی ہی نہیں رہا تھا۔ آپ کی تصنیفات کا دائرہ بھی کافی وسیع ہے۔ بندہ نے «طوالع الأنوار» کے مقدمے میں ان کی تقریبا (۳۸) تصنیفات کا مختصر ذکرِ خیر کیا ہے[۱]۔

آئندہ سطور میں ہم جس کتاب کا تفصیل سے ذکر کرنا چاہتے ہیں اس کی بنیادی یہی کتاب ہے۔



(۱) دیکھیے: أحسَن أحمد، «كحل الأبصَار لمن يطالع طوالعَ الأنوار»: (٢٧٤ - ٢٨٤).

تنویرُ الاَبصار وجَامع البِحار

علامہ تُمر تاشی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب: «تنوير الأبصار وجَامِع البحار»، ان کی اہم ترین تصنیفات میں سے ایک ہے، اور بہت سے علمائے کرام نے اس کی تعریف وتوصیف کی ہے۔ اس کتاب کے تعارف کے لیے کسی دوسرے سے پہلے خود علامہ تُمر تاشی کے قلم سے اس کی وجہِ تالیف میں اس کتاب کے خصائص پر اچھی بھلی روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

«لمَّا رأيتُ الهمَم مائلةً إلى المُختصَرات المَضبُوطة، رَاغبةً عن الكتُب المبسوطة: أردتُّ أن أكتُب كتابًا مُشتمِلًا على كثير من مسائلِ المُتُون المعتمَدة، مُحيطًا بفوائدَ نفيسَة، عنها أكثرُ المُختصَرات مجرَّدة، ليكُون عونًا لمَن ابتُلِي بالقَضاء والفَتْوى، وسندًا سديدًا لمَن أراد سلوكَ الاستِقامة والتَّقوى. وسمَّيتُه بـ: تَنْوير الأبصَار وجَامِع البحَار».

جب میں نے طلباء کرام کی ہمتوں کو طویل کتب سے اعراض کرتے اور مختصر طور پر لکھی جانے والی کتب کی طرف جھکتے دیکھا، تو میں نے اِرادہ کیا کہ ایک ایسی کتاب لکھوں جو قابلِ اعتماد متون کے بہت سے مسائل پر مشتمل ہو، نفیس فوائد کا احاطہ کرتی ہو، اور بہت سے مختصرات سے مجرّد کی گئی ہو، تاکہ یہ کتاب اس شخص کے لیے معاون بن جائے جو قضاء اور افتاء کی ذمہ داری نبھانے کی آزمائش میں گھرا ہوا ہو، اور استقامت وتقوی کی راہ پر چلنے والے کے لیے پکی سند بن جائے۔ اور میں نے اس کتاب کا نام: «تَنْوير الأَبْصَار وَجَامِع البحَار» رکھا ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے بعد، اس کے پہلے شارح امام حصکفی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے اوصاف کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:

«فاقَ كتُبَ هذا الفنِّ، في الضَّبْط والتَّصْحيح والاختِصار. ولَعَمْري! لقد أضحَتْ رَوْضَةُ هذا العِلم به مفتَّحَة الأَزْهَار، مُسَلسِلة الأَنْهَار، مِن عَجائبه ثمَرَاتُ التَّحقيق تُخْتار، ومِن غَرائبه ذخَائرُ تَدقيقٍ تُحيِّرُ الأفكَار، لشَيْخ

شَيْخِنا ....»، إلخ[1].

کہ : «ہمارے شیخ الشیوخ کی یہ کتاب، ضبط، تصحیح اور اختصار کے لحاظ سے اس فن کی کتب میں فائق ہے ۔ اور بجانِ من! اس کتاب کے ذریعے سے اس علم کے باغیچے میں (کلیاں چٹکنے لگیں)، پھول کھلنے لگے اور نہریں بہنے لگیں ۔ اس کتاب کے عجائب میں تحقیق کے چنیدہ ثمرات ہیں، اور اس کے غرائب میں باریکیوں کے ایسے ذخائر ہیں جو طائرِ فکر کو حیرت زدہ کر دیں، ...»۔

تمرتاشی کی اس کتاب کے بارے میں یہ رائے حصکفی کی ہے ۔ جی ہاں! حصکفی کی، جو ٹھیٹھ فقیہ، اور تحقیق و تدقیق کے اس معیار پر ہیں جسے صحیح طور پر ابن عابدین شامی نے سمجھا ہے، اور اقرار کیا ہے کہ مجھے فقہ سے مناسبت پیدا کرنے میں بنیادی کردار حصکفی کی کتب کا رہا ہے، اور شامی جیسا محقق عالم بھی ان سے مرعوب ہونے کا اعتراف کرتا ہے ۔

اور جب حصکفی جیسی نادرۂ روزگار شخصیت نے شرح لکھنے کے لیے اس متن کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے، تو اس کی فقہی پرواز کا اندازہ کیا ہی جا سکتا ہے ۔

ان کے بعد علامہ محمد امین ابن عابدین شامی کی رائے بھی سنیے، فرماتے ہیں :

«وَهُوَ متن في الفِقْهِ الحَنفيِّ، جليلُ المِقْدَار جمُّ الفَائِدَة. دقَّق في مسَائِله كلَّ التَّدْقيق، ورُزِق فِيهِ السَّعد، فاشتهر في الآفاق، وَشَرْحُه هُوَ الشَّرْح الْمُسَمَّى بـ : «مِنَح الغفَّار». وَهُوَ - أي: «التَّنْوير» - من أَنْفَع كتُب الْمَذْهَب. واعتنى بشَرحِه جماعةٌ ...»[2]. اهـ.

کہ : وہ (یعنی تنویر الأبصار) فقہ حنفی کا ایک متن ہے، مقدار کے اعتبار سے جلالت والا، اور فائدے کے لحاظ سے بہت اعلی ہے ۔ مصنف نے اس کے مسائل کو بیان کرنے میں پوری دقّت نظری کا ثبوت دیا ہے اور اس مرحلے میں سرخرو بھی ہوئے ہیں، چنانچہ ان کی یہ کتاب آفاق میں پھیل گئی ہے ۔ اور اس کی شرح کا نام «مِنَح الغفَّار» ہے ۔ اور وہ (یعنی تنویر الأبصار) مذہبِ حنفی کی نافع ترین کتابوں میں سے ایک ہے، اور علماء کی ایک جماعت نے اس کی شرح لکھی ہے ۔

---

(١) انظر: الحصكفي، «الدُّر المُختار»: (١ : ١٧).

(٢) انظر: ابن عابدين، «ردَّ المُحتار على الدُّرِّ المُختار»: (١ : ١٩).

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس اہم کتاب کی امتیازی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ: وہ مختصرات کے مسائل، اور طحاوی کی «المُختصَر»، قدوری کی «المُختَصر»، موصلی کی «المُختار»، فخرالدین زیلعی کی «كَنْز الدَّقائق»، برہان الشریعہ کی «الوقايَة»، جیسے مذہب حنفی کے قابل اعتماد فقہی متون کی جامع کتاب ہے، بلکہ یہ مختصر سا متن فقہ حنفی کی ان دیگر مطوّل کتب سے بھی سیراب ہوا ہے جو علم فقہ میں بحرِ بے کنار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اسی وجہ سے اس کتاب کا عنوان رکھتے ہوئے یوں کہا گیا ہے: «جَامِع البِحَار»[1]۔

بندہ کے پاس اس کے چند مخطوطات بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں یہ کتاب علیحدہ سے صرف متن کی صورت میں تقریبًا (٢٥٢) صفحات میں، مطبعہ عامرہ ملیجیَّہ مصر سے بغیر تاریخ کے اندراج کے طبع ہوئی تھی۔ یاد رہے کہ یہ بات «تنوير الأبصَار» کے علیحدہ اکیلے طبع ہونے کے بارے میں ہے، ورنہ اس کی شرح اور شرح الشرح یا حواشیِ شرح کے ساتھ تو بہت مرتبہ چھپ چکی ہے۔

شروحات وحواشی «تنویر الابصَار وجامع البحار»

حنفی علماء وفقہاء کے ما بین تنویر الابصَار کے قبولیت پا جانے کی وجہ سے بہت سے فقہاء وعلماء کرام نے مختلف انداز سے خدمت کی ہے، چنانچہ اس کتاب کی کئی شروح اور بہت سے حواشی لکھے گئے ہیں، جن میں سے چند کا مختصر تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔ تفصیل کے لیے ہمارے طالب علم ساتھی «كحل الأبصار لمن يطالع طوالع الأنوار» ملاحظہ فرمائیں۔

١. تَبْصِرَة الأنوَار، فِي شَرْح تَنْوِير الأبصَار:

شیخ احمد بن اَبو بکر بن بطحیش (ت: ١١٤٧ ھ) کی تالیف ہے۔ ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ «مکتبہ مراد ملا» ترکی میں اس کا نسخہ موجود ہے[2]۔

٢. الجَوْهَر المُنِير، فِي شَرْح التَّنْوِير:

شیخ حُسین بن اَسکندر الرُّومی، (ت: ١٠٨٤ ھ) کی تالیف ہے۔ ابھی تک طبع نہیں ہوئی۔ «مکتبہ ظاہریَّہ» دمشق میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(١) دیکھیے: الطَّحطَاوي، «حاشيته على الدُّرِّ المُختار»: (١: ١٢).
(٢) دیکھیے: لؤي الخليلي، «لآلي المَحار»: (١: ٤٦).

۳. حميدُ الآثَار، فِي نَظْم تَنْوِيْر الأَبصَار: شیخ سید محمد منیب جعفری ہاشمی، (ت: ١٣٤٣ ھ)، کی تالیف ہے نابلس کے مفتی تھے۔ یہ (١٣٤٣ ھ) کو مطبعہ سلفیہ قاہرہ سے چھپ چکی ہے۔

٤. خَزَائنُ الأسرَار وبدائعُ الأفكار، شَرْح «تَنْوِيْر الأبصَار»:

شیخ علاء الدین محمد بن علی بن محمد حصکفی، (ت: ١٠٨٨ ھ) کی تالیف ہے، جن کی مشہور شرح تو «الدُّرّ المُختار» ہے جو مطبوع ومتداول ہے، لیکن یہ طویل شرح مشہور نہیں ہوئی۔ شاید اس کی وجہ یہ رہی ہو کہ یہ نامکمل رہی اور صرف (باب الوتر والنوافل) تک ہی لکھی جا سکی۔ ایک اندازہ یہ تھا کہ بارہ بڑی جلدوں میں سامنے آئے گی۔ اس کے بارے میں محمد امین محبی نے کہا ہے: اگر «الدُّرِّ المَختار» کی یہ شرح سامنے آجاتی تو سب سے طویل شرح یہی ہوتی۔ حصکفی نے اس طویل شرح کا کام «الدُّرِّ المَختار» سے قبل شروع کیا تھا، لیکن پھر طویل ہونے کی وجہ سے اِسے درمیان میں چھوڑ کر درمیانہ درجے کی ایک اور شرح «الدُّرِّ المَختار» کے نام سے تالیف کی اور اس نے علماء وفقہاء کے ہاں قبولِ عام حاصل کیا۔ مکتبۂ ظاہریہ دمشق میں اس کا ایک ایسا جید نسخہ موجود ہے جو ان کے شاگرد کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

٥. خُلاصَة التَّنْوير، وذخِيْرَة المُحتاج الفَقِيْر:

شیخ موسی بن أسعد بن یحیی محاسبی کی شرح ہے، جس کا ایک مخطوط برلین میں موجود ہے۔

٦. الدُّرُّ المُخْتَار، شَرْح تَنْوير الأبصَار، للحَصكَفيّ:

صاحبِ «خزائن الأسرار»، جناب شیخ علاء الدین محمد بن علی بن محمد حصکفي، (ت: ١٠٨٨ ھ) ہی کی تالیف ہے، اور آئندہ چند صفحات کے بعد اس کے بارے میں کچھ تفصیلی کلام آرہا ہے۔

٧. شَرْح الأنكوري، على التَّنْوير:

شیخ الإسلام محمد انکوری، (ت: ١٠٩٨ ھ) کی شرح ہے۔ اس شرح کا تذکرہ «خزانہ برلین» کے مکتبے کی فہرست میں ملتا ہے۔ زیادہ تفصیل دستیاب نہیں ہو سکی۔

٨. شَرح دِيبَاجَة «التَّنْوِير»، وشَرح دِيبَاجَة «الدُّر»:

شیخ محمد بن عمر مولی عبدالجلیل کی تالیف ہے۔ اور اس کا نسخہ بھی «خزانہ برلین» میں ہے۔

٩. شَرح عبد الرَّحِيْم، على التَّنْوِير:

شیخ عبد الرحیم بن ابی اللطف (ت: ١٠٩٣ ھ) کی تالیف ہے۔ اور اس کا نسخہ بھی «خزانہ برلین» میں ہے۔

١٠. شَرح عبد الرَّزَّاق، على التَّنْوِير:

مدرسہ ناصریہ جوانیہ کے مدرس جناب شیخ عبد الرزاق کی تصنیف ہے، اور مکتبے کی فہرست کے مطابق اس کا نسخہ بھی «خزانہ برلین» میں ہے۔

١١. مَطالِع الأنوَار ولوَاقِح الأفكَار، وجَواهِر الأسْرَار، لشَرْح «تَنْوِيْر الأبصَار»: شیخ

شیخ اِسماعیل بن عبد الباقی بن اِسماعیل یازجی، (ت: ١١٢١ ھ) کی تالیف ہے۔ یہ بھی ابھی تک غیر مطبوعہ ہے اور «ظاہریہ دمشق» میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

١٢. مِنَحُ الغفَّار، شَرْح تَنْوِير الأبصَار:

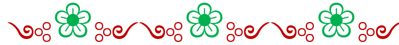
شیخ محمد بن عبد اللہ بن احمد تُمرتاشی حنفی، (٩٣٩ - ١٠٠٤ ھ = ١٥٣٢ - ١٥٩٦ م)، جو متن کے مصنف ہیں، ان کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی شرح ہے۔ فراغت کا زمانہ ٩٩٧ ھ ہے۔ یہ کتاب بھی ابھی تک غیر مطبوع ہے۔ اس شرح کی خصوصیت یہی ہے کہ خود ماتن نے اپنے لکھے ہوئے متن کی خود ہی شرح لکھی ہے۔ علاوہ ازیں اس شرح پر علامہ خیر الدین رملی (١٠٨١ ھ) کا حاشیہ بھی ہے، جو ابھی تک مخطوط ہی ہے۔

١٣. مُنِير الأفكَار:

شیخ رکن الدین عبد الرزاق بن خلیل بن جنید رومی، (ت: ١٢٠٠ ھ) کی تصنیف ہے۔

١٤. نَظْم التَّنْوِير:

شیخ موسی بن اَسعد بن یحیی محاسنی کی لکھی ہوئی شرح ہے۔ اس کا مخطوط ظاہریہ دمشق میں ہے۔



الدرُّ المختار شرح تنویر الأبصَار

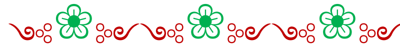
«الدُّر المُختار، شَرح تَنْوير الأبصَار»، نامی یہ قیمتی شرح، علامہ محمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن عبدالرحمن محمد بن جمال الدین بن حسن رحمۃ اللہ علیہ، (۱۰۲۵ – ۱۰۸۸ ھ = ۱٦۱٦ – ۱٦۷۷ م) کی اہم ترین تصنیفات میں سے ہے۔ آپ مفسر، محدّث، فقیہ، اصولی، نحوی، علامہ محقق اور دمشق میں حنیفہ کے مفتی تھے۔ نہایت فاضل اور درس وتدریس اور افادہ واستفادہ میں منہمک شخصیت تھے۔ تصنیف وتالیف کا مشغلہ بھی ساری عمر جاری رہا۔

آپ کی وفات کا قصہ بھی عجیب ہے۔ آپ بخاری شریف پڑھایا کرتے تھے۔ رمضان کا مہینہ تھا اور آخری تاریخیں تھیں۔ انتیس رمضان کو بخاری شریف کی کتاب التفسیر میں سورۃ الفاتحہ کا اختتام ہوا۔ آخری حدیث جو پڑھی گئی وہ عمومی شفاعتِ نبوی سے متعلق حدیث تھی۔ سبق مکمل ہوا تو نہایت عاجزی سے دعا مانگتے رہے اور حاضرین کو کلمہ طیبہ کی کثرت کی تلقین بھی کی۔ دعا کے اختتام پر ایسی انداز سے گفتگو فرمائی جیسے کوئی الوداعی کلمات کہتا ہے۔

اس کے بعد گھر تشریف لے گئے۔ اور زندگی کے آخری تقریبا دس دن مسلسل عبادت، تسبیح، تہلیل اور ذکر اذکار میں مشغول رہے۔ آپ کی پیدائش بھی دمشق میں ہوئی تھی اور وفات بھی دمشق ہی میں میں ہوئی۔ پینسٹھ سال کی عمر میں، شوال (۱۰۸۸ ھ = ۱٦۷۷ م) میں وفات پائی، اور مقبرۂِ بابِ صغیر میں دفن کیے گئے۔

مختلف علوم وفنون میں دس سے زائد تالیفات آپ کی یادگار ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر کئی ایک رسائل اور تحریرات کی طرف بھی ڈاکٹر عبداللطیف فرفور نے اشارہ کیا ہے۔

علامہ حصکفی کی اہم ترین تصنیفات میں سے ایک «الدُّر المُختَار» ہے، جو تُمرتاشی کی «تَنْوير الأَبْصَار» کی سب سے مشہور اور عظیم ترین شرح ہے۔ اسے درِّ نفیس اور یکتا تحفہ کہا گیا ہے اور مذہب حنفی کی تدریس وتالیف کا مدار اسی کتاب پر ہے۔



«الدُّر المختار شرح تنویر الابصار» کا علمی مرتبہ

یہ بات گزر چکی ہے کہ علامہ حصکفی نے، علامہ تمر تاشی کی «تَنْوير الأبْصَار» کی ایک تفصیلی شرح لکھنے کا اَرادہ کیا تھا۔ اور یہ اندازہ بھی قائم فرمالیا تھا کہ تفصیلی انداز میں کتنی بڑی کتاب ہوگی۔ چنانچہ پہلے «خَزائنُ الأسرار» کے نام سے تفصیلی انداز میں کام شروع فرمایا، لیکن (بابِ الوَتْر والنَّوافِل)، تک لکھنے کے بعد اس قدر تفصیلی انداز کو روک دیا، اور ایک مختصر شرح لکھنے لگے جو مکمل بھی ہوئی۔ اس وقت اِسی مختصر «الدُّر المُختار في شَرح تَنْوير الأبصَار» نامی شرح کا تعارف پیش خدمت ہے۔

❁ چنانچہ خود علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں رقم طراز ہیں:

«... مع تَحقيقَاتٍ سَنَحَ بِها البالُ، وتلقَّيتُها عن فُحول الرِّجَال، ويَأبَى اللهُ العصمَة لكتابٍ غيرِ كتابِه، والمُنْصِف مَن اغْتَفَرَ قليلَ خطأَ المَرْءِ فِي كثير صوابِه.

ومَع هذا، فمَنْ أتقَن كتابي، فهُو الفَقِيْه المَاهر، ومن ظَفِرَ بما فيه، فسَيقُول بمِلْء فيه: كَمْ ترَك الأوَّلُ للآخر. ومن حصَّلَه، فقَد حصَلَ له الحظُّ الوافِر، لأنَّه هو البَحرُ لكن بلا سَاحِل، ووَابِلُ القَطْر، غير أنَّه مُتواصِل، بحُسْن عِبارَاتٍ، ورَمْز إشَارَاتٍ، وتَنْقيح مَعاني، وتَحْرير مَباني، وليسَ الخبَرُ كالعَيان، وستَقَرُّ به بعد التَّأمُّل العَيْنَانِ.

...... فهاكَ مُؤلَّفًا مُهذَّبًا لمُهمَّات هذا الفنِّ، مُظْهِرًا لدقائق استَعْمَلتُ الفِكرَ فيها إذا مَا اللَّيْلُ جَنَّ، مُتحرِّيًا أرجَح الأقوَال، وأوجَز العبارَة، مُعتمِدًا في دَفْع الايراد ألطَف إشارَةٍ». اهـ.

کہ: ان مصادر ومراجع سے اخذ کرنے کے ساتھ ساتھ، یہ سطور کچھ ایسی تحقیقات پر مشتمل ہیں جو دل میں الہام کی مانند وارد ہوئیں، اور میں نے انہیں امت کے جلیل القدر علماء اور ماہرینِ فن مردانِ کار سے براہِ راست اخذ کیا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس کے سوا کسی اور تصنیف کے لیے عصمت کو مقدر نہیں فرمایا۔ پس عاقل اور منصف وہ ہے جو ایک شخص کی بے شمار درستیوں کے مقابل اس کی قلیل لغزش کو نظر انداز کردے۔

اور باوجود اس کے، جو شخص اِس کتاب میں کمال مہارت حاصل کرلے یعنی اچھی طرح سمجھ

لے، وہی در حقیقت فقیہ ماہر کہلانے کا حق دار ہے۔ اور جو اس کے مضامین سے بہرہ مند ہوا، وہ یقین و وثوق کے ساتھ پکار اٹھے گا: «پہلے لوگوں نے پچھلے لوگوں کے لیے کتنا کچھ تو چھوڑ دیا ہے!»۔ اور جس نے اسے پایا، گویا اس نے کامیابی و سعادت کا وافر حصہ پالیا۔ کیونکہ یہ ایک بے کنار سمندر ہے، جس کا ساحل نہیں؛ اور بارش کی موسلا دھار جھڑی ہے، جو متواتر برستی رہتی ہے۔ مگر یہ سب کچھ عمدہ عبارات، نکتہ خیز اشارات، معانی کی تہذیب اور مبانی کی تحقیق کے ساتھ مزیَّن ہے۔ اور ظاہر ہے کہ سننے اور دیکھنے میں فرق ہے۔ اور اس کی حقیقت میں اچھی طرح غور و تدبر کرنے کے بعد آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

پس اے قاری! یہ ہے وہ تصنیف جو میں نے اس فن کے اہم ترین مسائل پر مرتب کی ہے۔ ایسی تصنیف جو باریک نکات کو آشکار کرتی ہے، جن پر میں نے رات کی خلوتوں میں فکر و تدبر صرف کیا۔ میں نے اس میں راجح اقوال کو اختیار کیا، نہایت مختصر اور جامع اسلوب اپنایا، اور وارد شدہ اشکالات کو نہایت لطیف اشاروں کے ساتھ رفع کیا...»۔

❊ امام حصکفی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد، حصکفی کے مشہور شارح علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے مقدمے میں کتاب کے اوصاف کو بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:

«إنَّ كتاب «الدُّرِّ المُختار، شَرْح تَنْوير الأَبْصَار»، قد طَار في الأقطَار، وسَار فِي الأمصَار، وفاق في الاشتهار على الشَّمس في رائعة النَّهار، حتى أكبَّ النَّاسُ عليه، وصَار مَفْزَعُهم إليه، وهو الحَرِيُّ بأن يُطلَب، ويكون إليه المَذهب،

فإنَّه الطِّراز المُذْهَّبُ فِي المَذْهَب، فلقد حَوَى من الفروع المنقَّحة، والمَسائل المُصحَّحَة، ما لم يَحْوِهْ غيرُه من كبار الأسفَار، ولَم تَنْسُجْ على مِنْواله يدُ الأفكار، بَيْدَ أنَّه لصِغَر حَجْمِه، ووُفُوْر علمِه، قد بلَغ فِي الإيجَاز، إلى حدِّ الإلغَاز». اھ.

اس کتاب «الدُّرِّ المُختار، شَرْح تَنْوير الأَبْصَار»، نے یقیناً سرزمینوں میں شہرت پائی اور شہروں میں اس کا چرچا ہوا۔ اس کا نام ایسا روشن ہوا کہ دوپہر کے سورج کو بھی اس پر رشک آئے۔ لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور یہی کتاب ان لوگوں کا سہارا بن کر رہ گئی۔ اور بجا طور پر یہی وہ تصنیف ہے جس کی طرف توجہ دی جائے، اور جسے مأخذ و مرجع قرار دیا جائے۔

یہ اپنے مذہب میں گویا گراں بہا جواہر سے مرصع ایک سنہرا گہنا ہے۔ اس میں ایسے باریک فقہی مسائل اور محقق فروع جمع ہیں جنہیں بڑے بڑے ضخیم دفاتر بھی نہ سمیٹ سکے۔ اصحابِ فکر و نظر نے ابھی تک اس کے اندازِ بیان اور اس کی رفعتِ اسلوب کی مثال نہیں دکھائی۔ مانا کہ اس کا حجم مختصر ہے، لیکن علم اس قدر وافر ہے کہ کبھی کبھی تو اختصار کی وجہ سے عبارت ایک پہیلی سی معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہی اس کا کمال ہے کہ چھوٹے سے دائرے میں اتنا وسیع خزانہ سمو دیا گیا ہے۔

❊ علاوہ ازیں شیخ اَبو الطیب سندھی نے اپنی شرح «غرّة الأنظار» کے مقدمے میں اس متن کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

چونکہ شرح تنویر، جسے عالمِ اجل، فاضلِ کامل، علّامہ عمدة الفہامہ محمد علاء الدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف فرمایا، بے شمار فوائد اور نادر نکات کا حامل متن ہے، اور باوجود اختصار کے مسائلِ فقہ کو اس خوبی سے سمیٹے ہوئے ہے کہ اس کی مثل کوئی دوسری جامع تصنیف موجود نہیں۔ یہ کتاب باریک فقہی نکتوں کو محیط ہے، اگرچہ اس کی عبارت نہایت موجز ہے۔

بلکہ یہ دراصل تفصیلاتِ فقہ کے اصل معانی کا نفع بخش خلاصہ ہے، دینِ مبین کے معالم کا جامع اور وجیز مرقع ہے، اور ایسا دائرہَ معارف ہے جو قسم کے گوہر کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ مختلف اجناس کے چنیدہ مسائل ہوں یا مختلف فصول کی اَبحاث کا خلاصہ، یہ متن ان جملہ مباحث کو یکجا کیے ہوئے ہے۔

چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اس پر ایسا حاشیہ رقم کروں جو اس کے جواہر کے پردوں کو اٹھا دے، اور اس کے گلستان کے پھولوں کو غنچوں کے پردے سے نمایاں کرے؛ نیز اس میں واردشدہ تحریف و تصحیف کی نشان دہی کرے۔ پس میں نے بسم اللہ کے ساتھ اس کارِ خیر کا آغاز کیا، اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اسے میرے لیے اور تمام طالبانِ علم کے لیے نافع و مبارک بنائے»۔ انتہی۔

شروحات وحواشی «الدُّر المُختار شرح تنویر الابصَار»

اس کتاب کے بارے میں علماء اَعلام کی مختلف آراء پر مطلع ہونے کے بعد یہ جاننا بھی دلچسپی کا باعث ہوگا کہ فقہ حنفی کے بہت سے مشہور مختصر متون ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خدمت علامہ حصکفی کی اس کتاب کی ہی کی گئی ہے۔ چنانچہ کئی ایک نے اس کی شروح لکھیں، اور بہت سے علماء

نے حواشی لکھے۔ بعض نے اس کتاب کی بعض عبارات پر وارد ہونے والے اعتراضات کے جواب دیے۔ اور بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا ہے کہ متن کی شرح کرتے وقت شارحین نے ماتن پر علمی اعتراضات وارد کیے، اوران کے کسی متأخر نے ان اعتراضات کے علمی جوابات دینے کے لیے مستقل تصنیف کرڈالی۔

ڈاکٹر سائد بکداش نے ان کا اندازہ پچیس تک قائم فرمایا ہے۔ بندہ نے «طوالع الأنوار» کے مقدمے: «كحل الأبصار لمَن يطالِع طوالعَ الأنوار» میں تفصیل سے ان کا اور کئی ایک مزید شروحات کا تذکرہ بھی کردیا ہے، اور تفصیلی یا اجمالی مزید جن جہات سے بھی اس متن اور شرح پر کام ہوا ہے، اوران کی اطلاع ہوسکی، ان کا ذکر بھی کردیا ہے۔ اوراس کتاب کی بنیاد پر سرانجام دی جانے والی ایسی خدمات کی تعداد اڑتالیس تک جا پہنچی ہے۔ اور اگر ان کتب کے مخطوطات کے بارے میں پتہ چل سکا ہے تو اسے بھی درج کردیا ہے۔

یہاں مختصرًا صرف کتابوں اوران کے مصنفین کے نام ذکر کیے جاتے ہیں:

١- الإسْفَار عن وُجُوْه بَعْض مُخدَّرَات «الدُّرِّ المُخْتَار»:

اس کے مؤلف حنفی فقیہ شیخ أبو التهانی حسن بن إبراہیم بن حسن بن علی الزیلعی الجبرتی العقیلی الحنفی، (١١١٠ - ١١٨٨ ھ = ١٦٩٨ - ١٧٧٤ م).

٢- إصْلَاحُ الإسْفَار عن وُجُوْه بَعْض مُخدَّرَات «الدُّرِّ المُخْتَار»:

مذکورہ بالا مؤلف علامہ جبرتی ہی کی تصنیف ہے۔

٣- البَحْرُ الزَّخَّار:

علامہ فقیہ حمزہ بن إبراہیم فیض اللہ حنفی سندی مدنی، (ت: ١٢١٢ ھ = ١٧٩٧ م) کی شرح ہے۔ ان کی اس شرح کا ایک مخطوط مدینہ منورہ میں موجود ہے۔

٤- تَبْشِيْرَاتُ الأَنْوَار:

اس کے مؤلف کا علم نہیں ہوسکا۔ البتہ بروکلمان نے اس کا تذکرہ کیا ہے[1]۔

(١) انظر: الفرفور، «ابنُ عابدِيْن، وأثرُه في الفِقْه الإسلامي»: (١: ٦٥٤).

٥- تُحْفَةُ الأخيَار شَرْح «الدُّرِّ المُخْتَار»:

علامہ محقق مدقّق شیخ برہان الدین اِبراہیم بن مصطفی حلبی، (ت: ١١٩٠ ھ = ١١٧٦ م)، کی تصنیف ہے۔ آپ اس کی تالیف سے ١١٥٠ ھ میں فارغ ہوئے تھے۔

٦- تَرجَمَة الطَّهْطَاوِيِّ، عَلى الدُّرِّ المُخْتَار:

اس کے مؤلف علامہ فقیہ عبد الحمودي عثمانی (ت: ١٢٧٧ ھ = ١٨٦٠ م) تھے۔ آپ حنفی فقیہ تھے اور تزکیہ کے سلاسل میں نقش بندی سلسلے سے تھے۔

٧- تَعْلِيْق الأنوَار على «الدُّرِّ المُخْتَار»:

شیخ عبد المولی بن عبد اللہ دُمیاطی (١٢٣٨ ھ = ١٨٢٢م) کی تالیف ہے۔

٨- تَعْلِيْقٌ على «الدُّرِّ»، لِلغَزِّي:

شیخ اِبراہیم غزّی (ت: ١١٩٧ ھ = ١٧٨٣) کی تصنیف ہے۔

٩- تَعْلِيْقَاتٌ على «حَاشِيَة ابن عابدِيْن على الدُّرِّ المُختَار»، لِلرَّافِعِيِّ:

شیخ عبد الغنی بن احمد بن عبد القادر رافعی، (ت: ١٣٠٧ ھ = ١٨٩٠ م) کی تصنیف ہے۔ آپ فاروقی النسب تھے۔ شام میں طرابلس میں حنفیہ کے مفتی تھے۔ قاضی کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ آخری عمر میں مکہ میں آ گئے تھے اور وہیں وفات پائی۔

١٠- تَقْرِيرَاتُ الرَّافعيِّ على «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ شیخ عبد القادر بن مصطفی رافعی (١٢٤٨ - ١٣٢٣ ھ = ١٨٣٢ - ١٩٠٥ م) مفتی حنفیہ کی تقریرات ہیں۔ آپ نے اس کا نام «التَّحرير المُختار، على ردِّ المُحتار» تجویز فرمایا تھا۔ یہ تقریرات بارہا طبع ہو چکی ہیں۔ ان تقریرات میں علامہ شامی کی شرح پر انتہائی اہم استدراکات ہیں، جو علامہ رافعی نے ابن عابدین کے حاشیہ کو کئی مرتبہ پڑھنے کے بعد نوٹ کیے تھے۔

١١- جَوَابُ عِبارَةِ «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ شیخ محمد امین بن علی بن محمد سعید بن عبد اللہ عباسی بغدادی، (ت: ١٢٤٦ ھ = ١٨٣٠ م) کی تالیف ہے۔ آپ نسب ناموں کے ماہر اور علم کلام سے بھی شغف رکھتے تھے۔

١٢ - حَاشِيَة الرَّحْمَتيِّ على «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ کتاب شیخ زین الدین مصطفی بن محمد بن رحمت اللہ بن عبد المحسن بن جمال الدین انصاری، (١١٣٥ - ١٢٠٥ ھ = ١٧٢٣ - ١٧٩٠ م) کی تالیف ہے۔ آپ «رحمتی» اور «ایوبی» کے نام سے بھی مشہور ہیں، اس لیے کہ آپ حضرت أبو أیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے خاندان سے ہیں۔ پہلے دمشق میں رہتے تھے، پھر مدینہ منورہ تشریف لائے، اور آخر میں مکہ میں سکونت اختیار کی۔

١٣ - حَاشِيَة الطَّحْطَاوِيِّ على «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ شیخ احمد بن محمد بن إسماعیل توقادی طحطاوی (ت: ١٢٣١ ھ = ١٨١٦ م) کی تصنیف ہے۔ آپ کی دیگر کئی کتب بھی مشہور ہیں۔ مصر میں حنفیہ کے مفتی مقرر ہوئے۔ یہ کتاب کئی مرتبہ طبع ہو چکی ہے اور طلبہ کے ہاں متداول ہے۔

١٤ - حَاشِيَة سَعْدِي أَفَنْدِيِّ على «الدُّرِّ المُخْتَار»:

اس کے مؤلف شیخ سعدی بن حامد عمادی آفندی ہیں۔ اس کا مخطوط برلین میں ہے۔

١٥ - حَاشِيَة عَزْمِي زَادَه على «الدُّرِّ المُخْتَار»:

اس کے مؤلف شیخ عبد اللطیف بن محمد حنفی (ت: ١٢٤٧ ھ = ١٨٣٢ م) ہیں، جو «عزمی زادہ» کے نام سے مشہور تھے۔

١٦ - حَاشِيَة على «الدُّرِّ المُخْتَار» لأبي الحَسَن السِّنْدِيِّ الصَّغِيْر:

یہ کتاب شیخ أبو الحسن بن محمد صادق سندھی (١١٢٥ - ١١٨٧ ھ = ١٧١٣ - ١٧٧٣ م) کی تصنیف ہے۔ آپ کی شہرت أبو الحسن سندھی صغیر سے ہے۔ آپ محدث اور فقیہ تھے۔

١٧ - حَاشِيَة على «الدُّرِّ المُخْتَار» لأحمد السَّرْمانيتي:

یہ شیخ احمد سرانیتی (ت: ١١٢٥ ھ = ١٧١٣ م) کی تالیف ہے۔ دار الکتب المصریہ میں اس کتاب کا ایک نسخہ موجود ہے۔

١٨ - حَاشِيَةٌ عَلَى «الدُّرِّ المُخْتَار»، لعبد الحَكِيْم الأَفْغَانِي:

یہ کتاب شیخ عبد الحکیم افغانی (ت: ١٣٢٧ ھ = ١٩٠٩ م) کی تالیف ہے۔

١٩- حَاشِيَة على «الدُّرِّ المُخْتَار» لعَبْدِ الرحيم الطَّواقِي :

یہ کتاب شیخ عبدالرحیم طواقی دمشقی (ت: ١١٢٣ ھ = ١٧١١ م) کی تالیف ہے۔ اس کا ایک نسخہ برلین میں موجود ہے۔

٢٠- حَاشِيَة على «الدُّرِّ المُخْتَار» لعَبْدِ الرَّحِيْم المَيْدَانِيِّ:

یہ کتاب شیخ امام عبدالرحیم بن محمد حنفی (١٠٨٥ - ١١٢٣ ھ = ١٦٧٤ - ١٧١١ م)، کی تصنیف ہے۔ آپ علم نحو اور علم میراث میں خاص مہارت رکھتے تھے۔

٢١- حَاشِيَة على «الدُّرِّ المُخْتَار»، لعَبْدِ القَادِر بن إبرَاهِيْم الخَلاصِيِّ:

یہ کتاب شیخ عبدالقادر بن إبراہیم خلاصی، (ت: ١٢٨٤ ھ = ١٨٦٧ م) کی تالیف ہے۔

٢٢- حَاشِيَة عَلَى «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ علامہ عبدالمجید عین تابی رومی کی تالیف ہے۔ قرہ بلوط نے ان کے بارے میں کہا ہے: ان کی تصانیف میں سے «حاشِية على الدُّرِّ المُختار، في شَرْح تَنْوِير الأبصَار» بھی ہے۔ اس کے بعد یہ کہا ہے: ان کی یہ کتاب تین جلدوں میں ١٢٨٦ میں، استنبول سے چھپ چکی ہے۔

٢٣- حَاشِيَة عَلَى «الدُّرِّ المُخْتَار»: لغزِّي زَادَه:

یہ شیخ عبداللطیف بن محمد اسعد رومی عثمانی حنفی (ت: ١٢٤٨ ھ = ١٨٣٢ م) کی تالیف ہے۔ آپ حنفی فقیہ، اور خلوتی طریق کے صوفیاء میں سے تھے۔

٢٤- حَاشِيَة على «الدُّرِّ المُخْتَار» لمُحمَّد الأنصَارِيِّ:

یہ امام جمال الدین محمد بن محمد انصاری مکی کی تصنیف ہے۔ آپ حنفی فقیہ اور قاضی تھے۔ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور وہیں نشوونما ہوئی۔ ان کی کئی کتب ہیں، انہی میں سے ایک مذکورہ بالا شرح بھی ہے۔ بارہویں صدی کے علماء میں سے تھے۔ تاریخ وفات کی تعیین نہ ہو سکی۔

٢٥- حَاشِيَة على «الدُّرِّ المُخْتَار»، لمُحَمَّد يَاسِيْن مِيْرغَنِي:

یہ سید محمد یاسین ابن علامہ شیخ عبداللہ میر غنی حسنی مکی حنفی (ت: ١٢٥٥ ھ = ١٨٣٩)، کی تصنیف ہے۔ آپ فقیہ اور زاہد تھے۔ مسجد حرام کے مدرسین میں سے تھے۔ ستر سال سے زیادہ عمر پائی۔

٢٦- حَاشِيَة على «الدُّرِّ المُخْتَار»، لِمُصْطفَى بن محمَّد الطَّاغِسْتَانِيِّ البُرهانِيِّ:

اس کے مصنف علامہ مصطفی بن محمد بن علی بن ولی بن محمد بن بنی جان حنفی، دمشقی بُرہانی، (ت: ١٢٦٥ ھ = ١٨٤٩) تھے۔

٢٧- حَاشِيَةٌ عَلى «الدُّرِّ المُخْتَار»: لِمُوفَّق البَغْداديِّ:

اس کتاب کے مصنف کے بارے میں بس اتنا پتہ چل سکا ہے کہ وہ «موفق بن عمر البغدادی» تھے۔ مزید معلومات نہ مل سکیں۔

٢٨- حَاشِيَة على «الدُّرِّ المُخْتَار»: للسيِّد أَمِيْن مِيْرغَني:

یہ علامہ محقق سید امین بن سید حسن میر غنی (ت: ١١٦١ ھ = ١٧٤٨ م) کی تصنیف ہے جو کہ حنفی فقیہ تھے۔ ان کی دیگر تصنیفات بھی ہیں۔

٢٩- حَاشِيَةٌ عَلَى «رَدِّ المُحْتَار»، لعَبْدِ الحَكِيْم الأَفْغَانِي:

یہ شیخ عبدالحکیم افغانی (ت: ١٣٢٧ ھ = ١٩٠٩) کی تصنیف ہے۔ آپ فقیہ حنفی اور علامہ تھے۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ آپ کا یہ حاشیہ: «ردُّ المحتار» پر ہے، جو ابن عابدین کا تفصیلی حاشیہ ہے۔ حصکفی کی کتاب کا حاشیہ نہیں ہے۔

٣٠- حَاشِيَة محمَّد سَعِيْد الطَّبَقْجَلِي البَغْدَادِيِّ:

یہ شیخ محمد سعید بن محمد امین «طبقجلی» (ت: ١٢٧٢ ھ = ١٨٥٦)، کا حاشیہ ہے۔

٣١- الحَوَاشِي والتَّعَاليق، على شَرْح «الدُّرِّ» لإِسْمَاعِيْل الأحمَديِّ:

یہ شیخ حافظ إسماعیل بن احمد احمد طرابلسی (١١٩٨ - ١٢٨٨ ھ = ١٧٨٤ - ١٨٧١ م) کے حواشی ہیں۔ آپ شام والے طرابلس کے امین الفتوی ہے۔ نوے سال عمر پائی۔

٣٢- دَلَائِلُ الأَسْرَار، حاشية عَلَى «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ شیخ خلیل بن محمد بن إبراہیم بن منصور (١١١٧ - ١١٨٤ ھ = ١٧٠٥ - ١٧٧٠ م) کا حاشیہ ہے، جو «فتّال» کے نام سے مشہور تھے۔ فقیہ حنفی فاضل اور ادیب تھے۔ فقہ اور اُصول فقہ میں خاص مہارت حاصل تھی۔ مکتبہ محمودیہ مدینہ منورہ میں اس کا مخطوط موجود ہے۔

٣٣- ردُّ المُحْتَار، على «الدُّرِّ المُختَار»، الشَّهير بـ: «حَاشِية ابْنِ عابِدِيْن»:

یہ حاشیہ شیخ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز (١١٩٨ – ١٢٥٢ = ١٧٨٤ – ١٨٣٦ ھ)، کا ہے، جو دمشق کے رہنے والے، اور ساداتِ حسینی میں سے تھے۔ مشہور حنفی فقیہ ہیں۔ دیارِ شام میں حنفیہ کی امامت انہی کے پاس تھی۔ اس کتاب کی عند اللہ مقبولیت کا یہ عالَم ہے کہ حنفیہ کے ہاں اس کتاب کی طرف مراجعت کیے بغیر کسی قسم کا فتوی جاری نہیں کیا جاتا۔ بارہا طبع ہوچکا ہے۔

٣٤- جَوَابُ عِبارَةِ «الدُّرِّ المُخْتَار»:

اس کے مؤلف حنفی فقیہ شیخ اَبو التهانی حسن بن اِبراہیم بن حسن بن علی الزیلعی الجبرتی العقیلی الحنفی، (١١١٠ – ١١٨٨ ھ = ١٦٩٨ – ١٧٧٤ م)۔ آپ ہی صاحبِ «الإسْفَار»، اور صاحب «إصلاح الإسفَار، عن وُجُوْه بعض مخدَّراتِ «الدُّرِّ المُختَار» بھی ہیں، جن کا ذکر اسی فہرست میں نمبر ایک اور دو پر گذر چکا ہے۔

٣٥- رَفْعُ الأنظَار، عمَّا أَوْرَده الحَلَبيُّ على «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ مشہور امام محمد امین بن عمر ابن عابدین (١١٩٨ – ١٢٥٢ = ١٧٨٤ – ١٨٣٦ ھ)، کی ہی تصنیف ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اِبراہیم حلبی نے اپنے تحفۃ الاخیار نامی حاشیے میں مصنف پر جو اِشکالات وارد کیے تھے، صرف ان کے جوابات ذکر کیے گئے ہیں۔

٣٦- سِرَاجُ الأَنْوَار، عَلَى «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ شیخ علاء الدین بن محمد امین بن عمر (١٢٤٤ – ١٣٠٦ ھ = ١٨٢٨ – ١٨٨٨ م) کی تصنیف ہے۔ آپ ابن عابدین شامی کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ آپ نے اس شرح میں طحطاوی اور حلبی، ابن عابدین اور عابد سندھی، سبھی کی کتب سے استفادہ کیا ہے۔

سِلْكُ النُّضَّار، عَلَى «الدُّرِّ المُخْتَار» = مَفَاتِيْحُ الأسْرَار وَلَوَائِح الأفكَار»

٣٧- سِلْكُ النُّضَّار، عَلَى «الدُّرِّ المُخْتَار»:

شیخ عبد القادر بن صالح بن عبد الرحمن حلبی (١١٤٢ – ١١٩٩ ھ = ١٧٣٠ – ١٧٨٥ م)، کی تالیف ہے۔ آپ حنفی فقیہ، ماہر محدث، صاحبِ طرز ادیب، انتہائی ذہین اور حلب کے فضلاء میں سے تھے۔ آپ کی یہ شرح دو جلدوں میں ہے مگر نامکمل ہے۔

٣٨- شَرْح عِبارَةٍ ورَدَت فِي «الدُّرِّ المُختَار»:

یہ کتاب علامہ فقیہ اِبراہیم بن خلیل بن اِبراہیم غزی حنفی (ت: ١١٩٧ ھ = ١٧٨٢ م) کی تالیف ہے۔ آپ کی کتاب سے ابن عابدین نے بھی استفادہ کیا ہے۔

٣٩- ضِياءُ الأبصَار»، حَاشِيةٌ عَلى مَنَاسِك «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ کتاب شیخ محمد طاہر بن محمد سعید سُنبل (ت: ١٢١٨ ھ = ١٨٠٣ م) کی تالیف ہے۔ آپ فقہ حنفی کے ماہر عالم تھے۔ مکہ میں پیدائش ہوئی اور وہیں وفات بھی ہوئی۔ یہ صرف مناسک حج کی شرح ہے، مکمل کتاب کی شرح نہیں ہے۔

٤٠- طَوالع الأنوَار عَلى «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ شیخ محمد عابد سندھی کی تالیف ہے، اوراس تحریر کی بنیادی وجہ اسی کتاب کا تفصیلی تعارف، اوراس کی روئے زمین پر پہلی مرتبہ تحقیق واشاعت کی تفصیل بیان کرنا ہے۔ آئندہ سطور میں اس بارے میں تفصیلی کلام آرہا ہے۔

٤١- قُرَّةُ الأنظَار - غُرَّةُ الأنظَار - فِي حَاشِيَةِ «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ کتاب علامہ اَبوالطیب محمد بن عبدالقادر سندی مدنی حنفی، (ت: ١١٤٩ ھ = ١٧٣٦) کی تصنیف ہے۔ ان کے بعد آنے والے شارحین ان کی شرح کے خوشہ چین رہے ہیں جن میں شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ بھی شامل ہیں۔

٤٢- قُرَّةُ عُيونِ الأخيَار، تكمِلةَ حَاشِيَة «ردِّ المُحْتَار»:

یہ کتاب علامہ ابن عابدین شامی کے بیٹے، مشہور فقیہ علامہ شیخ علاء الدین بن محمد امین بن عمر ابن عابدین (١٢٤٤ - ١٣٠٦ ھ = ١٨٢٨ - ١٨٨٨ م) کی تالیف ہے۔ یہ کتاب دراَصل حصکفی کی «الدُّرِّ المُختار» کے چند معیَّن اَبواب کا حاشیہ ہے، جو علامہ ابن عابدین شامی کے حاشیے کے تکملہ کے طور پر لکھا گیا ہے۔

٤٣- لُبُّ الأفكَار، فِي تَرجَمة الدُّرِّ المُخْتَار:

یہ کتاب علامہ فقیہ عبدالحمید فحولی عثمانی، عَین تابی استا نبولی (ت: ١٢٧٧ ھ = ١٨٦٠ م) کی تالیف ہے۔ آپ حنفی فقیہ، اور نقشبندی سلسلے کے صوفیاء میں سے تھے۔

٤٤ – مَسْلَكُ الأبْرَار إلَى نِكاتِ «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ کتاب شیخ مصطفی بن ملا لطفی موصِلی عثمانی حنفی (ت: ١١٨٨ ھ = ١٧٧٤ م) کی تالیف ہے۔ آپ کو شعر اور علمِ منطق پر بھی مہارت حاصل تھی۔

شیخ علی رضا قرہ بلوط کا کہنا ہے کہ: یہ فقہ حنفی کا ایک منظومہ ہے۔

٤٥ – مَفَاتِيْحُ الأَسْرَار وَلَوَائِح الأفكَار فِي شَرْحِ «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ کتاب «ابن عبدالرزّاق حنفی» کے نام سے شہرت پانے والے محدّث، شیخ فقیہ عبدالرحمن بن إبراہیم بن احمد دمشقی حنفی (١٠٧٥ – ١١٣٨ ھ = ١٦٦٥ – ١٧٢٦ م) کی تالیف ہے۔ آپ شاعر اور ادیب بھی تھے۔ جامع سنانیہ کے خطیب بھی رہے۔ یہ شرح نامکمل ہے۔

٤٦ – نتائج الأفكَار على «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ کتاب شیخ محمد طاہر بن محمد سعید سُنبل (ت: ١٢١٨ ھ = ١٨٠٣ م) کی تالیف ہے۔ حرمِ مکی کے مخطوطات میں اس حاشیے کا مخطوط بھی موجود ہے۔ یاد رہے ان کی یہ شرح «ضيَاء الأبصَار» نامی شرح کے علاوہ ہے جو صرف مناسک کے بارے میں لکھی گئی تھی۔

٤٧ – نُخبَة الأفكَار على «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ کتاب شیخ محمد بن عبدالقادر بن احمد بن محمد زادہ انصاری (ت: ١١٩٢ ھ = ١١٧٨ م تقریبًا) کی تالیف ہے۔ اور ڈاکٹر سائد بکداش نے کہا ہے کہ آپ ١١٩٤ ھ میں بھی زندہ تھے۔ علامہ شامی نے اپنی شرح میں اس کتاب سے استفادہ کیا ہے۔

٤٨ – نَفَائِحُ الأزْهَار فِي كَشْفِ الأسْتَار عن «الدُّرِّ المُخْتَار»:

یہ کتاب شیخ اَبوالفیض عبداللہ بن محمد حجازی حلی حنفی (ت: ١٠٩٦ ھ = ١٦٨٤ م) کی تالیف ہے۔ آپ ادیب، شاعر اور کاتب تھے۔ «ابْن قَضِيْب البان» کے نام سے مشہور تھے۔ شیخ فرفور کا کہنا ہے کہ یہ کتاب ان کی نہیں، بلکہ کسی اور مؤلف کی ہے جن کے حالات ہمیں دستیاب نہیں ہو سکے۔ ابھی تک طبع نہیں ہوئی، اور اس کا ناتمام نسخہ (مدرسہ الحاج حسین بک) میں موجود ہے۔

یہ «الدُّر المُختار» کی ان شروحات کا مختصر سا تذکرہ ہے، جن کی راقم کو اب تک اطلاع ہو

سکی ۔ عین ممکن ہے کہ اَسباب معاونت کریں تو ان کے علاوہ مزید شروحات کا بھی پتہ چل جائے، اور کیا عجب کہ ان میں سے مزید شروحات کی خدمت کی توفیقِ ارزانی بھی عطا ہو جائے ۔ ولعلَّ اللهَ يُحدِثُ بعدَ ذلكَ أمرًا، وهُو وليُّ التَّوفيقِ، وَهُوَ المُوفِّق وَالمُعِين۔



مصنّفِ طوالعُ الانوار

علامہ حصکفی رحمۃ اللہ علیہ کی «الدُّر المُختار» کی اب تک کی دستیاب شروحات میں سے طویل ترین اور عظیم الشان شرح «طوالع الأنوار» ہے، جو شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے منصۂ شہود پر آئی ہے۔ علامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ، علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر تھے اور دونوں کی وفات میں صرف پانچ برس کا فرق تھا۔ اس مقام پر دو باتیں ذکر کی جائیں گی:

- شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالاتِ زندگی۔
- طوالع الأنوار علی الدر المختار کا تعارف۔

اس کے بعد آخر میں طوالع الأنوار کے مخطوطات کے کچھ نمونے اور ان کے بعد اس عظیم الشان کتاب کی تحقیق شدہ چوالیس (٤٤) جلدوں میں سے ہر ہر جلد کے ابتدائی، آخری اور حسب ضرورت کچھ درمیانی صفحات کے عکس نذرِ قارئین کیے جائیں گے۔ اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالی جلد از جلد مکمل کتاب کی طباعت کے مراحل میں آسانی اور ترقیاتِ کرامت فرمائے۔ آمین۔



شیخ محمد عابد سندھی انصاری رحمۃ اللہ علیہ

(١١٩٣ - ١٢٥٧ ھ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

شیخ محمد عابد سندھی انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے خانوادے میں آنکھ کھولی جو نسل در نسل علمی مشغولیت میں مشہور تھا۔ آپ اپنے دادا جان شیخ الإسلام شیخ حافظ محمد مراد انصاری کی شفقت بھرے سائے میں پروان چڑھے اور اپنے والد شیخ احمد علی سندھی انصاری اور چچا جان علامہ شیخ محمد حسین سندھی انصاری کی تربیت میں رہے اور انہی کے سائے تلے علمی منازل طے کیں۔

سندھ ان دنوں علوم وفنون کا مرکز تھا۔ اور مکہ مکرمہ، یمن اور بلادِ حجاز تو ہمیشہ ہی سے علم کا قبلہ وکعبہ رہے ہیں۔ اللہ تعالی نے شیخ عابد سندھی کے لیے ان بلاد کی سکونت مقدر کر رکھی تھی، چنانچہ ان ظاہری أسباب سے انہوں نے بھرپور فائدہ اٹھایا، اور تعلیم و تعلّم اور درس و تدریس کے

ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف میں مشغول بھرپور زندگی گزاری۔ آخری عمر میں مدینہ منوّرہ میں گذری، اور وہیں وفات پاکر جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ ان تمام باتوں کو ڈاکٹر سائد بکداش نے اپنی کتاب میں تفصیل سے قلم بند کردیا ہے۔

اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے راقم سطور کو بھی ایک عرصے تک شیخ عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی معیت کی توفیق دیے رکھی، اس لیے شیخ محمد عابد سندھی کی زندگی کی بعض ایسی جزئیات تک رسائی ہوئی جن کا تذکرہ راقم نے «طوالع الأنوار» کے مقدمے: «كحلُ الأبصَار لمَن يُطالِع طوالعَ الأنوَار» میں کردیا ہے، اور اس سے قبل کسی کتاب میں یکجا اس قدر جزئیات نہ ملیں گی۔ اس لیے جو ساتھی تفصیلات جاننا چاہیں تو ڈاکٹر سائد بکداش کی مفصل کتاب، اور بندہ کے مقدمے: «كحل الأبصار» کا مطالعہ فرمائیں۔ اس مختصر سی تحریر میں صرف ایک چھوٹا سا خاکہ نذرِ قارئین ہے۔

نام ونسب

آپ کا نام محمد عابد بن احمد علی بن محمد مراد بن محمد یعقوب ایوبی انصاری سندھی ہے۔ آپ خزرجی انصاری ہیں۔ سندھ میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ سندھی کہلائے۔ آپ کے دادا جان کی «دفينة المطالب» نامی کتاب کے ایک ورق پر آپ کے والد صاحب کے دادا جان جناب شیخ محمد یعقوب کے قلم سے خاندانی شجرہ منقول ہے، جو درج ذیل ہے:

فهو الشَّيْخ مُحَمَّد عابد ابن الشَّيْخ أحمَد علي بن مُحَمَّد مراد الشهير بالقاضي الواعظ ابن الحافظ مُحَمَّد يعقوب الشَّهير بالقاري ابن مَحْمُوْد الشهير بحافظ ممُّون ابن الحاج عبد الرحمن الشهير بالقاري ابن عبد الرَّحيم زينة القرَّاء ابن مُحَمَّد أنس بن عبد الله ابن مُحَمَّد جابر بن مُحَمَّد خالد بن مالك بن أبي عوف بن حسان بن سالم بن الأشعث الشهير بالإمَام ابن متّ بن ثعلبة بن الجنيد بن مقدَّم ابن شرحبيل بن أشعث بن متٍّ ابن الصَّحابي الجليل أبي أَيُّوْب الأنصَارِي - رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عنهُ وعن ذرِّيَّته -.

ولادتِ مبارکہ

شیخ محمد عابد سندھی کی ولادت ۱۱۹۳ ہجری میں، سندھ کے مشہور علاقے «سیوَن شریف» میں ہوئی، جو موجودہ جغرافیے کے لحاظ سے پاکستان میں دریائے سندھ کے شمالی کنارے پر واقع ایک شہر ہے، جو آج کل تو چھوٹا سا ہے، لیکن کبھی علوم کا مرکز ہوا کرتا تھا۔

ہجرتِ حرم اور یمن منتقلی

آپ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ آپ کے والد صاحب وفات پا گئے، اور آپ اپنے چچا جان کی تربیت میں آ گئے۔ تقریباً پانچ سے چھے سال کی عمر میں آپ اپنے خاندان کی سندھ سے مکہ مکرمہ کی جانب ہجرت کی وجہ سے بلادِ حرمین میں آ گئے۔ کچھ عرصے کے بعد آپ وہاں سے یمن منتقل ہو گئے تاکہ علوم وفنون کی تکمیل کر سکیں۔ یہ تقریباً ۱۲۰۸ھ کا زمانہ تھا۔

شادی خانہ آبادی

یمن کے علماء سے کسب فیض کیا۔ علمِ طب میں بھی مہارت حاصل کی جو آبائی پیشہ بھی تھا۔ اور ۱۲۱۳ھ میں صنعاء کے اس وقت کے حاکم امام منصور کے طلب کرنے پر خصوصی طبیب کی حیثیت سے صنعاء تشریف لے گئے۔ آپ کے تذکرہ نگاروں کا کہنا ہے کہ: امامِ یمن وزیر منصور علی العماری نے اپنی بیٹی کی شادی آپ کے ساتھ کر دی تھی۔

وہ بھی خوب پڑھی لکھی اور عالمہ فاضلہ خاتون تھیں، چنانچہ شیخ محمد عابد سندھی کے علمی کاموں اور مخطوطات کو نقل کرنے میں ان کی معاونت کرتی تھیں، جیسا کہ امام سیوطی کے ایک رسالے: «بزوغ الهلال في الخلال الموجبة للظّلال» کے آخر میں، شیخ محمد عابد سندھی نے اپنے قلم سے یہ عبارت لکھی ہے: «هذا خطُّ زوجتي دهما، المرحومة، بنت وزير إمام اليمن علي العمَّاري المرحوم». اهـ.

اَولادواَحفاد

آپ کے تذکرہ نگاروں کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کی کوئی اَولاد نہ تھی۔ محسن ترہتی، صدیق حسن خان اور آپ کے شاگرد رشید عاکش کا کہنا تو یہی ہے کہ آپ لا ولد ہی رہے۔ لیکن بعض وقفیات کی عبارتوں سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کو اَولاد کی نعمت سے نوازا تھا اور آپ کے بیٹے کا نام عبد الرحمن تھا۔ گو انہوں نے بھی لمبی عمر نہ پائی اور جلد ہی اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے، لیکن آپ کو لاولد کہنا درست نہیں۔

اس بات کی اس سے زیادہ صراحت شیخ محمد عابد سندھی کی اپنی عبارت میں موجود ہے جو انہوں نے «المواهب اللطيفة» میں خود سے لکھی ہے۔ کہتے ہیں:

«وهكذا كاتب الأحرف مُحَمَّد عابد السِّندِيُّ قد تزوَّج وتسرَّى كثيرًا. ولم تلِدْ لَه إلَّا جاريةٌ ابنًا، ومات في صغَره، وحرَّةٌ بنتًا، وماتَتْ كذلك فِي صغَرها. وقد طلَّق بَعْض نسَائه، فتزوَّجَت بزَوْجٍ آخَر، فولَدَتْ له، مَا شَاءَ الله، لا مانعَ لِما أعطى، ولا مُعطِي لما منع، سُبْحَانه وتَعَالَى. ربَّنا هَبْ لنا مِن أزوَاجِنا وذرِّيَّاتنا قُرَّة أعينٍ وَاجْعَلنا للمُتَّقِينَ إمَامًا. آمِّين». اهـ.

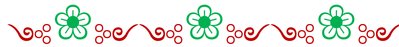
اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ اللہ تعالی نے آپ کو بیٹے کے ساتھ ایک بیٹی بھی عطا فرمائی تھی، لیکن وہ بھی بچپنے ہی میں وفات پاگئی تھی۔

وفات حسرت آیات

آپ کی ولادت ۱۱۹۳ ہجری میں ہوئی تھی۔ اور علم دین، اصلاح نفس اور نیک اعمال سے بھرپور زندگی گذارنے کے بعد زندگی کے آخری دنوں میں آپ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ اور اللہ تعالی کی بے پایاں نعمتوں میں سے یہ بھی ایک بڑی نعمت تھی کہ سلطنتِ عثمانی کی جانب سے «رئيس علماء المدينة المنورة» کا منصب کسی بڑے عالم کو دیا جاتا تھا۔ مدینہ منورہ آنے کے بعد، وفات پانے تک، کئی سال کا عرصہ آپ اس منصب پر فائز رہے۔

ایسی قابلِ رشک زندگی پانے اور کتاب وسنت کی خدمت میں جان گھلا دینے کے بعد، اللہ تعالی نے آپ کو مدینہ منورہ ہی میں اپنے جوارِ رحمت میں بلالیا، چنانچہ ۱۷ ربیع الأول ۱۲۵۷ ھ میں تقریبًا چھیتّر سال کی عمر میں وفات پائی اور امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک کے بالکل قریب مدفون ہوئے۔

اللہ تعالی کی بے پایاں رحمتیں اور برکتیں آپ کی تربت پر نازل ہوں۔ اور اللہ تعالی اہل علم وفضل کی جانب سے آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے، اور آپ کا حشر انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ فرمائے۔ آمین۔



علمی نشوونما اور شیوخ و تلامذہ

آپ کے تعلیم و تعلم کی ابتدا سے علمی نبوغ، اور پھر رسوخ کے حصول تک کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

❁ اللہ تعالی نے آپ کو علم و تقوی سے مزین خانوادے کی جو نعمت عطا فرمائی تھی، اس نے آپ کے علمی مستقبل میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ گھریلو ماحول ایسا تھا کہ علم کی محبت، دین کی الفت، تربیت اور تہذیب نفس کی محنت آپ کے ذہن پر نقش ہوگئی تھی۔ چنانچہ آپ نے قرآن مجید حفظ کیا۔ اپنے والد، چچا اور دادا کی نگرانی میں علوم وفنون کی تکمیل کی، اور اس میں ایسی وسعت پیدا کی کہ اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ چنانچہ آپ کا ثَبت: «حصر الشَّارد مِن أسانيد محمَّد عابد» اس کا شاہدِ عدل ہے۔

❁ دوسرے مرحلے کا آغاز علمی بنیادیں مضبوط کرنے کے بعد ہوا۔ چنانچہ اس مرحلے میں آپ نے حجاز، مکہ، جدہ اور طائف کے علمائے کرام کے ہاں جا جا کر ان سے استفادہ کیا۔ ان سے حدیثی ذخیرے پڑھے اور مختلف کتابوں کی قراءت کی۔

❁ تیسرے مرحلے میں ان کے یمن کے علمی اسفار کو رکھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ یہ اکابرین اور جبالِ علم کی خدمت میں حاضری اور استفادے کا دور ہے۔ خود کہتے ہیں: میں بہت سے بلاد اور ممالک میں پھرا ہوں، لیکن علوم کی تحقیق اور حدیث کی چھان پھٹک اور عمل کے لیے صحیح ترین کو اختیار کرنے کی جو تڑپ میں نے صنعاء کے علماء میں دیکھی ہے، ویسی کسی اور جگہ نہیں دیکھی۔

اس قسم کی تفصیلات کا اندازہ آپ کے علمی اسفار سے بخوبی کیا جا سکتا ہے، جن کی تفصیل طوالع الانوار کے مقدمے میں ہم کر چکے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ کے اساتذہ کرام اور تلامذہ کرام کا مختصر سا تذکرہ کر دیا جائے۔ آپ نے سندھ، مکہ، مدینہ، جدہ، طائف، حجاز، یمن اور مصر کے علماء سے استفادہ کیا۔ علاوہ ازیں وہ علماء جو حج اور عمرہ کے لیے حرمین شریفین آیا کرتے تھے، آپ نے ان سے بھی خوب استفادہ کیا۔ ذیل میں آپ کے ان اساتذہ کرام کی فہرست ذکر کی جاتی ہے جن کی ہمیں اطلاع ہو سکی ہے۔

اساتذہ کرام

۱. عارف کبیر شیخ شریف احمد بن ادریس۔ (۱۱۷۲ – ۱۲۵۳ ھ)۔

٢. شیخ سید احمد بن سلیمان بن أبو بکر ہجام۔
٣. شیخ احمد بن محمد اہدل۔
٤. شیخ إسماعیل مدنی۔
٥. شیخ حسین بن علی مغربی (١٢٢٨ ھ)۔
٦. شیخ سید احمد بن عبداللہ مقبول یمنی۔
٧. شیخ صالح بن محمد بن نوح بن عبداللہ بن عمر عمری فُلّانی مکی مدنی۔ (١١٦٦ – ١٢١٨ ھ)۔
٨. شیخ علامہ صدیق بن علی المزجاجی الزَّبیدی یمنی حنفی۔ (١١٥٠ – ١٢٢٩ ھ)۔
٩. شیخ عبدالرحمن بن سلیمان بن یحیی بن عمر مقبول الاہدَل شافعی۔ (١١٧٩ – ١٢٥٠ ھ)۔
١٠. شیخ عبدالرزَّاق البکاری یمنی۔ (ھ)۔
١١. شیخ عبداللہ بن محمد بن إسماعیل صنعانی یمنی۔ (١١٦٩ – ١٢٤٢ ھ)۔
١٢. شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہّاب نجدی تمیمی حنبلی۔ (١١٦٥ – ١٢٤٢ ھ)۔
١٣. شیخ عبدالملک بن عبدالمنعم بن محمد تاج الدین قلعی مکی۔ (ت: ١٢٢٨ ھ)۔
١٤. شیخ مخدوم عبدالواحد سیوہانی۔
١٥. شیخ علی بن عبدالخالق مزجاجی۔
١٦. شیخ أبوالقاسم بن سلیمان ہجّام یمنی۔
١٧. شیخ محمد بن علی شوکانی صنعانی۔ (١١٧٣ – ١٢٥٠ ھ)۔
١٨. شیخ محمد حسین بن محمد مراد انصاری۔ (١١٦١ – ١٢٢٠ ھ)، تقریبًا۔
١٩. شیخ محمد زمان ثانی، بن محبوب الصَّمد بن محمد زمان اوّل سندی۔ (١١٩٩ – ١٢٤٨ ھ)۔
٢٠. شیخ محمد طاہر بن محمد سعید بن محمد سُنبل مکی حنفی۔
٢١. شیخ محمد بن علی بن حسین بن صالح بن شافع عمرانی۔
٢٢. شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین مزجاجی زبیدی حنفی۔ (١١٤٠ – ١٢١٣ ھ)۔

یہاں شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے اساتذہ میں سے چند ایک کے نام ذکر کیے گئے ہیں۔ حرمین شریفین میں دنیا بھر کے اکابرین اور راسخ فی العلم علماء کرام کا آنا جانا لگا ہی رہتا تھا۔ اور آپ کو وہاں ایک عرصے تک رہنے کی توفیق ملی۔ اس لیے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جن علماء کرام سے آپ نے استفادہ کیا ہوگا، ان کی تعداد کیا رہی ہوگی، گو ہماری تلاش میں چند ایک کے نام ہی آ

سکے ہیں لیکن امید ہے کہ اگر کوئی صاحبِ ہمت محنت کرے اور بحث و تفتیش کا دائرہ وسیع کرے تو ان بائیس کے علاوہ اور بھی بہت سے اساتذہ کے نام سامنے آسکیں گے۔ واللّٰہُ الموفِّق۔

تلامذہ کرام

شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے ساری عمر تعلم و تعلُّم میں، امت کی خیر خواہی اور بھلائی، سنت کے زندہ کرنے اور ابناءِ زمن کی چیرہ دستیوں پر صبر کرنے میں گزاری۔ یمن میں تقریبًا تیس سال تک تدریس کی۔ بعد ازاں حرم مکی اور حرمِ مدنی میں بھی ایک مدت تک پڑھاتے رہے، چنانچہ آپ حدیث کی کتب میں سے صحاح ستہ کو خاص اہتمام سے پڑھایا کرتے تھے۔ صرف روایت سیدھی کرنے کے لیے پڑھنے والوں کو حرمِ مدنی میں اس طرح پڑھاتے کہ ایک ماہ میں پوری صحاحِ ستَّہ کی خواندگی مکمل ہوجایا کرتی تھی۔ اور درایتی اَبحاث کی رعایت سے پڑھانے کا انداز چونکہ زیادہ تفصیل کا تقاضا کرتا ہے، اس لیے صحاحِ ستَّہ کی درایتی تدریس چھے ماہ میں پوری ہوا کرتی تھی۔ اور ایسا صرف ایک مرتبہ نہیں ہوا، بلکہ بارہا ہوا۔

اس کے علاوہ آپ کے سند، ہند اور مصر وغیرہ کے اسفار بھی ہوتے رہے ہیں، اور آپ صاحبِ تصنیفات بھی ہیں۔ ان تمام قرائن کی موجودگی میں اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ کے تلامذہ کی تعداد کتنی زیادہ رہی ہوگی۔ اس لیے آپ کے سارے تلامذہ کا تذکرہ جمع کر پانا تو قریب ناممکن ہے، لیکن جس قدر کی صراحت مل سکی ہے، ان کا تذکرہ نقل کیا جاتا ہے۔

عبد الحی کتّانی نے اپنے ثَبَت «فهرس الفهارس والأثبات» میں، جب شیخ محمد عابد سندھی کی کتاب: «حَصْر الشَّارِد من أسانيد محمَّد عابد» کا تذکرہ کیا ہے تو ان کے چھبیس تلامذہ کا ذکر کیا ہے۔ ڈاکٹر سائد بکداش نے اپنی کتاب میں اٹھارہ مزید شاگردوں کا تذکرہ کر دیا ہے۔ اور بندے کو جن مزید تلامذہ کا پتہ چلتا گیا، انہیں شامل کر کے مجموعی تعداد انہتر (٦٩) تک پہنچتی ہے۔ اور اگر اجازتِ عامہ کے جواز کے قائلین کا اعتبار کیا جائے تو پھر یہ تعداد پچھتّر ہو جاتی ہے۔ ذیل میں ان تلامذہ کے اَسماء گرامی نذرِ قارئین ہیں:

(۱) شیخ اِبراہیم بن سید حسین مخلص۔
(۲) شیخ اِبراہیم بن محمد صالح حماد آفندی۔
(۳) شیخ اِبراہیم بن عبد القادر ریاحی تیونسی مالکی۔ (۱۱۸۰ – ۱۲٦٦ ھ)۔

(٤) شیخ إبراہیم بن محمد سعید الفتّہ مکی حنفی۔(١٢٠٤ – ١٢٩٠ ھ)۔
(٥) شیخ مفتی فقیہ اَبو بکر بن محمد بن سالم بن محمد عرَاشہ سقّاف باعلوی۔(ت: ١٢٦٣ ھ) تقریبا۔
(٦) شیخ اَبوالخیر ابن عبدالرحمن إلیاس۔
(٧) الحاج شیخ احمد بن عثمان خوجہ۔
(٨) شیخ علی بن احمد، حاکم یمن۔
(٩) شیخ قاضی ارتضی علی خان، ابن احمد مجتبیٰ عمری مدراسی ہندی۔(ت: ١٢٧٠ ھ)۔
(١٠) شیخ مفتی اسعد آفندی مدنی، امام وخطیب مسجد نبوی۔
(١١) شیخ إسماعیل برزَنجی۔
(١٢) شیخ اشرف علی حیدرآبادی۔
(١٣) شیخ امین بن درویش الشماع۔
(١٤) شیخ جمال بن عبداللہ بن شیخ عمر مکی۔(ت: ١٢٨٤ ھ)۔
(١٥) شیخ علامہ حسن بن احمد حلوانی مدنی۔
(١٦) شیخ حسن آفندی مدنی۔
(١٧) حافظ قاضی ادیب مؤرخ شیخ حسن بن احمد بن عبداللہ یمنی، «عاکش»۔(١٢٢١ – ١٢٨٩ ھ)۔
(١٨) شیخ حسن شاہ بن سید شاہ بن شاہ محمد رامپوری۔(١٢٢٧ – ١٣١٢ ھ)۔
(١٩) شیخ حسن بن جمال بخاری ہندی۔
(٢٠) شیخ حسین بن إبراہیم بن حسین بن عامر ازہری مالکی مکی۔(١٢٢٢ – ١٢٩٢ ھ)۔
(٢١) شیخ داوٗد بن سلیمان بغدادی شافعی نقشبندی۔(١٢٣١ – ١٢٩٩ ھ)۔
(٢٢) شیخ معمر داود بن عبدالرحمن حجر مقبول اہدَل زبیدی۔(ت: ١٣١٤ ھ)۔
(٢٣) شیخ زین الدین بن بدوي صومباوی۔
(٢٤) شیخ سلیمان شوبری الجداوی، خطیب وامام مسجد نبوی۔
(٢٥) شیخ معمَّر اَبوالبرکات سید صافی بن عبدالرحمن جفری۔
(٢٦) شیخ صالح بن عبداللہ بن حسن مزیود عباسی مکی۔(ت: ١٣١٨ ھ)۔
(٢٧) مفسر محدث شیخ صدیق بن عبدالرحمن بن عبداللہ کمال حنفی مکی۔(١٢٨٤ ھ)۔
(٢٨) شیخ الاسلام عارف حکمت ترکی۔(١٢٠٠ – ١٢٧٥ ھ)۔

(۲۹) مفسر وفقیہ شیخ عباس بن جعفر بن عباس صدیقی مکی۔(۱۲٤۱ – ۱۳۲۰ ھ)۔
(۳۰) شیخ عبد الجلیل بن عبد اللہ بن عبد السلام برّادہ مدنی۔(۱۲٤۲ – ۱۳۲۷ ھ)۔
(۳۱) شیخ عبد الحق بن محمد فضل اللہ محمدی عثمانی بنارسی مکی۔(۱۲۰٦ – ۱۲۸٦ ھ)۔
(۳۲) شیخ عبد الرحمن بن محمد بن عبد الرحمن الکزبری دمشقی۔(۱۱۸٤ – ۱۲٦۲ ھ)۔
(۳۳) شیخ عبد الرحمن سہار نپوری ہندی۔(۱۲۲۱ – ۱۳۰۹ ھ)۔
(۳٤) شیخ عبد الرحمن بن محمد حسین سندھی انصاری مدنی۔(ت: ۱۲۳۵ ھ)۔
(۳۵) شیخ فقیہ مفتی حنفیہ عبد السلام داغستانی۔
(۳٦) شیخ عبد الشکور بن جمال الدین۔(ت: ۱۲۵٦ ھ)۔
(۳۷) شیخ عبد الغنی مجددی دہلوی۔(۱۲۳۵ – ۱۲۹٦ ھ)۔
(۳۸) شیخ عبد اللہ امکنہ بن محمد کوجک بخاری مکی حنفی۔(ت: ۱۲۵٦ ھ)۔
(۳۹) شیخ عبد اللہ بلال۔
(٤۰) شیخ عبد الوہاب الکتّبی دہلوی، مکی۔(ت: ۱۳۱۳ ھ)۔
(٤۱) شیخ علیم الدین قندھاری۔(ت: ۱۳۱٦ ھ)۔
(٤۲) شیخ مولوی غلام حسنین القنوجی۔(۱۲۲۱ – ۱۳۱٦ ھ)۔
(٤۳) شیخ قاسم بن امام یمن علی بن عباس مہدی۔(۱۲۱۱ – ۱۲۳۹ ھ)۔
(٤٤) شیخ قطب الدین بن محیی الدین احراری دہلوی مکی حنفی۔(ت: ۱۲۸۹ ھ)۔
(٤۵) شیخ لطف اللہ بن احمد بن لطف اللہ جحّاف۔(۱۱۸۹ – ۱۲٤۳ ھ)۔
(٤٦) شیخ محمد بن خلیل بن إبراہیم قاوُقجی حسنی طرابلسی شامی حنفی۔(۱۲۲٤ – ۱۳۰۵ ھ)۔
(٤۷) شیخ مفتی حنفیہ محمد آفندی بالی۔
(٤۸) شیخ محمد بن صالح جذبہ۔
(٤۹) شیخ محمد عاشق الدین قلمبانی
(۵۰) محدث و مفسر شیخ محمد نیفر تونسی۔(ت: ۱۳٤۵ ھ)۔
(۵۱) شیخ محمد بن عبد اللہ بن علی بن عثمان نجدی حنبلی۔(۱۲۳٦ – ۱۲۹۵ ھ)۔
(۵۲) شیخ محمد اَبو السعادات ابن الشیخ عبد الشکور۔
(۵۳) شیخ شریف محمد بن ناصر حازمی حسنی تہامی ضمدی۔(ت: ۱۲۸۳ ھ)۔

(٥٤) شیخ محمد امین الحسینی النوینی نقشبندی۔ (ت: ١٣٢٠ ھ)۔
(٥٥) مفتی حنفیہ شیخ محمد امین بن عمر بالی زادہ حنفی مدنی۔ (ت: ١٣٠٤ ھ)۔
(٥٦) شیخ محمد برہان الحق بن محمد نور الحق انصاری لکھنوی ہندی۔ (ت: ١٢٨٦ ھ)۔
(٥٧) شیخ محمد حسین بن محمد صالح جمل اللیل مکی۔ (ت: ١٣٠٥ ھ)۔
(٥٨) شیخ محمد زمان سندھی۔ (١١٩٩ – ١٢٤٨ ھ)۔
(٥٩) شیخ الحاج محمد مبارک۔
(٦٠) شیخ محمد بن عبد الرحمن انصاری سہارنپوری۔ (ت: ١٣٠٨ ھ)۔
(٦١) شیخ محمد بن علی سنوسی خطابی۔
(٦٢) شیخ محمد معین انصاری۔
(٦٣) شیخ الإسلام محمد بن محمد بن عبد اللہ کبسی صنعانی مدنی۔
(٦٤) شیخ قاضی محمد بن یحیی بن علی سماوی۔ (١١٩٩ – ١٢٦٧ ھ)۔
(٦٥) شیخ مصطفی الیاس حنفی مدنی۔
(٦٦) شیخ مصطفی بن محمد شعاب
(٦٧) شیخ ہاشم بن حبشی باعلوی، خطیب مسجد نبوی شریف۔
(٦٨) شیخ یحیی بن محمد اخفش۔
(٦٩) شیخ امام یوسف غزّی حنفی۔

❀ شیخ محمد عابد سندھی کے بعض تلامذہ ایسے ہیں جو اجازتِ عامہ کے ذریعے آپ سے روایت کرتے ہیں۔ اگرچہ اس طریق کو مدار بھی نہیں بنایا گیا اور نہ ہی زیادہ پسند کیا گیا ہے، لیکن چونکہ ایک جماعت کے ہاں اس کا چلن رہا ہے، اس لیے جن ایسے تلامذہ کا پتہ چل سکا، ان کی اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

(٧٠) شیخ احمد عبدو۔ (١٢٥٢ – ... ھ)۔
(٧١) شیخ احمد بن محمد بن عمر، حسنی زکّاری، ابن خیاط۔ (١٢٥٢ – ١٣٤٢ ھ)۔
(٧٢) شیخ جعفر بن ادریس کتانی۔ (ت: ١٣٢٣ ھ)۔
(٧٣) شیخ عبد الرحمن سراج طائی۔ (١٢٤٩ – ... ھ)۔
(٧٤) شیخ محمد حیدر بن منلا مبین انصاری حیدر آبادی۔ (ت: ١٢٥٧ ھ)۔

(٧٥) شیخ الکل فی الکل سید نذیر حسین بن جواد علی بن عظمت اللہ دہلوی۔(١٢٢٠ - ١٣٢٠ ھ)۔

مذکورہ بالا علمائے کرام میں سے اکثر تو ایسے ہیں جو شیخ محمد عابد سندھی کے کبار تلامذہ میں سے ہیں، اور بعض کے مفصل حالات دستیاب نہیں ہو سکے۔ اگر مکی، مدنی، مصری، یمنی، سندی اور ہندی علماء کے تذکروں کو تفصیل سے کنگھالا جائے تو امید ہے کہ شیخ عابد سندھی کے تلامذہ کی ایک بڑی تعداد سامنے آ سکتی ہے۔ یہ حضرات شیخ محمد عابد سندھی کے علمی وتربیتی میدان کے وہ آثار ہیں جو کتابی صورت میں نہیں لکھے گئے۔ اور آپ کے لیے بہترین ذخیرۂ آخرت ہیں۔

تصنیفات

شیخ محمد عابد سندھی زندگی بھر مختلف علوم وفنون کی تحقیق تالیف وتدوین میں مصروف رہے، چنانچہ اپنی حیاتِ فانی میں بیسیوں جلدوں کی مقدار کی بیش بہا تصنیفات امت کو دے گئے۔ راقم نے قریبا بارہ سال قبل کچھ کتب ورسائل کی تحقیق کی تھی، جو دار الحدیث الکتانیہ سے «مجموع إجازات ورسائل الإمام محمد عابد السندي» کے نام سے چھاپ دیے گئے تھے۔ ذیل میں آپ کی تصنیفات کا تذکرہ بترتیب ہجی نذرِ قارئین ہے۔ اور جو کتب مذکورہ مجموعے میں طبع ہو گئی ہیں، ان کے سامنے «مجموعہ» کا لفظ لکھ دیا ہے تاکہ اس کے طبع ہونے کا پتہ چل سکے۔

١. الأبحَاثُ فِي المسَائل الثَّلاث.
٢. إخراج زَكاةِ الحَبِّ بالقِيمَة. (مجموعہ رسائل)۔
٣. إلزام عسَاكِرِ الإسلام بالاقتصَار على القَلَنْسُوَة طاعةً للإمَام. (مجموعہ رسائل)۔
٤. إيجَازُ الألفَاظ لإعَانةِ الحُفَّاظ۔
٥. بغْيَة الزَّكي في مسَالة الوَصي. (مجموعہ رسائل)۔
٦. بيانُ ثقات الرُّواتِ الَّذينَ تُكلِّم فيهم. (مجموعہ رسائل)۔
٧. تَذْكِرَة القُرَّاء السَّبْع۔
٨. تراجِم مَشايخ الشَّيْخ مُحَمَّد عابد ومَشايخهم وأحوالهم إجمالا۔
٩. تَرتيبُ مُسْنَد الإمَام أبي حَنِيفَة۔ (طبع ہو چکی)۔
١٠. تَرتيب مُسْنَد الإمَام الشَّافعي.

١١. تغيُّر الرَّاغِب فِي تَجْدِيدِ الوَقْف الخَارِب. (مجموعہ رسائل)۔
١٢. التَّقبيل، أنواعُه وأحكامُه. (مجموعہ رسائل)۔
١٣. التَّوَسُّل، أنوَاعُه وأحكامُه. (مجموعہ رسائل)۔
١٤. حَصْر الشَّارِد من أسَانيد مُحَمَّد عابد. (مطبوع)۔
١٥. الحظُّ الأوفَر لـمَن أطاق الصَّوم في السَّفَر. (مجموعہ رسائل)۔
١٦. حُكْمُ إطعَام الطَّعَام فِي مُناسَباتِ الفَرَح أو التَّرح. (مجموعہ رسائل)۔
١٧. حِلَّة المَصِيْد بالبُنْدُقيَّة، (فتوى) . (مجموعہ رسائل)۔
١٨. خُلاصَةُ الخِطَاب، فِي مَسْأَلَةِ الخِضَاب.
١٩. الخيرُ العام فِي أحكَام الحمَّام.
٢٠. روض النَّاظِرين في أخبَار الصَّالِحين.
٢١. سلافة الألفاظ في مسَالك الحفَّاظ.
٢٢. شَرْح ألفِيَة السُّيُوطيِّ فِي مُصْطَلَح الحَدِيْث.
٢٣. شَرْح «بلوغ المَرام».
٢٤. شَرْحُ تَفْسِير ثَلاثَة أَجْزَاءٍ مِن القُرْآن الكَرِيْم، مِن تَفْسِيْر البَيْضَاوِي.
٢٥. شَرح تَيْسِير الوصول، لابن الدَّيْبَع.
٢٦. رسالةٌ في شُرُوْط الاسْتِنْجَاء. (مجموعہ رسائل)۔
٢٧. شِفاء قَلب كلِّ سَؤول في جواز مَن تسمَّى بعبد النَّبي وعبد الرَّسُول. (مجموعہ رسائل)۔
٢٨. طَوَالِع الأَنْوَار، عَلَى الدُّرِّ الـمُخْتَار. (بحمداللہ تعالی تحقیق مکمل ہوگئی)۔
٢٩. الفَتْحُ الرَّبانِي الكَبير بتَرتيب المُعجَم الطَبرانيِّ الكبير. (بحمداللہ تعالی تحقیق مکمل ہوگئی)۔
٣٠. فَكُّ المِحْنَة بمُعَالَجَة الحُقْنَة. (مجموعہ رسائل)۔
٣١. القَول الجميل في إبانة الفَرْق بين تَعلِيق التَّزْويج وتَعلِيق التَّوكيل. (مجموعہ رسائل)۔
٣٢. القَوْل الفَصْل، فِي حُكْم الإسْقَاط وَالعَزْل».

۳۳. القَوْل المَحْبُوب، فِي جَواز إخرَاج القيمَة، فِي زكاةِ الحُبوب. (مجموعہ رسائل)۔
۳٤. [رسالةٌ في] كرَامات الأولياء والتَّصديق بِها. (مجموعہ رسائل)۔
۳٥. كَشْف البَاس، عمَّا روَاه ابن عبَّاس، مُشَافهةً عَن سَيِّد النَّاس ﷺ. (مجموعہ رسائل)۔
۳٦. كفُّ الأمَانِي عن سَماع الأغانِي. (مجموعہ رسائل)۔
۳۷. مَجالسُ الأبرَار.
۳۸. مَجْمُوعَة إجَازَاتٍ، كتَبَها لمُسْتَجيزيْه. . (مجموعہ رسائل)۔
۳۹. مَجْمُوعَة حَواشٍ على عَدَدٍ من كتُبِ الفِقْه الحَنفِي.
٤٠. مُعتَمَد الألمَعيِّ المُهذَّب، فِي حَلِّ مُسْنَد الإمَام الشَّافعيِّ المُرتَّب.
٤١. مَنال الرَّجَاء في شَرح شُرُوْط الاسْتِنْجَاء. (مجموعہ رسائل)۔
٤٢. مَناهج الصَّرفِيِّيْن. (مجموعہ رسائل)۔
٤۳. مِنْحَة البَاري فِي جَمْع روَاياتِ صَحيح البُخَارِيِّ. (طبع ہو چکی)۔
٤٤. المَوَاهبُ اللَّطِيفَة فِي شَرْح مُسْنَد الإمَام أبي حَنِيفَة. (طبع ہو چکی)۔
٤٥. نَافِعُ الخَلْقِ، فِي الطِّب.

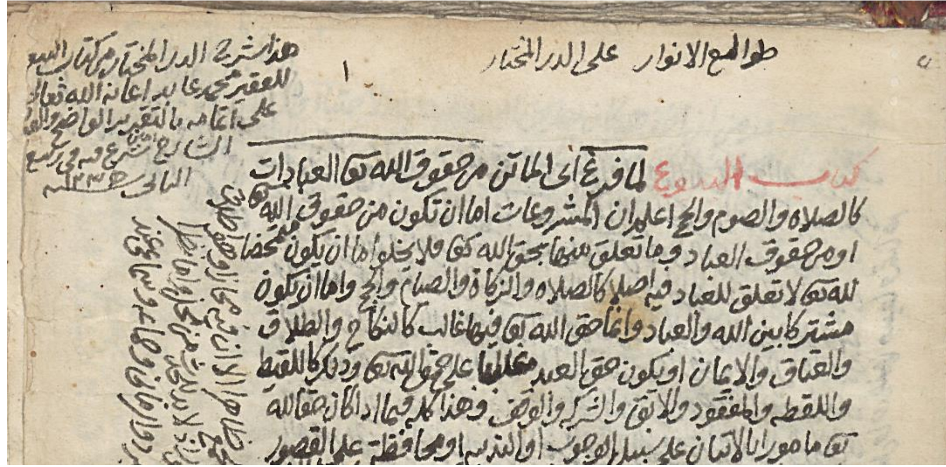
اس فہرست میں ذکر کیے گئے بیشتر رسائل طبع ہو چکے ہیں، اور چند ایک کی سوا تمام کی تحقیق کی سعادت اللہ تعالی نے راقم سطور کو بخشی ہے۔ والحمد لله الذي بنعمتِه تتمُّ الصَّالِحات. شیخ محمد عابد سندھی کی تصنیفات وتالیفات کی اس طویل فہرست کو ملاحظہ کرتے ہوئے یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ یہ تصنیفی کام آپ کی بے پناہ مشغولیات کے ساتھ ساتھ تھیں۔ آپ اس دوران یمن میں زبید کے کئی سال تک قاضی رہے۔ علوم وفنون کی کتابیں مستقل پڑھاتے رہے۔ اور اسفار میں کہیں بھی جاتے یہ سلسلہ منقطع نہیں ہوتا تھا۔ مزید یہ کہ آپ طبابت کے پیشے سے بھی وابستہ تھے چنانچہ علاج معالجے کی مشغولیات علیحدہ سے تھیں۔ اور آخری عمر میں تو «رَئِيْسُ عُلَماء المَدِيْنَة المُنوَّرة» جیسے جلیل القدر منصب پر بھی فائز کردیے گئے تھے جس کی وجہ سے مدینہ کے علماء کے ساتھ علمی مذاکرے، مباحثے اور اجتماعات بھی معتد بہ اَوقات کا تقاضا کرتے ہیں۔ لیکن یہ اللہ تعالی کا فضل وکرم ہے جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ وَما ذلكَ على اللهِ بعزيز.

طوالعُ الانوار علی الدرِّالمختار

شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کا تعارف ہی دراصل اس تحریر کا مقصدِ اصلی ہے۔ کتاب کا تفصیلی تعارف «کحل الأبصَار لمَن يطالعُ طوالعَ الأنوار» میں سپردِ قلم کیا جا چکا، اس لیے ان اَبحاث کے صرف نتائج یہاں ذکر کیے جائیں گے، تاکہ بحث کا خلاصہ سامنے آسکے۔

کتاب کا درست نام

کتاب کے مصنف شیخ محمد عابد سندھی نے کتاب کا نام: «طَوالِعُ الأنْوَار عَلَى الدُّرِّ المُخْتَار» رکھا ہے، جیسا کہ خود مصنف نے مختلف جلدوں کے غلاف پر اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔


طوالع الانوار على الدر المختار

هذا شرح الدر المختار من كتاب البيع للفقير محمد عابد اعانه الله تعالى على اتمامه بالتقرير الواضح ... سنة ١٢٣٣

كتاب البيوع

لما فرغ اي الماتن من حقوق الله تعالى العبادات
كالصلاة والصوم والحج اعلم ان المشروعات اما ان تكون من حقوق الله تعالى
او من حقوق العباد وما تعلق منها بحقوق الله تعالى فلا يخلو اما ان يكون محضا
لله تعالى لا تعلق للعباد فيه اصلا كالصلاة والزكاة والصيام والحج واما ان يكون
مشتركا بين الله والعباد واغلب حق الله تعالى فيها غالب كالنكاح والطلاق
والعتاق والايمان او يكون حق العبد غالبا على حق الله تعالى وذلك كاللقيط
واللقطة والمفقود والاباق والشركة والوقف وهذا كله فيما اذا كان حقا لله
تعالى مامورا للانسان على سبيل الوجوب او الندب او محافظة على القصور

اس کے علاوہ کہیں کہیں «عَلَى الدُّرِّ المُخْتَار» کی بجائے: «شَرْح الدُّرِّ المُخْتَار» بھی لکھا ہے، لیکن یہ اس کا وصفی نام ہے، اور اس کا شیوع شیخ عبد القادر رافعی کے نسخے کی وجہ سے ہوا ہے۔ اس مخطوط میں کئی جگہ «شرح ...»، یا: «بشرح ...»، یا: «لشرح ...» مذکور ہے۔

تاریخ تالیف کتاب

چونکہ طوالع الانوار ایک طویل کتاب ہے، اس لیے اس کی تالیف کے لیے ایک بھی طویل

وقت درکار تھا، چنانچہ مختلف جلدوں کی ابتدا اور انتہا میں ذکر کردہ تاریخوں کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم الشان شرح کی ابتدا ۱۲۳۵ کے اواخر، یا ۱۲۳۶ کے اَوائل میں ہوئی۔ اور تکمیل ۲۸ جمادی الأولی ۱۲۵۱ ھ میں ہوئی۔ اس لحاظ سے کتاب کی تالیف کی کل مدت تقریبا سولہ سال بنتی ہے۔

کیفیتِ تالیف

کسی فقہی کتاب کی تالیف کا عمومی طرز یہی ہے کہ کتاب الطہارت سے ابتدا کر کے کتاب الصلاۃ، پھر کتاب الصوم، کتاب الزکاۃ، کتاب الحج، پھر کتاب النکاح، کتاب الطلاق وغیرہ سے ہوتے ہوئے معاملات اور حظر واباحت اور سیر اور آخر میں کتاب الفرائض اور میراث کے مسائل پر اختتام کیا جاتا ہے۔ اور متن کی اتباع میں شرح لکھتے وقت بھی یہی اُسلوب اختیار کیا جاتا ہے۔ لیکن شیخ محمد عابد سندھی اس عام رَوِش سے ہٹ کر کتاب کی ابتدا طہارت اور نماز کے مسائل سے نہیں کی، بلکہ درمیانی اَبواب کو پہلے چھیڑا ہے۔ مفصل بحث تو «کحل الأبصار» میں ہے، یہاں اس بحث کا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے۔

شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شرح کو تین مراحل میں لکھا ہے:

- **پہلا مرحلہ**: پہلا مدنی دور۔ اس میں ان کا انداز اختصار پر مبنی تھا۔
- **دوسرا مرحلہ**: یمنی دَور۔ اس میں بھی ان کا انداز اختصار ہی کا رہا۔
- **تیسرا مرحلہ**: دوسرا مدنی دور۔ اس میں ان کا انداز تفصیل کا ہے۔

مکمل کتاب کے تفصیلی تجزیے کے بعد، ذیل میں سنین کے بیان کے ساتھ ساتھ کتب وابواب کی شرح کی تفصیل درج کی جارہی ہے۔ علامہ سندھی نے کتاب کی ابتدا، ۱۲۳۶ ہجری کے صفر کے اَوائل میں، مدینہ منورہ میں کی تھی۔ اور اَبواب کی ترتیب یہ رہی:

پہلا مرحلہ: مدینہ منورہ کا قیام

- (كتاب الزَّكاة)، (۱۲۳٦ ھ)، (آغاز: ماہِ صفر)
- و (كتاب الصَّوْم)، (۱۲۳٦ ھ)
- ثم (كتاب النِّكاح)، (۱۲۳٦ ھ)، (آغاز: ۳ جُمادی الأولی).

- و (كتاب الرَّضَاع)، (١٢٣٦ هـ)
- و (كتاب الطَّلاق)، (١٢٣٦ هـ)
- و (كتاب العِتْق)، (١٢٣٧ هـ)، (انتہا: ماہ ربیع الاول).
- و (كتاب الأيمان)، (١٢٣٧ هـ). (آغاز: ماہ ربیع الاول).

ان کتب اور اَبواب میں انہوں نے بغیر تفصیلی مباحث کے، اختصار سے لکھا ہے۔ صرف وضاحت کے لیے جتنا کافی ہوسکتا تھا۔ اسی کے ساتھ پہلا مدنی مرحلہ مکمل ہوا۔

دوسرا مرحلہ: یمن کا قیام

پھر حالات کے باعث وہ یمن چلے گئے، اور وہاں کئی سال مقیم رہے۔ اس دوران انہوں نے درج ذیل کتب کی شرح اسی مختصر انداز میں، بلکہ اس سے بھی زیادہ مختصر انداز میں لکھی۔

- (كتاب البَيْع)، (١٢٣٥ هـ). (آغاز: ربیع الثانی)، یہی سن لکھا ہے.
- و (كتاب الكفالة)، (١٢٣٧ هـ).
- و (كتاب الحوالَة)، (١٢٣٧ هـ). (انتہا: ٢٨ رجب)، جدہ کی بندرگاہ پر۔
- بعضٍ من (كتاب القضَاء)، (١٢٣٧ هـ).
- و (كتاب الشَّهادات)، (١٢٣٧ هـ).
- و (كتاب الوكالَة)، (١٢٣٧ هـ).

یہ تحریری کام یمن میں مکمل ہوا، اوراس کے ساتھ ہی یمنی مرحلہ بھی ختم ہوا۔

تیسرا مرحلہ: مدینہ منورہ کا مستقل قیام

پھر تقریباً چھے سال کے وقفے کے بعد، جب اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ مدینہ منورہ واپسی کی توفیق دی، اوروہاں انہیں «رئيس علماء المدينة المنورة» مقرر کیا گیا، تو بعض معاصر علماء نے ان سے کتاب کی قراءت و تدریس کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ اس موقع پر انہوں نے کتاب کے باقی حصوں کی تفصیلی شرح لکھنا شروع کی۔

چنانچہ باقی ابواب کی تکمیل، درج ذیل ترتیب سے کی گئی:

- (كتاب الحجِّ)، إلى بعض (الجنايات)، (١٢٤٤ هـ)
- وما بقِي مِن(الجنايات)، إلى آخِر (كتاب الحجِّ)، (١٢٤٥ هـ)

- و (کتاب الحُدود)، (١٢٤٧ ھ)
- و (کتاب السَّرِقَة)، (١٢٤٧ ھ)
- و (کتاب الجِهاد)، (١٢٤٧ ھ)
- و (کتاب اللَّقيطِ)، (١٢٤٧ ھ)
- و (کتاب اللُّقطَة)، (١٢٤٧ ھ)
- و (کتاب الآبِق)، (١٢٤٧ ھ)
- و (کتاب المَفْقُوْد)، (١٢٤٧ ھ)
- و (کتاب الشِّركَة)، (١٢٤٧ ھ)
- و (کتاب الوَقْف)، (١٢٤٧ ھ)، (انتہا: ربیع الأول کا آخر).
- و (کتاب الوَکالَة)، (١٢٤٨ ھ)،
- و (کتاب الدَّعوَی)، (١٢٤٨ ھ)
- و (کتاب الإقرَار)، (١٢٤٨ ھ)
- و (کتاب الصُّلْح)، (١٢٤٨ ھ)
- و (کتاب المُضارَبة)، (١٢٤٨ ھ)
- و (کتاب الإيدَاع)، (١٢٤٨ ھ)
- و (کتاب العاريَة)، (١٢٤٨ ھ) (انتہا: ١٠ ربیع الأول).
- (کتابُ الهِبَة)، (١٢٤٨ ھ). (ابتدا: ١٠ ربیع الأول).
- (کتابُ الإجارَة)، (١٢٤٨ ھ)
- (کتابُ المُکاتَب)، (١٢٤٨ ھ)
- (کتابُ الوَلاء)، (١٢٤٨ ھ)
- (کتابُ الإکرَاه)، (١٢٤٨ ھ)
- (کتابُ الحَجْر)، (١٢٤٨ ھ)
- (کتابُ المَأذُوْن)، (١٢٤٨ ھ)
- (کتابُ الغصب)، (١٢٤٩ ھ)
- (کتابُ الشُّفْعَة)، (١٢٤٩ ھ)

- (كتابُ القسمَة)، (١٢٤٩ ھ)
- (كتابُ المُزارَعة)، (١٢٤٩ ھ)
- (كتابُ المُساقَاة)، (١٢٤٩ ھ)
- (كتابُ الذَّبائِح)، (١٢٤٩ ھ)
- (كتابُ الأُضحيَّة)، (١٢٥٠ ھ)
- (كتابُ الحَظْر والإباحَة)، (١٢٥٠ ھ) (انتہا: ۹ صفر)۔
- (كتابُ إحياءِ المَوات)، (١٢٥٠ ھ)، (ابتدا: ۹ صفر)، بروز منگل۔
- (كتابُ الأشربَة)، (١٢٥٠ ھ)۔
- (كتابُ الصَّيد)، (١٢٥٠ ھ)
- (كتابُ الرَّهْن)، (١٢٥٠ ھ)
- (كتابُ الجَنايَات)، (١٢٥٠ ھ)
- (كتابُ الدِّيات)، (١٢٥٠ ھ)
- (كتابُ المَعاقِل)، (١٢٥٠ ھ)
- (كتابُ الوَصايَا)، (١٢٥١ ھ)
- (كتابُ الخُنثَى)، (١٢٥١ ھ)
- (كتابُ الفَرائض)، (١٢٥١ ھ)، (انتہا و تکمیل: ١٨ جُمادی الاولی)۔

نتیجہ و خلاصہ:

تواریخ کی ان تفصیلات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اس کتاب کی ابتدا سے لے کے تکمیل تک کے تمام مراحل کی کل مدتِ تصنیف تقریباً سولہ سال بنتی ہے۔



طوالع الأنوار میں کتب و ابواب کی تقسیم

شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب ایک فقہی متن کی شرح کے طور پر لکھی ہے، اس لیے فطری طور پر وہ اسی ترتیب کے پابند بن کر چلے ہیں جو ماتن کی کتاب کی تھی۔ کتب کے عناوین،

اَبواب بندی اور فصول وغیرہ وہی ہیں جو ماتن کی ہیں۔ البتہ بعض جگہ ایسا ہوا ہے کہ بحث بہت طویل ہوگئی ہے اور راقم نے بعض ذیلی عناوین قائم کردیے ہیں تاکہ قارئین کو کسی بحث تک پہنچنے میں آسانی ہو، لیکن ایسا بہت کم ہے۔ خیال ہے کہ اگر آئندہ موقع مل سکا تو جس طرح علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے موقع مناسبت سے مطالب قائم فرمائے ہیں، اسی طرح موقع بموقع طوالع الاَنوار میں بھی عناوین قائم کردیے جائیں۔ وما ذلكَ علَى اللهِ بعَزيز.

مسائل کی وضاحت میں شرح کا منہاج

گذشتہ سطور میں یہ بات سامنے آچکی ہے کہ اس طویل کتاب کو لکھنے میں سولہ سال کا عرصہ صرف ہوا، اور مستزاد یہ کہ حالات بھی ایک جیسے نہیں رہے۔ کچھ عرصہ مکہ مکرمہ میں رہے۔ ابتدا مدینہ منورہ میں ہوئی۔ پھر یمن جانا پڑا۔ بعدازاں دوبارہ مدینہ منورہ میں آئے توکئی سارے منصب اور ذمہ داریاں نبھانی پڑیں۔ اس سب کے دوران ہی شرح کا کام بھی چلتا رہا۔ اور کیا عجب کہ اسی دورانیے میں دیگر تصنیفات بھی زیرِ قلم رہی ہوں۔

طبعی بات ہے کہ یہ تمام اُمور آپ کی تصنیف کے اُسلوب پر بھی اثرانداز ہوئے۔ پھر یہ بھی سامنے رہے کہ آپ نے ابتدا کتاب الطہارت سے نہیں کی، کہ تمام شراح انہی اَبواب سے ابتدا کیا کرتے ہیں، اور طویل کتاب کی شرح بسا اَوقات مکمل ہونے سے رہ جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے کتاب کی ابتدا (كتاب البيوع) یا (كتاب الزّكاة) سے کی۔

علاوہ ازیں کتب کی دستیابی یا کسی کتب خانے تک آسانی سے رسائی بھی تصنیف پر اثر انداز ہونے والا ایک قوی عامل ہے۔ چنانچہ اسی لیے کچھ اَبواب میں شرح کا انداز بالکل اختصار کا ہے۔ اور بعض جگہوں پر متوسط انداز اختیار کیا گیا ہے، اور آخر میں طویل اَبحاث بھی ملتی ہیں۔ انہی اُمور پر تفصیلی روشنی ڈالنے کے لیے ہم نے «كحل الأبصار» میں ایک بحث صرف مقارنہ کرنے کے لیے مختص کی ہے، چنانچہ اس میں حاشیۂ حلبی، حاشیۂ طحطاوی، حاشیۂ ابن عابدین اور طوالع الانوار کا مقارنہ پیش کیا گیا ہے۔ بعض مقامات ایسے ہیں کہ طحطاوی کی اَبحاث سب سے طویل ہیں، اور اکثر جگہ شیخ محمد عابد سندھی کی شرح طویل ترین ہے۔

دوسرا اہم امر یہ ہے کہ طوالع الانوار کے جتنے بھی نسخے دستیاب ہوسکے، جن میں مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ بھی ہے جو مکتبہ طوپ کاپی سرائے میں موجود ہے، کسی میں بھی حصکفی کے

لکھے گئے مقدمے کی شرح نہیں ہے۔ تمام نسخوں کی ابتداکتاب الطہارۃ کی شرح سے ہوتی ہے۔ اب یا تو شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمے کی شرح لکھی نہیں، جیسا کہ ظاہری گمان یہی ہے، اور یا پھر لکھی تو تھی، مگر دستیاب نہ ہوسکی۔ بہر حال، کتاب کی تحقیق کے دورانیے میں ہمیں جستجو رہی کہ کہیں سے یہ حصہ بھی دستیاب ہوجائے تو اسے بھی شامل کرلیا جائے، مگر ابھی تک یہ خواہش تشنہ ہے۔ ولعلَّ اللهَ يُحدِثُ بعدَ ذلكَ أمرًا.

ایک موہوم سی امید ہے اور اللہ تعالی کی رحمت سے کچھ بعید نہیں کہ وہ خواب حقیقت بھی بن جائے، کہ اس کا مقدمہ دستیاب ہو، اور اس کی تحقیق اور اخراج کی سعادت نصیب ہوجائے۔ اس امید کی بنیاد مکتبہ خدا بخش، پٹنہ، ہندوستان کی جانب سے شائع کردہ وہ کتابچہ ہے جس میں مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ کی دہلی میں واقع خانقاہ کے مخطوطات کی فہرست شائع کی گئی ہے۔ اس میں صفحہ نمبر (۱۸) پر یوں درج ہے: [«التَّقْرير الواضِح والقول الشَّارح»: مقدَّمة طوالِع الأنوَار، للشَّيْخ محمَّد عابد السِّنْديِّ].

کسی غیر موجود کتاب کا یوں اندراج ہوجانا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ لیکن اگلا مرحلہ طے کرنا بہت مشکل ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے آپسی عوامی تعلقات اگرچہ باہم شیر وشکر ہونے کے ہیں، لیکن حکومتی سطح پر ہمیشہ ہی سے کشیدگی کا شکار رہے ہیں۔ چنانچہ وہاں جا کر کھوج لگانے کی تو کوئی صورت ممکن نظر نہیں آتی۔ حضرت مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی صاحب دامت برکاتہم کے بعض متوسلین سے دہلی میں رابطہ ہوا، تو انھوں نے اپنی سی کوشش کہ کتاب کا کچھ سراغ لگے، لیکن بسیار تلاش کے باوجود تاحال ابھی تک کچھ نہیں مل سکا۔ نہ معلوم کتاب نظر سے مخفی رہ گئی، یا خدانہ کرے ضائع ہوگئی ہے، یا چوری ہوگئی ہے۔

بہر حال، کتاب کی خدمت کے آخر تک مقدمے کی شرح دستیاب نہیں ہوسکی، اس لیے راقم نے حلبی کی تحفۃ الأخیار، طحطاوی کے حاشیے اور ابن عابدین شامی کے حاشیے کے ساتھ دیگر مراجع اور فقہی مصادر سے استفادہ کرکے مقدمے کی شرح لکھی ہے، اور «كحل الأبصَار» کا حصہ ہے۔

شیخ محمد عابد سندھی نے مسائل شتَّی اور ذیلی فصول میں تو حصکفی کی مکمل اتباع کی ہے، لیکن کئی جگہوں پر حسب ضرورت درج ذیل عناوین قائم کرکے عبارت کی شرح ذکر کی ہے:

❖ [بحثٌ فِي ....]،

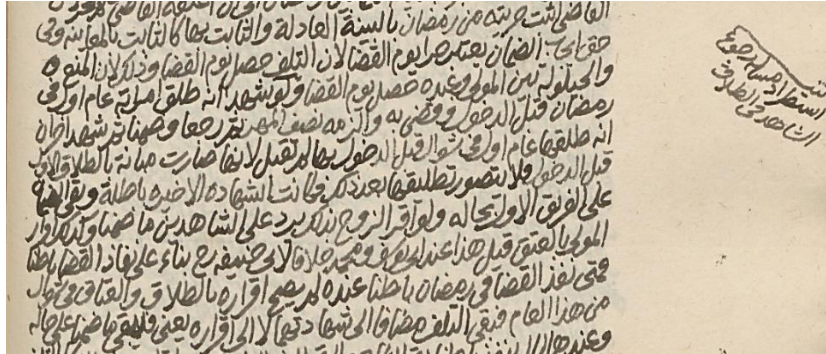
- ❖ و [فائدَةٌ]،
- ❖ و [مسَائل]،
- ❖ و [مطلَبٌ]،
- ❖ و [قِفْ على ...]،
- ❖ و [عجيبَةٌ]،
- ❖ و [فرُوْع]،
- ❖ و [تَنْبِيهٌ]، وغير هؤُلاء.

ان تمام الفاظ کے استعمال کرنے میں شیخ محمد عابد سندھی کے پیشِ نظر کوئی خاص مقصد ہوتا ہے جیسا کہ ابن عابدین شامی کی قائم کردہ اصطلاحات سے ان کی کوئی خاص غرض ہوتی ہے، چنانچہ :

- ☜ علامہ سندھی اَبواب وفصول کی ذیلی اَبحاث کو مطالب ومباحث میں تقسیم کر دیتے ہیں۔
- ☜ اگر کسی موضوع پر گفتگو طویل ہو جائے، اور اس میں کوئی علمی مناقشہ سامنے آ جائے،
- ☜ یا کسی اجمال کی تفصیل کرنی مقصود ہو،
- ☜ یا کسی نکتے پر اِستدراک کرنا ہو،
- ☜ یا کسی قول کی تصحیح کرنی ہو،

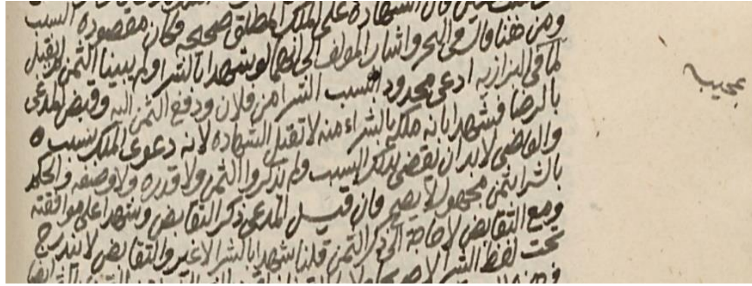
تو ان تمام صورتوں میں وہ : [المَطْلَب] کی اصطلاح استعمال کریں گے۔ اور ان کے علاوہ دیگر اُمور میں «بحث» یا : «المبحَث» کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

❋ ایسے ہی [تَنْبیه] کا لفظ مسائل کے ایک مجموعے کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔



❋ علاوہ ازیں : [فائدةٌ: في مسائل ...]، کا عنوان بھی جا بجا قائم کرتے ہیں۔ اور عموماً فقہی جزئیات جمع کرنے سے پہلے کرتے ہیں۔

❋ کبھی کبھار مطلوبہ بحث کو بیان کرتے ہوئے [عجيبة] کا طرفی عنوان بھی قائم فرماتے ہیں۔



❋ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ متون کی شرح کرنے میں دو قسم کے اُسلوب اپنائے جاتے ہیں۔

- ایک تو یہ کہ صفحے کے اوپر اوپر متن ذکر کیا جائے، اور جس لفظ کی تشریح کرنی مقصود ہو، حاشیے میں [قوله: ...]، کہہ کر اس کی شرح کر دی جائے۔
- دوسری صورت یہ ہے کہ مکمل متن کی شرح اس طریقے سے کی جائے کہ متن کا کوئی ایک لفظ بھی نہ چھوٹ پائے۔ ظاہر ہے کہ یہ طریقہ زیادہ طوالت کا تقاضا کرتا ہے اور اس میں محنت بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے، اس لیے کہ مکمل کتاب کی ہر ہر عبارت کو حل کیا جاتا ہے۔ فائدہ یہ ہوتا ہے کہ استفادہ کرنے والے کو آسانی ہو جاتی ہے۔

پھر اس میں دو صورتیں ہوا کرتی ہیں۔ ایک یہ کہ مکمل متن کی شرح کرتے وقت متن کو شرح سے ممتاز رہنے دیا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ متن کو شرح میں اس طرح ملا دیا جاتا ہے کہ متن اور شرح کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے، اور اگر قاری کو پہلے سے خبر نہ ہو تو وہ دونوں کو ایک مسلسل اور مربوط عبارت سمجھتا ہے۔ چنانچہ مکمل متن کی شرح کے دو اُسلوب ابھر کر سامنے آئے ہیں :

- متن کو شرح سے ممتاز کر دیا جائے۔ اسے : (ممزوج شرح) کہتے ہیں۔
- متن کو شرح سے ممتاز نہ رہنے دیا جائے۔ اسے : (بسط والی شرح) کہتے ہیں۔

شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے (ممزوج شرح) والا اُسلوب اپنایا ہے، چنانچہ انہوں نے حاشیے کی

صورت میں شرح نہیں کی، بلکہ تمام متن کو بنیاد بنایا ہے۔ اسی وجہ سے ان کی کتاب علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح سے کہیں زیادہ تفصیل اختیار کرگئی ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح میں مختلف کتب سے استفادہ کرتے ہوئے ان کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کچھ رموز مقرر کر لیے ہیں، لیکن شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرز کو اختیار نہیں کیا، بلکہ جس کتاب سے اخذ کیا ہے اس کا صراحتًا ذکر کر دیا ہے۔

طوالع الأنوار میں کتاب کے مشکل مقامات سے سرسری اشارہ کرکے آگے نہیں گئے، بلکہ جو نکتہ جتنا پیچیدہ اور مشکل سمجھا گیا، اسے اسی قدر تفصیل سے حل کیا ہے۔

علمی بحث میں تنقید اور تعقب جزو لازم ہے، چنانچہ ترکیبی اعتبار سے یا فقہی اعتبار سے جہاں کوئی رخنہ پایا، وہاں شیخ عابد سندھی نے تعقبات بھی کیے ہیں۔ اندازہ ہوتا ہے کہ ان تعقبات میں شیخ رحمتی کی شرح ان کی ہر دم رہنما رہی ہے۔

مکمل کتاب کے مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ شیخ عابد سندھی کا اس شرح سے یہ مقصود تو نہیں تھا کہ ہر ہر فقہی مسئلے کے ساتھ اس کی کتاب و سنت کی نصوص سے دلیل بھی ذکر کی جائے، بلکہ ان کا مقصد یہ رہا ہے کہ متعلقہ موضوع سے متعلق فقہی جزئیات کو مقدور بھر اکٹھا کر دیں، لیکن ان کا مخفی جوہر رہ رہ کر ابھر آتا ہے۔ چنانچہ ان کا علم حدیث میں ملکہ اور مہارت ان کی تحریرات سے جگہ جگہ چھلکتا ہے۔

استدلال بالنصوص کو مکمل کتاب کا اُسلوب قرار دینا تو درست نہ ہوگا، لیکن بعض مقامات پر ان کا سیال قلم حدیثی جواہر بکھیرے بغیر رکتا بھی نہیں۔ اس کی مثالیں تو کتاب میں کئی جگہ بکھری ہوئی ہیں، یہاں صرف ایک مثال ذکر کی جاتی ہے جہاں علامہ شامی نے بحث کو دو سطروں میں سمیٹ دیا ہے، لیکن اسی مقام پر شیخ محمد عابد سندھی کے قلم کی جولانی دیکھنے کے قابل ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

[بحثُ عُقوبَة تارِك الصَّلاةِ عَمْدًا]

نصُّ ابن عابدِين:

(قَوْلُهُ: وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ يُقْتَلُ (بِصَلَاةٍ وَاحِدَةٍ)). وكذا عند مالكٍ وأحمدَ. وفي روايةٍ عن أحمدَ: وهي المختارَة عند جُمهور أصحابه: أنَّه يُقتَل كفرًا. وبسَط ذلك في «الحِلْيَة». اهـ.

نصُّ عَابِدٍ السِّنْدِيِّ:

(عِنْدَ الشَّافِعِيِّ) ومالكٍ: (يُقْتَلُ) تاركُ الصَّلاة (بِصَلَاةٍ وَاحِدَةٍ) لو تَرَكها. والصَّحيح عنده: أنه يُقتل بتَرك الصَّلاة رابعةً. وقيل: ثانيةً، ويضيق وقتها. كذا في «الوَسِيط».

وإذا قتل: يقتل بضرب عنقه بالسَّيف، عند مالك وأحمَد، وفي الصَّحيح عند الشَّافعية. وقال بعضُ المالكيَّة والشَّافعية: ينخس بالسَّيف، أو بالحَديد؛ حتى يصلِّي، أو يمُوت.

ثم اختَلفوا: فِي أنَّه يُقتَل حدًّا أو كُفرًا؟.

فذهَب جُمهور العُلماء، منهم أئمَّتُنا ومالك والشَّافعي، وأحمد في روايةٍ: أنَّه لا يكفر. وإذا قتل: قُتِل (حَدًّا)، فِي المَشهُور مِن مَذْهَب مَالكٍ. وبه قال الشَّافعيُّ. وكذا عند أحمَد في هذه الرِّواية، المُوافقة للجمهور، في عدم التكفير.

ثم إذا مات بعد قتله: غسل وصلي عليه، ودفن في مقابر المسلمين؛ لأنه مسلمٌ. وقيل: لا يغسل، ولا يصلى عليه، ولا يرفع نعشه، ويطمس قبره إهانةً له، بإهماله الفرض الأعظم، الذي هو شعار الدين.

ثم المشهور من مذهب مالكٍ: أنه يؤاخذ في آخر الوقت الضروري، لا الاختياري. فإن امتنع عن فعلها، وقال: لا أصلي: هدد وضرب؛ ليصلي. فإن لم يصل: قتل. وإن امتنع فعلًا، لا قولًا: فظاهر مذهبه القتل.

(وَقِيلَ): يقتل (كُفْرًا)، فلا تصح الصَّلاة عليه. ويمنع منها، ولا يدفن في مقابر المسلمين؛ لأنه كافرٌ. ولذا ذهب **جماعةٌ من الصَّحابة** ومن بعدهم، إلى تكفير من تركها متعمِّدًاو حتى خرَج جميع وقتها، منهُم:

- عمر بن الخطاب،
- وعلي ابن أبي طالب،
- وعبد الله بن مسعود،
- وعبد الله بن عباس،

- ومعاذ بن جبل،
- وجابر بن عبد الله،
- وأبو الدرداء، رضي الله عنهم.

ومن غير الصَّحابة:

- عبد الله بن المبارك،
- وأحمد بن حنبل، في الرِّواية المَشهُورَة عنه، وهي المختارة عند جمهور أصحابه،
- وإسحاق بن راهوية،
- وإبراهيم النخعي،
- والحكم بن عتيبة،
- وأبو أيوب السَّختيانِي،
- وداود الطيالسي[(١)]،
- وزُهَيْر بن حَرب،
- وابن حبيب من المالكية.
- وإليه ذهب بعض أصحاب الشَّافعي.

واستدلُّوا في تكفيره، [١٤١/أ] بما أخرجَه الترمذي وابن حِبَّان، عن بُرَيدة بن الحصيب قال: قال رسولُ الله ﷺ: «اَلعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ الصَّلَاةُ».

والضمير في «بينهم»، يعود على الكفار أو المنافقين، يعنى: فما داموا يصَلُّوْن: فعَهدُنا بحَقْن الدِّمَاء باقٍ لهُم.

وأخرج ابن ماجَه، عن أبي الدَّرْدآء رضي الله عنه قال: «أوصانِي خَليلى ﷺ: **أَنْ لا أترُك الصلاة المكتوبة متعمِّدًا؛ فمَن ترَكَها مُتعمِّدًا: فقد بَرِئَتْ منه الذِّمَّة**».

وأخرَج التِّرمذيُّ بسَندٍ صحيح، والحاكم، عن أبي هُرَيرة رضي الله عنه قال: **كان أصحاب رسول الله ﷺ لا يرَوْن شيئًا من الأعمال، تركه كفرٌ، غير الصَّلاة**».

(١) كذا في المخطوط. والصحيح: «أيوب السَّختيانِي، وأبو داود الطيالسي ...».

قلتُ: إن كان تاركها جَاحِدًا: فلا خلافَ في تكفيره. وإن لم يجحَد فرضيتها: فقد مر، أنَّ الجُمهور لا يرَوْنَ تكفيرَه، فلا يُقتَل.

ولا يشكل، قول من استدل على جواز قتله، بقوله ﷺ: «**أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ، حَتَّى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَيُقِيْمُوْا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ**». فرتب العصمة على أشياء، لا تحصل إلا بحصول مجموعها، وتنتفي بانتفاء بعضها؛

لأنه يجاب عنه: بأن المقاتلة مفاعلةٌ، من الجانبين؛ فهي لا تستلزم إباحة القتل؛ فإن نصب تارك الصلاة لنا قتالًا: قاتلناه. وإن لم ينصب: هل يقتل عليها أم لا؟. فما استدلوا به ساكتٌ عنه.

وأمّا قوله تعالى: ﴿فَٱقْتُلُوا۟ ٱلْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ﴾، إلى قوله: ﴿فَإِن تَابُوا۟ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا۟ ٱلزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا۟ سَبِيلَهُمْ﴾ [التَّوبة: ٥]، فظاهره يقتضي: أن من لم يصل ولم يؤت الزكاة: لا يخلى سبيله، فيجوز قتله،

فيُجَاب عنه: بأنَّ قولنا: «لا يخلي سبيله»؛ يشمل المقاتلة والقتل. والمحتمل لأمرين، لا يستدل به على أحدهما عينًا، على أنه مفهوم مخالفه.

وكذا قوله صلى الله تعالى عليه وسلم: «**إِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ**». ومفهومه: أن من لم يصل: لم ينه الله عن قتله.

فيقدَّم على هذا المفهوم، ما أخرجه الشيخان، عن ابن مسعودٍ رضي الله عنه، أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: «**لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: كُفْرٍ بَعْدَ إِيْمَانٍ، وَزِنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ، وَقَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ نَفْسٍ**».

وفي لفظٍ: «**لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ، إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلجَمَاعَةِ**».

وإلى هذا أشار الشَّيخ أبو الحسَن عليُّ بنُ المفضَّل المَقْدِسِيُّ، حيثُ قالَ:

خسر الـذي ترك الصلاة وخابا
وأبى مـعـادًا صـالـحًا ومـآبـا

إن كـان يجـحدها فحسبك أنه
أمـسى بربـك كافـرًا مـرتـابـا

أو كان يتركـها لـنوع تـكاسل
غطى على وجه الصواب حجاباً

فـالـشافـعي ومـالكٌ، رأيـا لـه
إن لـم يـتـب حد الحسام عقابا

وأبو حَـنـيفـة قال: يـترك مـرةً
همـلًا، ويـحبس مـرة إيـجـابـا

والظـاهـر المـشهور من أقواله
تـعـزيـره زجـرًا لـه وعـقـابـا

والـرأي عـندي أن يـؤدبـه الإ
مـام بكـل تـأديـبٍ يراه صوابا

ويـكف عـنه القتل حال حياته
حـتى يلاقي في المآب حسـابا

فالأصل عصمته، إلى أن يمتطى
إحدى الثلاث إلى الهلاك ركابا

الكـفر، أو قـتل المكافي عامدًا
أو محـصنٌ طلب الزنا، فأصابا

وقال غيره:

في حكم من ترك الصلاة وحكمه
إن لـم يقـر بِها كـحـكم الكافـر

فـإذا أقـر بها وجــانــب فـعلـهـا
فالـحكـم فـيه للـحـسام الباتـر

وبه يـقـول الـشـافعي، ومـالـكٌ
والحـنـبلي تـمـسكـا بالـظـاهـر

وأبـو حـنيفـة لا يـقـول بقـتـله
ويقول بالحـبس الشـديد الـزاجر

المـسلـمون دمائـهـم معـصـومـةٌ
حـتى تـراق بمـستـنـيـرٍ بـاهـر

مثل الـزنـا، والقـتل في شرطيهما
وانظر! إلى ذاك الحـديث السافر

هـذه مـقالات الأئـمـة كـلـهـم
وأصحـهـا مـا قـلـتـه في الآخر

وَأُجِيْبَ: بأنَّ قوله ﷺ: «التَّارِكُ لِدِينِ»، يقتضي قتل تاركِ الصَّلاة؛ لأنَّها رُكن الدِّين الأعظَم، لا سيَّما، إنْ قُلنا: إنَّه كافرٌ، فقد ترك الدين كله، وإن قلنا: إنَّه غير كافرٍ: فقد ترَك عمودَ الدِّين. وقد جاء في الحَديث أنَّه: «لَا حَظَّ فِي الإِسْلَامِ، لِمَن تَرَكَ الصَّلَاةَ».

قال الحافظ ابن حجر: ومن أقوى ما يستدل به على عدم كفره، حديث عبادة، رفعه: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ، كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى العِبَادِ».

وفيه: «مَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ: فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ. إِنْ شَاءَ: عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ: أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ». أخرجه مالك وأصحاب السنن. وصحَّحه ابن حبَّان وابن السَّكن.

فإذا صحَّ عدَم كفره: صحَّ عدم [١٤١/ ب] قتلِه؛ لأنه لم يكفر؛ فلا يدخل في قوله: «كفر بعد إيمان»، ولم يترك مجموع دينه.

فإنَّ الدِّين إمَّا عبارةٌ عن اعتقاد الشَّهادتين والتلفُّظ بِهما، أو المركَّب من ذلك، مع

الصَّلاة والصيام، عند من قال: الإيمان قولٌ وعملٌ. وبتَركِه لواحدةٍ من أمُور دينِه، غير جَاحدٍ لفَرضيَّته، لا يُقال بكُفْرِه، فتأمَّل. واللهُ أعلَمُ». انتَهى كلامُ السِّنديِّ الطَّويل.

یہ ایک مثال شیخ عابد سندھی کے حدیثی اُسلوب کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے۔ واللہ الموفق۔

چونکہ طوالع الانوار درج ذیل تین کتابوں پر مشتمل ہے:

- تمرتاشی کی «تنویر الابصار»۔
- حصکفی کی «الدر المختار»۔
- عابد سندھی کی «طوالع الأنوار»۔

اس لیے ممزوج شرح کرتے وقت اس بات کی رعایت بھی ضروری تھی کہ تینوں کتابوں کی عبارت باہم ایک دوسرے سے ممتاز رہیں، اور قاری بسہولت جان سکے کہ کس مصنف کی عبارت کتنی ہے، اور کہاں سے کہاں تک ہے؟ چنانچہ اس چیلنج سے شیخ محمد عابد سندھی نے نپٹنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا کہ مختلف رنگوں اور لکیروں کا استعمال کیا، چنانچہ:

- تمرتاشی کے متن «تنوير الأبصار» کو سرخ رنگ سے لکھا۔
- حصکفی کی شرح «الدُّر المُختار» کو سیاہ رنگ سے لکھا، اور اس کے اوپر سرخ لکیر کھینچی۔
- اور اپنی شرح «طوالع الأنوار» کو سیاہ رنگ کی روشنائی سے لکھا[(۱)]۔

اس مقام پر اس جانب توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ یہ کتاب ابھی تک طبع نہیں ہو سکی اور عام طلباء وعلماء اور دارالإفتاء کے مفتیان کرام کی دسترس سے دور ہے، اور کہیں درس وتدریس کی نوبت بھی نہیں آ سکی، اس لیے کتاب کے مزایا کا مزید نکھرنا باقی ہے۔

اور حق یہی ہے کہ اس کے مطالعے کا حق تبھی ادا ہوگا جب سرسری نگاہ سے نہیں، بلکہ تسلی سے وقت دیا جائے۔ دیگر شروح سے تقابل بھی ہو، اور تنقیدی نظر اور غور وفکر کا بھرپور استعمال کیا جائے۔ امید ہے کہ اس سب کے بعد کتاب کے ان اصطلاحی الفاظ تک کی تفصیلات، جو اپنی سلوٹوں میں کئی علمی ذخائر کو چھپائے ہوئے ہیں، کما حقُّہ سامنے آ سکیں گی۔

---

(۱) آئندہ دو صفحات کا عکس دیا جا رہا ہے، جس سے صرف اس صنعت کے ساتھ کتاب کو مرتب کرنے میں خرچ کی جانے والی مصنف کی محنت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ فقہی وعلمی صلاحیت مستزاد ہے۔

كتابةٌ أوَّليَّة مِن لوحَة رقم (٣٤٣/ أ)، ويظهر فيها البياضَات المتعدِّدة

كتابةٌ جَديدَةٌ مِن لوحَة رقم (٣٤٣/ أ)، وتظهر فيها العبارَة الملوَّنة

معلوم ہوتا ہے کہ ایک مرتبہ شرح لکھی، لیکن اس میں اس قدر زیادتی کرنی پڑی کہ حواشی میں جگہ ناکافی معلوم ہوئی، اس لیے نئے سرے سے صفحے کو لکھا۔ اور پہلی مرتبہ اس طرح لکھا جاتا تھا کہ صرف شرح کی عبارت لکھی جاتی، اور متن لکھنے کے لیے اس عبارت کے بقدر جگہ خالی چھوڑ دی جاتی تاکہ صفحہ مکمل ہونے کے بعد وہاں متن لکھا جا سکے۔ اور کچھ نہ بھی ہو، تو بھی صرف ان باریکیوں کی رعایت سے چند صفحات لکھنا ہی اچھی خاصی ذہنی ورزش ہے، چہ جائے کہ اتنی طویل شرح لکھنا جس کا کام آج کے طباعتی انداز سے پچیس ہزار صفحات سے زائد میں پھیلا ہوا ہو۔ سچ ہے کہ دین کے کام کیے نہیں جاتے، لیے جاتے ہیں۔ وهو الموفّق لكلّ خير.

آخر میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ طوالع الأنوار میں شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے مصادر ومراجع کی جانب ایک اشارہ کردیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ عظیم شرح کثرتِ مصادر ومراجع سے مالا مال ہے، خواہ وہ کتب تفسیر کی ہوں یا حدیث کی، تاریخ کی ہوں یا أسماء رجال کی، أصول فقہ کی ہوں یا أصول حدیث کی، فقہ کی ہوں یا أصول حدیث کی، لغت وادب کی ہوں یا طب کی، لغات کی ہوں یا معاجم وغیرہ دیگر علوم وفنون کی۔

کچھ عرصہ پہلے شیخ لؤی بن عبد الرؤوف خلیلی حنفی کی ایک کتاب: «لآلي المحار، في تخريج مصادِر ابن عابدين في حاشيته ردِّ المُحتار» سامنے آئی ہے، جس میں علامہ شامی کی شرح کے مصادر کا بہت خوب صورت تعارف کروایا گیا ہے۔ کتاب کی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ شامی کے مراجع ومصادر پانچ سو کے لگ بھگ رہے ہیں، جو یقیناً ایک بڑی تعداد ہے۔

ضرورت ہے کہ اسی طرح شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عظیم الشان شرح کے مصادر کا بھی تفصیلی تعارف کروایا جائے۔ اور اس میں شک نہیں کہ علامہ سندھی کے مصادر ومراجع کی تعداد علامہ شامی سے زیادہ ہے۔ اللہ کرے یہ عظیم خزانہ جلد از جلد چھپ کر طلباء کے ہاتھوں تک پہنچے۔ آمین۔

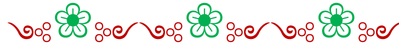
علمائے کرام کے ہاں «طوالع الأنوار» کی قدر ومنزلت

علامہ عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیفات اور خصوصاً اس موسوعی کتاب کی تالیف کی وجہ سے اپنے معاصرین سے فائق تر شمار کیے جا سکتے ہیں، خصوصًا متفرق مباحث کو جمع کرنے اور بکھری ہوئی أبحاث کو اکٹھا کرنے میں آپ نے جس ژرف نگاہی کا ثبوت دیا ہے، وہ آپ ہی کی کتاب کا خاصہ ہے۔ گوکہ آپ کی کتاب اب تک کہیں نہیں چھپی، اور علامہ شامی کی کتاب طبع ہو کر طلبائے کرام

اور علمائے عظام کے ہاتھوں میں پہنچ چکی تھی، جس کی وجہ سے یہ مزید پردۂ خفا میں چلی گئی، لیکن اس سب کے باوجود آپ کی کتاب علماء کرام کی نگاہوں سے بالکل اوجھل نہیں رہی۔

«کحلِ الأبصار» میں، شیخ عبدالقادر رافعی، صاحبِ «تقریرات الرافعی»، علامہ محمد محسن بن یحیی ترہتی، شیخ محمد بخیت مطیعی شیخ جامعۃ الأزہر اور علامہ اَبو الوفاء افغانی رحمۃ اللہ علیہم جیسے اساطینِ علم کے اقوال نقل کر دیے گئے ہیں۔ مراجعت کی جا سکتی ہے۔

خلاصہ یہی ہے کہ اس کتاب میں بہت کم جزئیات جمع ہونے سے رہی ہوں گی، مقدور بھر سب کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مذہبِ حنفی کی اکثر فروع کو واقعات وفتاوی کے مسائل کے استیعاب کے ساتھ اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

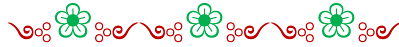


مخطوطاتِ «طوالع الأنوار»

طوالع الأنوار جیسی عظیم الشأن کتاب ابھی تک طبع نہیں ہو سکی۔ اس کے مختلف مخطوطات دنیا کی مختلف لائبریریوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ اس کتاب کا مصنف کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نسخہ بھی موجود ہے، جو طوب کاپی سرائے کے کتب خانے میں محفوظ ہے، اور آج کل ایک میوزیم کی صورت اختیار کرچکا ہے۔

علاوہ ازیں، مصر، ترکی، سعودی عرب، ہالینڈ، پاکستان اور ہندوستان میں اس کے بعض مکمل اور غیر مکمل مخطوطات پائے جاتے ہیں۔ کتاب کے مخطوطات کا تعارف ایک ضروری امر ہوا کرتا ہے، لیکن چونکہ کتاب کی تحقیق کا کام بحمداللہ تعالی مکمل ہوچکا ہے، اور محقق کا مقدمہ بھی مکمل لکھا جا چکا ہے، جس میں اس نوعیت کی تمام تفصیلات درج کر دی گئی ہیں، اس لیے ان تفصیلات کو یہاں بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

البتہ یہ بات ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے کافی حصوں پر دنیا بھر کی مختلف یونیورسٹیوں میں تحقیقی مقالہ جات لکھے گئے ہیں، اور لکھے جا رہے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے کی ابتدا پاکستان کی جامشورو یونیورسٹی سے ہوئی، تقریبا پانچ مقالے تو یہیں لکھے گئے۔ علاوہ ازیں مصر میں جامعۃ الأزہر، اور کویت اور اردن کی یونیورسٹیوں میں بھی اس کے مختلف حصوں پر ایم فل، اور پی ایچ ڈی کے مقالے لکھے گئے ہیں۔ جن مقالہ جات کی اطلاع ہو سکی، ان کی تعداد پینتالیس (٤٥) ہے، اوران کی تمام تفصیلات «کحل الأبصَار» میں بیان کی جا چکی ہیں۔



شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ تک راقم کی علمی سند

شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی حیثیت فقیہ ومحدث ومفسر کے ساتھ ساتھ مُسنِد کی بھی تھی۔ دور دور سے لوگ آپ سے آ کر حدیث شریف کی کتب پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ ہندوستان کے علماء کرام نے بھی آپ کے ہاں حاضر ہوکر حدیث شریف پڑھی اور حدیث کی اجازت لی ہے۔

چنانچہ علمائے دیوبند کے سرخیل حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاذِ حدیث جناب حضرت شاہ عبد الغنی مجددی دہلوی (ت: ١٢٩٦ھ) نے مدینہ منورہ میں (١٢٥٠ھ) میں عنفوانِ شباب میں آپ کی خدمت میں حاضری دی، اور بخاری شریف کے ساتھ دیگر کتب حدیث کے اَوائل پڑھ کر اجازتِ حدیث حاصل کی۔ اس طرح علمائے دیوبند کا حدیث کا سلسلہ بھی شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے متصل ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرصہ مدینہ منورہ میں رہ کر مسجدِ نبوی میں علوم وفنون کی تدریس بھی کی تھی، اس لیے آپ کو ایسے مدنی شیوخ سے بھی اجازتِ حدیث حاصل ہے جو دیگر معاصرین کو حاصل نہیں ہو سکی۔ چنانچہ آپ کے مدنی شیوخ میں ایک مشہور نام شیخ عبد الجلیل برَّادہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ہے۔ اور گذشتہ سطور میں گذر چکا کہ وہ کافی عرصہ شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے: «لازمَه وجَاورَه»، نہ صرف ساتھ رہے بلکہ ان کے ساتھ چمٹے رہے، یعنی خوب استفادہ کرتے رہے۔

اور راقم کے تقریبا بارہ اساتذہ کرام ایسے ہیں جو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔ اور حضرت مدنی کی ایک سند تو مشہور ہے جو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے ہے، کہ وہ حضرت نانوتوی اور حضرت گنگوہی سے روایت کرتے ہیں، اور وہ شیخ عبد الغنی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے، اور وہ شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس طریق میں راقم اور شیخ سندھی کے درمیان چار واسطے آتے ہیں۔ جب کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی مَدنی سند میں یہ واسطے تین رہ جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے راقم اور شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے مابین میرے اساتذہ، پھر حضرت مدنی، پھر شیخ عبد الجلیل برَّادہ ہی ہیں۔

اور شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ خود فرمایا کرتے تھے: «لِمِثْلِي فَلْيُسْعَ؛ لأنَّ بَيْنِي وبينَ البُخَارِيِّ تِسْعَة»[1]. کہ میرے اور امام بخاری کے مابین صرف نو واسطے ہیں، تو ایسی سند والے سے پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اور امام بخاری کی عالی ترین سند ثلاثی ہے۔

تو ان سب کو جمع کرنے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور راقمِ سطور کے مابین صرف سترہ واسطے رہ جاتے ہیں۔ والحَمدُ للهِ الذِي بنعمتِه تتِمُّ الصَّالِحات.

(١) انظر: الكتَّانِي، «فَهْرِس الفَهارِس»: (٢: ٧٢٢).

راقم کی شیخ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے «طوالع الأنوار» کو روایت کرنے کی سند تو مذکورہ بالا ہی ہے، جو یقینا اجازتِ عامہ کے تحت داخل ہوکر حاصل ہوتی ہے۔ پھر آگے «الدُّرُّ المختار» تک کی سند، شیخ محمد عابد سندھی کے ثَبَت «حصر الشَّارد من أسانيد محمَّد عابد» کے بیان کے مطابق یہ ہے:

«وَأمَّا «**الدُّرُّ المُخْتَار، شَرْحُ تَنْوِير الأبصَار**»، و «**الدُّرُّ المُنْتَقَى، شَرْح المُلْتَقَى**»:

فأَروِيه عن عمِّي الشَّيخ مُحَمَّد حُسَيْن الأنصَاري السِّنْدِي، عن أبيه الشَّيخ مُحَمَّد مراد بن يَعْقُوب الأَنصَاري السِّنْدِي، عن الشَّيخ مُحَمَّد هَاشِم السِّنْدِي، عن الشَّيخ عَبْد القادر بن أَبِي بَكْر الصِّدِّيْقِي، عن الشَّيخ حَسَن العُجَيْمِي، عن مُؤَلِّفِهما. وهُو من روايةِ الأقرَان؛ فإنَّ كلًّا منهُما تلميذٌ لخَيْر الدِّيْن الرَّمْلِيِّ الحَنَفِيِّ». انتَهى كلامُه[1].



اس تحریر میں جن باتوں کو بیان کرنے کا ارادہ تھا، محض اللہ تعالی کے فضل اور توفیق سے وہ مکمل ہوئیں۔ چونکہ اس موضوع پر کافی تفصیل سے «كحل الأبصار» میں لکھا جا چکا ہے، اس لیے اپنی بعض دیگر اسانید، طوالع الاَنوار کے مخطوطات کی تفصیلات، اس موضوع پر لکھے گئے مقالہ جات کی تفصیلات وغیرہ، بہت سی باتوں کے موضوع سے متعلق ہونے کے باوجود، اختصار کے پیشِ نظر بیان نہیں کیا۔ اگر کوئی صاحبِ ذوق چاہے تو کتاب کے مقدمے کی مراجعت کر سکتا ہے۔ وَاللّٰهُ المُوَفِّق وَالمُعِيْن۔



(١) انظر: السِّندي، «حصر الشَّارد»: (١: ٤٢٨)، برقم (٥٣٨ – ٥٣٩)، بتحقيقي، وسيُطبَع إن شاءَ اللهُ تعَالى. واللهُ الموفِّق.

آخری عرض

آ ئندہ صفحات میں مقدمے کا خاکہ، تحقیق شدہ کتاب کے ابتدائی اور انتہائی صفحات، اور چیدہ چیدہ درمیانی صفحات بھی نذرِ قارئین ہیں، اس التماس کے ساتھ کہ اللہ تعالی سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی اس عظیم کتاب کے منظرِ عام پر آنے کے لیے ترقیاتِ کرامت فرمائے۔ اور اس کتاب کی خدمت میں گذرے لمحات کو میرے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے اور طلباء وعلماء اور مفتیان کرام کے واسطے سے پوری امت کے لیے نافع بنائے۔

وکتبَہ:

اَحسن اَحمد عبد الشکور

١٠ ربیع الثانی ١٤٤٧ ھ

ahsanahmad33@gmail.com



١

كحل الأبصار لمن يطالع طوالع الأنوار

بقلم
أحسن أحمد عبد الشكور

وفي أوله

لمحات من

التربية الفقهية

تأليف
الشيخ العلامة محمد عبد الحليم بن عبد الرحيم النعماني
رئيس قسم التخصص في علوم الحديث النبوي الشريف
بجامعة العلوم الإسلامية - بنوري تاون كراتشي

الجزء الأول

دار أحسن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الإِهْدَاءُ

أَوَّلا: إلى والدَيَّ المُكرَّمَيْن المُعَلِّمَيْن الأَوَّلَيْن، تعلَّمتُ الأدَب بخِدمَتِهما. كانَا مَدْرَسَتِي الأُوْلَى فِي التَّديُّن والأدَب والعِلْم،



وَثانيًا: إلى مَن منُّه طَارِفِي وتَالِدي، فعلمَّني وربَّانِي كوَالِدي، الشَّيْخ العلَّامة المُحدِّث المُحقِّق النَّاقد البصِيْر الدُّكتُوْر:

مُحَمَّد عَبْدُ الحَلِيم بِن عَبْدِ الرَّحِيم النُّعْمَانِيّ

رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى رَحْمَةً وَاسِعَةً. كانَتْ معرفَتِي بفَضِيلتِه نُقطةَ تحَوُّلٍ فِي حياتِي، أخَذَ بأَيْدِيْنا إلى سَبِيْل العِلْم والرَّشَاد، وغرَسَ فِي قُلوبنا حُبَّ العِلْم وأَهلِه، فتعَلَّمْنا على يدَيْه أدَبَ الخِلافِ مَع صَلابَة الرَّأْيِ، وعَرفْنَا حقيقَة الرُّسُوْخَ، فعلَّمَنا كالوَالِد الشَّفِيْق، وربَّانَا كالأبِ الحَنُوْن، وفتَّحَ أمامَنا الآفاقَ.

صِلتُنا به كانَت تَمْنَحُنا القوَّة للاسْتِقامَة والاستِمْرَار فِي رِحْلَة الحَياة بالشَّغَفِ والتَّحَدِّي، فعِشْنا فِي ظلِّه العاطِف منذُ الالتِحاق بالقِسْم، حتَّى وافاه الأجَل، وسيظَلُّ كامنًا فِي قُلوبنا حتَّى وافَانا الأجَل. فنقدِّمُ له جَميع كلماتِ الشُّكْر والتَّقْدير والمَحبَّة والعِرفَان، وهِي تكون قليلةً.

فجَزَاهُ اللهُ تَعَالَى، خيرَ مَا يُجْزِي المُحسِنين، وزَادَ نورًا وبركةً ورحمةً وكرَامَةً فِي الدَّارَيْن، وجعَل مثوَاه فِي أعلَى علِّيِّيْن. آمين، آمين، آمين.



الكتابُ في سطور

❁ «طوالِع الأنوَار، شَرْح الدُّرِّ المُختار»، للشَّيْخ محمَّد عابد السِّنديِّ، شَرْح معتبَر لـ : «تَنْوير الأبصَار»، وهو كتابٌ جامعٌ للمذهَب، مُحيطٌ بما تفرَّق في غيره من الكُتُب الكبار، من تأليفات عُمدة المتأخِّرين الأخيار، .... »، اهـ.

ميرزَا نورُ الله البخاريُّ، تلميذ شيخ الإسلام أحمد حكمَت عارف بك.

❁ «طوالعُ الأنوار»: وهو حَافلٌ جدًّا، استوفَى فيه غالبَ فُروْع مذهبِ أصحابه، واستَوعبَ مسائلَ الواقعاتِ والفَتاوى، بحيثُ إنَّه لو قيل: لَم يفُتْه منها إلَّا النَّزْرُ اليَسِيْر: لم يَبعُدْ ذلك كلَّ البُعْد.

العلَّامة المحدِّث محمَد مُحسِن بن يحيَى التُّرْهَتِّي.

❁ إنَّ «طوالِع الأنوَار»، أكبَر كتاب فقهيٍّ من كتُب الفِقْه في جَميع المَذاهِب، ويُرجَى من طباعته ونَشْره فائدةٌ عظيمةٌ للقوم، لكن مَن يقومُ لهذا العمل الجليل؟، ومَن يتحلَّى بِهذه الشَّجَاعة؟، ويُطبع الكتابَ الذي يخرُج في أربَعين أو خَمسِين مجلَّدًا..!؟. فإذاما خرَج الكتاب إلى النُّوْر: يقَع الانقِلابُ فِي العالَم الحنفيِّ، وتجري بحُور العِلم. ظهورُهُ محالٌ فيمَا يبدُو، لكن كل عسِير عند اللهِ جلَّ شَأنُه يسِيرٌ، وما ذلك على الله بعَزيز». اهـ.

العلَّامة المحقِّق الأصولي المحدِّث أبو الوَفَاء الأفغَانِي.

❁ إنَّ كتابَ «طوالِع الأنوَار بحرٌ زاخرٌ، مَليءٌ بالدُّرَر والجَواهِر وكنزٌ ثمينٌ مخفيٌّ، يجبُ أن يُسعَى لإظهارِه سعيًا حثيثًا؛ للكَشْف عن مكنُوناته، وما أودَع فيه مؤلِّفُه من تحقيقاتٍ نادرةٍ، وإفادَاتٍ غاليةٍ، وإضافاتٍ مهمَّةٍ، يسَّر اللهُ تعَالى خدمتَه وإخراجَه على أحسَن حال. اللُّهمَّ آمين». انتَهى.

الشَّيْخ الدُّكتُور المحقِّق سَائِد بكدَاش، نزيل المدينَة المنوَّرَة.

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(كلِمَةُ المُحقِّق)

الحمدُ للهِ ربِّ العالَمين، والعاقبةُ للمتَّقين. والصَّلاةُ والسَّلامُ على سيِّد الرُّسُل وخاتَم النَّبيِّيْن. أشهدُ أن لا إله إلَّا الله، وأنَّ محمَّدًا عبدُه ورسُوله.

أمَّا بعدُ:

فهذ الكتاب: «طوالِع الأنوَار، على الدُّرِّ المُختار، شَرح تَنْوير الأبصَار وَجَامِع البحار»، للشَّيْخ المُحدِّث الفقيه الإمام الحَافظِ الواعظ محمَّد عابد السِّنديِّ الأنصاري (١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)، وكان رئيسَ عُلماءِ المدينَة المنوَّرة في عصرِه. وهو كتابٌ موسُوعيٌّ كبيرٌ في الفِقْه الحَنفيِّ، وقد شهدَ العُلماء بنبُوغ المؤلِّف في الفُنون والعُلوم، كما بيَّنُوا قيمَة هذا الكتاب العظيم أيضًا.

ويعودُ زمنُ تأليفِ هذا الكتاب العظيم الطَّويل: من أواخِر سنة ١٢٣٥ هـ، أو من شهر صفر سنة ١٢٣٦ هـ، إلى ١٨ جُمادَى الأُوْلَى سنة ١٢٥١ هـ، حيثُ استَغْرَق تأليفُه مدَّة تبلُغ زُهاءَ ستَّ عشَرة سنةً.

❊ وهو شرحٌ ممزُوجٌ لمَتْن مشهورٍ معتبَر عند الحَنفيَّة: «الدُّر المُختار»، للإمام المحقِّق المُفتِي علاء الدِّيْن محمَّد بن عليِّ بن محمَّد الحَصْكَفيُّ، الحِصْنيُّ الدِّمَشْقيُّ، (١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م). وصارَ هذا المتنُ مدار التَّأليف والتَّدريس فِي المَذهَب الحَنفيِّ؛ لكونِه جامعًا للفُرُوْع المنقَّحَة والمُسائِل المُصحَّحَة، مع الإيجَاز بدُون الإطالة.

❊ و «الدُّرُّ المُختار» لِلحَصْكفيِّ، شرحٌ لمَتْن موجَز مُسَمّى بـ : «تَنوير الأبْصَار وجَامِع البحَار»، لشَمْس الدِّيْن محمَّد بن عبد الله بن أحمَد الخَطيب التُّمُرتاشيِّ الغزِّيِّ الحَنفيِّ، (٩٣٩ - ١٠٠٤ هـ = ١٥٣٢ - ١٥٩٦ م). جمَعَ فيه مسائلَ المُتون المُعتمَدة، عونًا لمَن ابتُلِي بالقَضاء والفَتْوَى» مع زياداتٍ عليها، بالضَّبْط والتَّصْحيح والاختِصار،

خطَّة المُقدَّمَة

مُقدَّمَة التَّحقِيْق

❖ خطَّة المقدَّمة.

❖ مقدَّمة الأستاذ الدُّكتور عبد الحَليم النُّعمانِيِّ: «التَّربية الفِقْهيَّة، في خير القُرُوْن».

البابُ الأوَّل: تَرجَمَة الشَّيْخ مُحَمَّد عابد السِّندِي الأنصَارِي. وفيه ذكر مباحث التَّالية:

أ : اسمُه ونسَبه

ب: شجَرة نسَبه للأنصار رَضِيَ اللهُ عنهم

ج: أسرَة الشَّيْخ مُحَمَّد عابد

- شيخ الإسلام مُحَمَّد مراد الأنصَارِي
- العَلَّامَة الفقيه مُحَمَّد حُسَيْن الأنصَارِي
- العَلَّامَة الفقيه الطَّبيب أحمَد علي الأنصَارِي

د : مَولَد الشَّيْخ مُحَمَّد عابد السِّندِيِّ

هـ : زواجُه

و : عَقِبه وذرِّيَّتُه

ز : وفاته

هـ : زواجُه

❁ أخلاق الشَّيْخ مُحَمَّد عابد وخِصَالُه

❁ ثناءُ العُلَمَاءِ على الشَّيْخ مُحَمَّد عابدٍ، والمَناصبُ الَّتي توَلَّاهَا

❁ المَناصِبُ التي تولَّاها الشَّيْخ مُحَمَّد عابد السِّنْدِيُّ

❁ المَكانة العالية للشَّيْخ مُحَمَّد عابد بين العلماء

❁ نَشْأتُه العِلميَّة، وفيه مطالب، وفيه ذِكرُ شُيوخِه وتَلاميذِه ومَكتبتِه:

❁ رَحْلاتُ الشَّيْخ مُحَمَّد عَابد

❁ شُيوخُه وَآباؤُه فِي العِلْم، وفيه ذكر (٢٢) شيخًا.

- إجازاتُ المَشايخ لعَابدٍ السِّنديِّ
- علوُّ إسناد الشَّيْخ مُحَمَّد عابد
- نشَاطُه العلميُّ
- الأَسْبَابُ الَّتِي أدَّتْ إلى نبُوغِه وتَقدُّمِه العِلميِّ
- تلامِذتُه وأبناؤه فِي العِلْم، وفيه ذكرُ (٧٥) تلميذًا.
- بيانُ مصنَّفاتِ الشَّيْخ مُحَمَّد عابدٍ السِّنْدِيِّ، وفيه ذكرُ (٤٥) كتابًا.

البابُ الثَّانِي: «**طوالِعُ الأنوَار عَلَى الدُّرِّ المُختَار**»، وفيه ثلاثة فصُولٍ:

❖ الفصلُ الأوَّل: «**تَنْوير الأبصَار**» للتُّمُرتَاشِيِّ، وفيه التَّمْهيد ومبحثان:

- **التَّمهيد**، وفيه مطلبان:
  - **المَطْلَب الأوَّل**: تصنيف طبقات الحنفيَّة، حسب التَّسَلسُل الزَّمنيِّ
  - **المَطْلَب الثَّانِي**: المُتون الفقهيَّة، عند السَّادة الحنفيَّة، وفيه ذكر (١٣) متنًا.
- **المَبْحَث الأوَّل**: مُؤلِّف «تَنْوِيْر الأبصَار»، وفيه مطلبان:
  - **المَطْلَب الأوَّل**: مُؤلِّف «تَنْوِيْر الأبصَار»، وفيه النِّكات التَّالية:
    - اسمُه ونسَبه
    - درَجتُه العلميَّة
    - رَحلاتُه العلميَّة وَأساتذتُه
    - وفَاتُه
    - تأليفَاتُه، وفيه ذكر (٣٨) تأليفًا.
  - **المَطْلَب الثَّانِي**: المُؤلَّف: «تَنْوِيْر الأبصَار»، وفيه تعريفُ «الكتاب».
- **المَبْحَث الثَّانِي**: شُرُوْح «تَنْوِير الأبْصَار» وحَواشِيْها، وعددُها (١٤) كتابًا.

❖ الفصلُ الثَّانِي: «**الدُّرُّ المُختَار**»، للحَصْكَفِيِّ، وفيه مَبحَثان:

- **المَبْحَث الأوَّل**: «الدُّرُّ المُختَار»: مؤلِّفُه، ومؤلَّفُه وشُرُوْحُه. وذِكْرُها في مَطْلَبَيْن:
  - **المَطْلَب الأوَّل**: مُؤلِّفُ «الدُّرُّ المُختَار»، وفيه النِّكات التَّالية:
    - اسمُه ونسَبه

- درَجتُه العلميَّة
- رَحلاتُه العلميَّة وَأساتذتُه
- مَناصبُه
- وفَاتُه
- تأليفَاتُه، وفيه ذكر (١١) تأليفًا، وأكثر.

▪ **المَطْلَب الثَّاني**: المُؤلَّف: «الدُّرُّ المُختَار»، وفيه تعريفُ «الكتاب».

• **المَبْحَثُ الثَّاني**: شُرُوْحُ «الدُّرُّ المُختَار»، وحَواشِيْها، وعددُها (٤٨) كتابًا.

❖ **الفَصْلُ الثَّالِث**: التَّعريف بـ : «**طوالع الأنوار**»، وفيه مَباحِث، وعِدَةُ مَحاوِر، بالتَّرتيب التَّالِي:

المبحَثُ الأوَّل: نسبَةُ الكتَابِ إلَى المُؤلِّفِ واسمُه الصَّحيح

المبحَثُ الثَّانِي: كيفيَّةُ تأليفِ الكِتاب، وَتأريخُهُ

المبحَثُ الثَّالِث: مَنْهجُهُ فِي «طَوَالِع الأنْوَار». وفِي هذا المَبحَث عِدَة مَحَاور:

- ❖ المِحْوَر الأوَّل: مقدَّمة الكِتاب: «طَوالِع الأنوَار»
- ❖ المِحْوَر الثَّانِي: مَنْهَجُه فِي تَقْسِيْم الكتُب والأبوَاب، وإيضَاح المَسَائل الفقهية
- ❖ المِحْوَر الثالث: مَنْهَجُ اختصَارِهِ أوَّلًا، ثمَّ تفصِيْلِه فِي الشَّرْح
- ❖ المِحْوَر الرَّابعُ: مَنْهَجُه فِي عَرْض مَسَائِل الكتاب ودِرَاستِه
- ❖ المِحْوَر الخامس: مَنْهَجُه فِي التَّعريفِ بالمُصْطَلَحاتِ وَالعَناوِيْن
- ❖ المِحْوَر السَّادِسُ: مَنْهَجُه فِي إيرادِ مسَائِل عِلْم الكَلَام
- ❖ المِحْوَر السَّابع: مَنْهَجُه فِي إيرادِ الأحَادِيْث استِدْلَالًا
- ❖ المِحْوَر الثَّامِن: مَنْهَجُه فِي إيرادِ الكَلام فِي الرِّجَال
- ❖ المِحْوَر التَّاسِع: مَنْهَجُه فِي إيرادِ أسْمَاءِ الرَّسَائِل أو مَوادِ رسَائله
- ❖ المِحْوَر العاشِر: مَنْهَجُه فِي إيرادِ الفَتاوِي، فِي هذَا الكتاب
- ❖ المِحْوَر الحَادِي عَشَر: مَنْهَجُه فِي كِتابَة «طَوالِع الأنوَار»، وإعَادةِ النَّظَر

المبحَثُ الرَّابعُ: مَزايا «طوالعُ الأنوار»

المبحَثُ الخامِس: مَصَادِرُ عابدٍ السِّنديِّ فِي كتابِه
المبحَثُ السَّادِس: مكانةُ «طَوَالِع الأنوَار» عندَ العُلَمَاءِ
المبحَثُ السَّابِعُ: نَمَاذجُ مُقارَنةٍ بين بعض شُرُوْح «الدُّرِّ المُختَار»
المبحَثُ الثَّامِن: أغلِفَة المَخْطُوطَات
المبحَثُ التَّاسِع: تعريفُ النُّسَخ الخطيَّة للكِتاب، وفيه مطلبان:

- **المَطْلَب الأوَّل**: مَخطُوطَاتُ «طَوَالِع الأنوَارِ»، وفيه ذكر ثمانُ نُسَخ.
- **المَطلَبُ الثَّاني**: مَقَالَاتُ «طَوَالِع الأنْوَارِ»، وفيه ذكر المقالَات التي كتَبها الطَّلَبة في مراحل الدُّكتورَاة أو الماجستير، في الجامعات، ومجموع تلك المقالات أربع وأربعون مقالةً.

المَبْحَثُ العَاشِر: قصَّتِي مَعَ المُؤلِّف وَمُؤلَّفِه، والحُصول على المَخطُوط.
المبحَثُ الحَادِي عَشَر: عمَلِي فِي تحقيقِ المَخطُوطِ
المبحَثُ الثَّانِي عَشَر: أسَانِيْدُ العَبد الضَّعيفِ المُتَّصِلَة إلى الشَّيْخ مُحَمَّد عَابدٍ.
المبحَثُ الثَّالِث عَشَر: صُوَر المَخطُوطَات.

البابُ الثَّالِث: شَرْح مقدَّمة «الدُّرِّ المُختَار» للحَصْكَفيِّ، بقلَم كاتِب هذه الأسطُر. وَبه ينتَهي هَذه المُقدَّمة المسَمَّاة بـ: «**كَحْل الأبْصَار، لِمَن يُطالِعُ طَوالِع الأنوَار**».

ومن الجَدير بالذِّكْر أنِّي كنتُ عازمًا على صُنْع الفهارس لـ: الآيات، والأحاديث والآثَار، والرِّجال والأمكِنَة، وموضُوعات الكتاب، وعناوينه، ومضامينه خاصَّة، لكن الابتِلاء ببعض الأحوَال والأسقام، قد حالَ بينِي وبينَ هذا، واضطُررتُ إلى إرسالِ الكتاب إلى دار الطباعة، على وعدٍ بوَضْع الفهارس المذكورَة، إن وفَّق الله تعَالى لي، في الطَّبعات القادمَة، إنْ شَاء اللهُ تعَالى.

وفي هذا المَقام، أرجُو مِن كلِّ مَن اطَّلَع على هذا العمَل المُتواضِع وينتفِع به، ألَّا يبخَل على أخيه بدعوةٍ صالحَةٍ بظَهر الغَيْب. وأرجُو أن يلتَمِس لي القَارِئُ الفَاضلُ العُذر: إنْ رَأى تقصيرًا أو خللًا فِي عملِي، فهذا هو طَبْع البشَر، وقد أبَى اللهُ تعالَى أن يكونَ الكمالُ، إلَّا له ولكتابِه المَجيد.

أسألُ اللهَ العظِيْم أَن يجعَل هذا العملُ خالصًا لوَجْهِه الكريم، وأَن يُثيبَني ووالِدي ومَشايخي، وأن يجعَلَه حُجَّة لنا يومِ الدِّين، وسببًا لهداية النَّاس أجمعين، وَأن ينفعَني بِهذا الكتاب وجَميعَ المُسلِمين.

وفي الخِتام، أشكرُ ربِّي الغفُور أوَّلًا، الذي وفَّقني لخِدمة هذا العمل العظيم، ولَم يحرمني منه، وأسبَغ عليَّ نِعَمه. اَللَّهُمَّ! لا أُحصِي ثناءً عليكَ، أنتَ كما أثنيتَ على نَفْسِكَ. وَلا حَولَ وَلا قوَّةَ إلَّا باللهِ العليِّ العَظيم، وإنَّك أنتَ الغفُور الرَّحيم.

أقولُ قولي هذا، وصلَّى اللهُ تعَالى على سيِّدنا وشفيعِنا ونبيِّنا محمَّدٍ النَّبيِّ الكَريم، وعلى آلِه وأصحابِه وأُمَّتِه وأتباعِه أجمَعِيْن.

وكتبَه:

أحسن أحمد عبدُ الشَّكُور

المُدرِّس بـ: «جَامِعَة دار التَّقْوَى»، بلاهُوْر، باكِسْتَان

١١ شوَّال المُكرَّم ١٤٤٤ هـ.

Ahsanahmad33@gmail.com





المَبْحَثُ الثَّالِث عَشَر: صُوَرُ المَخْطُوْطَات

فيما يلي صُوَر عن المخطُوطتَيْن من المَخطوطَات التي تقدَّم وصفُها وحصَلتُ عليها. والاقتصَار على صُوَر مخطوطتَيْن منها لأَجْل كونِهما تامَّتَيْن، وهما:

❖ **نُسْخَة الأمِّ**: (نُسخَة المَتْحَف بطوب قابي سرائي) بتُركيا، وهي بخطِّ المؤلِّف الشَّيْخ محمَّد عابد السِّنديِّ، كما مرَّ مفصَّلًا،

❖ **نُسْخَة الرَّافعي**: (نُسخَة المَكتبَة الأزهريَّة) بمصر، وهي نسخَة الشَّيْخ عبد القادِر الرَّافعيِّ الحَنفيِّ.

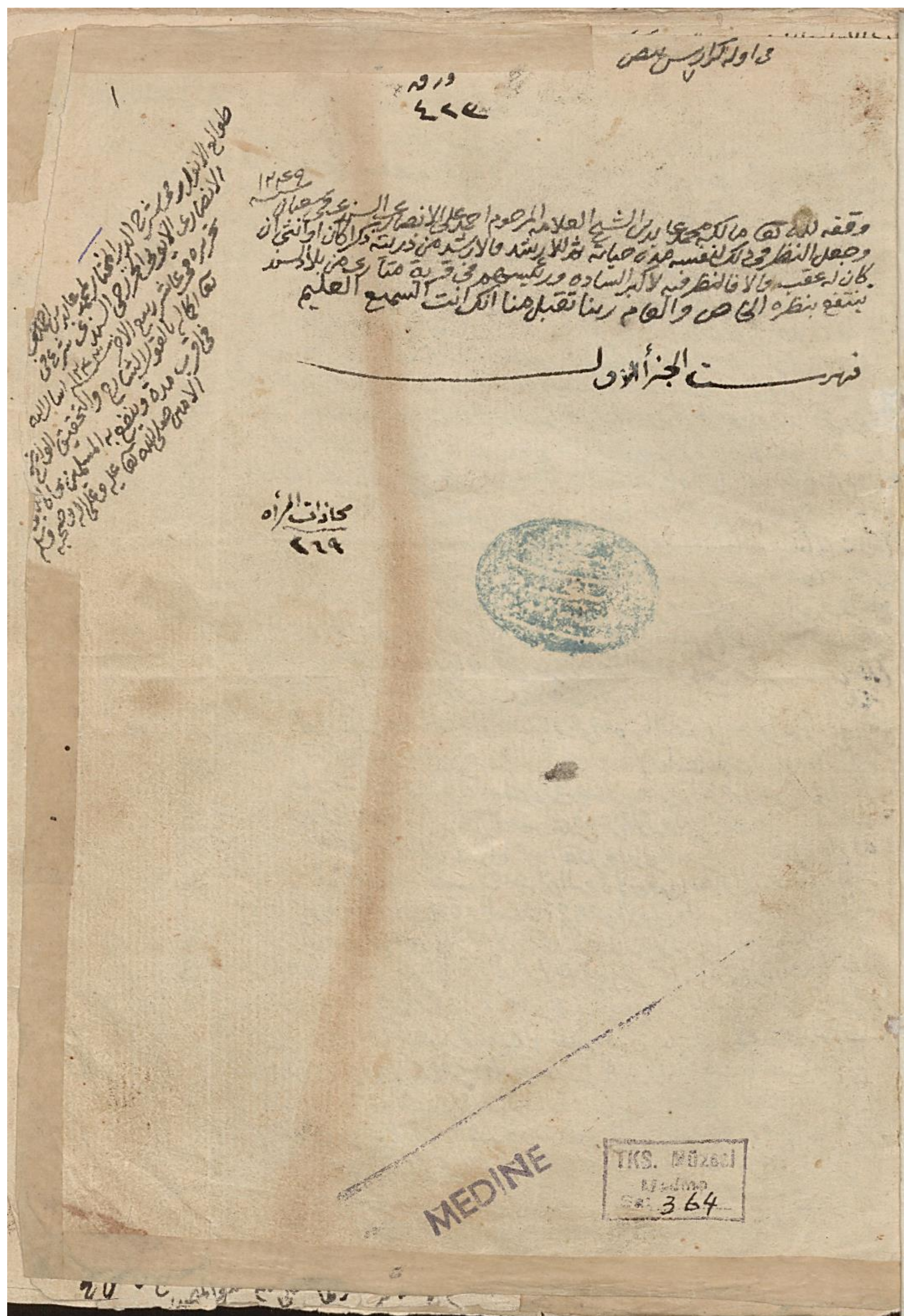
ومِن المَعلُوم أنَّ نسخَة المؤلِّف التي كتَبها بخطِّه، إذا توفَّرت عند الباحث: فلا ضرُورة بعد ذلك لجَميع النُّسَخ المُنْتَسَخة عنها، فلا حاجَةَ إلَى أن تُرجَّح عليها أيَّة نُسخةٍ أُخرى، كما هو معروفٌ، لكنِّي اضطررتُ إلى استِخدام نُسَخ أخرَى جَميعًا أيضًا لبعض الأسباب، من حيثُ سقط بعض اللَّوحات، وتأخر الحُصُول على النُّسخَة الكاملَة بخطِّ المؤلِّف السِّندي. ففيما يلي:

وضَعتُ صُوَرًا عن المَخطُوطتَين الكاملتَيْن المَذكورَتين آنفًا، وأهملتُ إدرَاج صُور النُّسَخ النَّاقصَة، وإنْ كنتُ استَخْدمتها أيضًا. ومِن حقِّ القارئ الكريم أن يقابل النصَّ المطبُوع بصُورته من المخطوط المصوَّر، لكن ينبَغي أن لا يتعجَّل بالمُؤاخَذة إذا وجَد مُغايرَةً بينَهما.

وذلك أنَّ الذي يجِدُه من صُوَر الخطيَّة، إنَّما هو نَزْرٌ يسيرٌ، وواحدٌ من مجمُوعة المخطوطات. ومن المُمكن أن يكون النصُّ الثَّابت على نصِّ مخطوطٍ بخطِّ المؤلِّف، أو يكون بعد مُراجَعة المصادِر الأصليَّة المَنقُول عنها. واللهُ وليُّ التَّوفيق والسَّداد.







غُلافُ الجُزءِ الأوَّل، مِن نُسْخَة الأمِّ، بخطِّ المُؤلِّف، وفيه تأريخ بدَاية الجُزْء أيضًا

في الامة من خلا عنه رده عن حسد اي بسبب الحسد منهم لمؤلفه ويحتمل ان تكون عن بمعنى
من وتكون ابتدائية اي ان هذا الرد ناشئ من الحسد الذي قام بهم لا لعيب في التاليف و
تقبلني يا رب اي اجعلني مقبولا في حضرتك بان تلاحظني بعين الرضا والرافة والاعضا
عن سوالف الذنوب والعصمة عنها حتى اكون من عبادك المخلصين بفتح اللام مع ما بين
شرحي وهو صاحب التنوير واساتذ جمع استاذ بضم الهمزة وسكون السين ومعناه
الماهر بالشيء وقد مر لنا في كتاب الصلاة ان معلم العلوم يسمى استاذا بالذال المعجمة ومعلم
الصنايع بالدال المهملة ولا تجتمع السين والذال في كلمة عربية كما في القاموس ولا في كلمة
اعجمية لهذا اللفظ افاده السيد احمد ويحشرنا جميعا اي حال كوننا مجتمعين مع نبينا
المصطفى احمد صلى الله تعالى عليه وسلم وقد ورد ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يحشر وامته
في محشر منفرد عن محشر كل الخلائق فحينئذ فالمعية لا تقتصر على ما ذكر وقد يجاب بان
المراد بالحشر الجمع في الجنة والمعية فيها لا تقتضي تساوي الدرجات فقد يكون المراد
بها القرب منه صلى الله تعالى عليه وسلم وقوله واخواننا عطف على نا في يحشرنا ويحتمل
ان يكون معطوفا على اساتيذ المسدي من اسدى بمعنى اعطى واولى وفي الحديث
من اسدى الى قوم نعمة فلم يشكروها فدعا عليهم استجيب له رواه الشيرازي
عن ابن عباس كما ذكره السيوطي في الجامع الصغير وقد اخرج الطبراني عن الحكم
بن عمير مرفوعا من اتى اليكم معروفا فكافئوه فان لم تجدوا فادعوا له فاخرجه ابو
داود ايضا في سننه والمسدي مضاف والخير حذفت نونه للاضافة وفصل بين
المضافين بالظرف وهو قوله لنا وقوله الخير هو المضاف اليه دائما صفة لمصدر
محذوف اي اسداء دائما ومراده بالخير ما يعم الدعاء الا ان الدعاء لشخص مخصوص
اذا كان في غيبته من الخير العظيم قال السيد احمد ولو حذف قوله دائما وابدله بقوله
قربة او نحوه لكان اولى وقوله والدنا يحتمل عطفه على المصطفى اي ويحشرنا
مع والدنا ويجري هذا الاحتمال في قوله واخواننا ويدل على هذا الاحتمال حديث
داع ورد ان الابناء يلحق بالاباء في رتب الجنان وان لم يعملوا بعملهم كالعكس
ويحتمل ان والدنا مبتدا وداع الخير وطالب خبر بعد خبر واذا كان كذلك فيرجى
لوالدنا حصول ما امله من القبول والحشر مع المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم ولكن
الاول اولى طالب الرشد اي الاستقامة على الحق مع تصلب فيه وزاد بعض
نسخ الدر المختار وحسبنا الله ونعم الوكيل ولا حول ولا قوة الا بالله نعم المولى ونعم
النصير كذا يستفاد من حاشية السيد احمد ح ووجدت في نسخة وهذا اخر ما علقه
المصنف رحمه الله تعالى وجميع اصوله وفروعه ومشايخه وتلامذته وجميع المسلمين
والاخذ عنهم والاخذين عنه بمنه وكرمه امين اللهم صل وسلم وبارك على خاتم
الانبياء وسيد الاصفياء ومعدن الاسرار ومنبع الانوار وجمال الكونين
وجد الحسنين وشرف الدارين سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا دائما
ابدا الى يوم الدين والحمد لله رب العالمين ولما قسى صدري وضاقت مذاهبي
جعلت رجائي نحو عفوك سلما • تعاظمني ذنبي فلما قرنته • بعفوك ربي كان
عفوك اعظما انتهى ولا ادري هل هو من كلام الشارح ذكره ام من الحاقات بعض
الناسخين اقول وانا المفتقر الى رحمة ربه [illegible] العزيز الغفار محمد عابدين [illegible]

احمد علي

اللَّوحَة رقَم (٣٩٨/ أ)، مِن الجُزء الثَّامِن مِن نسخَة الأمِّ، وهي اللَّوحة الأخيرَة من الكتاب

اللَّوحَة رقَم (٣٩٨/ ب)، مِن الجُزء الثَّامِن مِن نسخَة الأمِّ، وهي اللَّوحة الأخيرَة من الكتاب

وبِه انتَهى هذا الشَّرْح العظيم، بخطِّ المؤلِّف

الباب الثالث

شرح مقدمة الدر المختار



البابُ الثَّالثُ: شَرْحُ «مُقَدَّمَة الدُّرِّ المُخْتَار»، لِلحَصْكَفِيِّ

فِي هذا البابِ، أردتُّ شرحَ «مقدَّمة الدُّرِّ المُختار» بالإيجَاز. وذلك لأنَّ جَميع مخطوطات الكتاب خالية عن شَرْح «مقدَّمة الدُّر المُختَار» للحَصكَفيِّ، كما مرَّ فِي (الفصل الثَّالث)، من (البَاب الثَّانِي)، عند التَّعريف بـ : «طوالِع الأنوَار»، فِي «المِحوَر الأوَّل» منه، تحت (المَبْحَث الثَّالِث)، فِي بيانِ منهجِه فِي التَّأليف.

واجترَأتُ على ذلك؛ لأنِّي لَم أجد بعدُ شرحَه فِي نسخةٍ من نُسَخ الكتاب، كما لم اطَّلِع بعدُ على نصِّ الإمام محمَّد عابد السِّنْديِّ حول شرحِ مقدَّمة الكتاب.فخُلوُّ الكتابِ من شرح المقدَّمة يعدُّ من المَعائب. فعند مرحَلة كتابة هذه الأسطُر، كنت أمَام:

- تَرْك شَرْح «مقدَّمة الدُّرِّ المُختار»، وطباعة الكتابة بدُوْن المقدَّمة،
- ونَقْل شَرْح «مقدَّمة الدُّرِّ المُختار»، بقَلم أحد الشُّرَّاح، كمثل محمَّد أمين ابن عابدين الشَّامِي/ أو بقَلم الطَّحطاويِّ/ أو أحدٍ غيرهما.
- وشَرْح «مقدَّمة الدُّرِّ المُختار»، بقَلم العبد الضَّعيف.

فاختَرتُ الأخيرَ لأمورٍ، منها: توفُّر تلك المقدَّمات فِي الطَّبعات السَّابقَة منذ زمانٍ. ولمَّا كان الكتابُ بحَجْم كبير بدُوْن المقدَّمة، فإثباتُ مقدَّمة الكتاب المطبوع سابقًا، فِي بداية الكتاب، بدُوْن أيِّ زيادةٍ علميَّةٍ أو تحقيقٍ جديدٍ، لا يفيدُ ذا بالٍ. وَلا ينبَغي للمُحقِّق أن يرتكِبَ مثله بلا جَدْوَى.

فلذلك اختَرتُ أن أُثبت حلَّ العبارَة، مع بعض الأبحاثِ المهمَّة، ليستَفيد الطَّالبُ منه. ويكونُ ذلك بدُوْن الإطالَة، وبدُوْن اختصارٍ مُخلٍّ، وإطنابٍ مُملٍّ. هذا ما أردتُّه، وأرجُو إنجازَه. وَلا حَولَ ولا قوَّة إلَّا باللهِ العَليِّ العَظيم، وهُو المُوفِّقُ والمُعين.

وفِي هذا المَقام، انتهجتُ خُطَّة العمل فِي ضوءِ ما قاله الشَّيخ محمَّد عابد السِّنديُّ بنفسِه فِي بداية الجُزْء الرَّابع من المَخطُوْط، حيثُ قال:

«قد استَوعبتُ فِي هذا المجلَّد، وما تقدَّم من (كتاب الطَّهارة)، جميع ما زاد به من الفوائد، العلَّامة النِّحرير، وإمام أهل التَّقرير والتَّحرير، محشِّي «الدُّرِّ المُختار»: الشَّيخ محمَّد أمين بن عُمر عابدين الشَّامي.

وكذلك استَوعبتُ في جميع ما تقدَّم، وفي هذا المجلَّد:

- جَميع ما أفاده السيِّد أحمَد الطَّحطاويُّ،
- وقبلَه الشَّيْخ الرَّحمتي،
- وقبله الشَّيْخ أبو الطيِّب السِّنديُّ،
- وقبله الحلَبيُّ، في حواشِيْهم على «الدُّرِّ المُختار»،

مع فوائد زوائد ملتقطَة من: «الفَتْح»، و «البحر»، و «النَّهر»، .....، وكثير من كتُب أصحابنا الحنفيَّة رحِمَهُم اللهُ تعَالى». انتَهى ما قالَه.

فرَأيتُ من المُناسِب أن أتَّبع أسلوبَه، وألتقِط الفَوائد من كتُب المُتقدِّمين، وألخِّص الأبحَاث المَنثُوْرَة في الشُّروح السَّابقة، وأذكُر حاصل الأبحَاث، وعصارَة التَّحقيقات بدُوْن الإطالة. فأدرجتُ في شرحِي هذا، جميعَ ما كتَبه إبراهيم الحَلبيُّ فِي «تحفَة الأخيار شَرْح الدُّرِّ المُختار».

فإنَّ ابن عابدين الشَّامي، وإنْ استَفاد منه في حاشيتِه كثيرًا، لكنَّه ما استَوعَبه. فميزَة هذه السُّطور أنِّي أثبتُّ مقدَّمة «تحفَة الأخيار» لإبرَاهيم الحَلبيِّ أجمَع، وزدتُّ عليه أشياءَ من حاشية الطَّحطاويِّ وابن عابدين أو غيرهما. هذا ما أردتُّ، واللهُ يهدِي إلى سَواء الصِّراط، وَهُو حَسْبِي، ونِعم الوَكيل.

❋ ❋ ❋ ❋ ❋



(شَرْحُ مُقَدَّمَةِ «الدُّرِّ المُخْتَارِ»)

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(شَرْحُ مُقَدَّمَةِ «الدُّرِّ المُخْتَارِ»)

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

الحمدُ لله الذى أنزل القُرآن المبين، يرفع به أقوامًا، ويضَع به آخَرين. وبعَث مُحَمَّدًا رسُولًا أمينًا في الأُمِّيِّيْن. فجعله أعلَم الأوَّلين والآخرين، وخاتم النَّبيِّيْن، وسيِّد المُرسَلين، يتلُو عليهم آياته ويُزَكِّيْهم، ويُعلِّمُهم الكتابَ والحِكمَة، وإنْ كانوا من قبلُ لفِي ضَلالٍ مُّبين.

فأشهد أَن لَا إله إلَّا الله وحدَه لَا شريك له، شهادة العارفين والمُخلِصين والعلماء الرَّبَّانيِّيْن، وأشهد أنَّ سيِّدنا مُحَمَّدًا بلَّغ الرسالة، وأدَّى الأمانة، ونصَح الأمَّة، فقام بأعباء النبوَّة خير قيام فى العالمين، وأَثْنَى عليه الله جلَّ ذِكْرَه، فقال: ﴿ لَعَلَّكَ بَٰخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُواْ مُؤْمِنِينَ ۝٣ ﴾ [الشُّعَرآء].

فأللهُمَّ صلِّ وسلِّم، وبارِكْ عليه صلوات زاكية، وتسليمات عالية، وبركات إلى يوم الدِّيْن، وعلى آلِه الطَّيبِيْن الطَّاهرين، وأصحابه الذين رفعوا رأيات الإسلام ومنار السُّنَّة بثَلْج اليقين وبلج الجبين، وعلى الفقهاء والمُحَدِّثين الذين حفِظُوا حريمَ الشَّريعة المُحَمَّديَّة عن تحريف الغالين، وانتحال المبطلين، وتأويل الجاهلين، ووسَّع مداركَهم فجرَتْ منها ينابيع العلم والحكمة وفقه الدِّيْن.

أمَّا بعد: فهذا شرحٌ جامعٌ لـ : «مقدَّمة الدُّرِّ المُخْتَار»، لعَلاء الدِّيْن الحصكفي،

(**قَالَ المُصَنِّفُ:** ﴿بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾).

مُقتبَس من أبحَاث جهابذة العُلمَاء، وأئمَّة الفقه وأعلام العُلوم وأعيان الأمَّة، وفِي طليعَتِهم الشَّيْخ العلَّامة أحمَد بن محمَّد بن إسماعيل الطَّحْطَاوي (ت: ١٢٣١)، والمُحَدِّث الكبِيْر الحُجَّة الثِّقَة الحَبْر البَحْر الشَّيْخ محمَّد أمين بن عُمر الشَّهير بابن عابدين (ت: ١٢٥٢)، والشَّيْخ إبرَاهيم الحَلَبي، والشَّيْخ الرَّحمَتيِّ، وغيرهم - رحِمَهُم اللهُ تعَالَى -، كما استفدتُّ من كتُب عُلَماء ديُوبَنْد خاصَّةً؛ لِما وجدتُّ اللآلي والدُّرَر المَنثُورَة فِي كتُبِهم، ولا غنًى للطَّالب عنها.

وسَلكتُ فِي هذا التَّحرير، مسلَك الاختصَار دون التَّطويل وغير استيفاء البَيان فِي الجُزئيَّات وأبحَاث أصُول الفِقْه، اكتفاءً بما فِي كتُب الأصُول، التي ليسَت بعِيدةً عن مُتناوَل أهل العلم، إلَّا إذا دعَت إليه داعِيةٌ. واللهُ سُبْحَانه هو المَسؤُول لكلِّ توفيق، هو المُوفِّق لكلِّ بحثٍ وتحقيق، فهو المُستَعان وعليه التُّكلان، وهو حَسْبُنا ونِعم الوكيل، وَلا حَوْلَ ولا قوَّة إلَّا بالله العليِّ العظيم.

قال الحَصكَفيُّ: («قَالَ المُصَنِّفُ: ﴿بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ﴾»)، فهو ابتداءٌ بالبَسمَلة، عملًا بالنُّصوص الواردَة في ذلك، كما هو اقتداءُ جُمهور عُلماء الأمَّة في بداية كتُبهم بكتُب النَّبيِّ ﷺ ورسَائله إلى المُلوك، وكتبه فِي القَضايا، حيثُ افتُتِحَت بالتَّسْمية دُون الحمدِ. كذا قال شيخُ شُيوخِنا الشَّيْخ العلَّامة المحدِّث محمَّد يُوسُف البنوريُّ رحِمَهُ اللهُ تعَالى. وقال:

«وحَديث: «كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ، لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِـ : «بِسْمِ اللهِ»: فَهُوَ أَقْطَعُ»: اضطرَب لفظُه. ففي لفظ: «بِحَمْدِ اللهِ». وفي لفظ: «بِبِسْمِ اللهِ»، وفي لفظٍ: «بِذِكْرِ اللهِ»، وقد ضعَّفه بعضٌ، وصحَّحه بعض. وأعدل الأقوال: ما حَكاه الشَّيْخ تاج الدِّيْن السُّبْكِيُّ في «طبقات الشَّافعيَّة الكُبْرى»، عن الحافظ أبي عَمرو ابن الصَّلاح: «أنَّ الحديث حسَنٌ، دون الصَّحيح، وفوق الضَّعيف»[(١)].

(١) انظر: السُّبكي، «طبقات الشَّافعيَّة الكُبْرى»: (١ : ٩).

(خَاتمَة المُقدَّمَة)

أَقُوْل: وَأنَا المُفْتَقِر إِلَى رَحمَةِ ربِّه العَزيز الغَفُور: أحسَن أحمَد عبد الشَّكُور، المُتوَطِّن ببَهاوَلفُور، والنَّزيل بجَامعَة دار التَّقْوى بلَاهُور:

قد تفَضَّل اللهُ تعَالَى عليَّ بإِتْمَام خدمَة هذا الشَّرْح: «طوالِع الأنوار علَى الدُّرِّ المُختَار»، مع مقدِّمته «كَحْل الأبصَار، لِمَن يُطالع طَوالع الأنوار»، بمَحْض فضلِه تعَالى ومَنِّه وكرَمِه، وغفَر ذُنُوبِي وستَر عُيُوبِي، ولَم يحرمنِي من خدمةِ دينِه الحَنيف، بل زادَ وزَاد رَحمةً وبركَة وفضلًا وعلمًا وعملًا. فَالحمدُ للهِ الَّذِي بنِعْمَتِه وَجَلالِه تَتِمُّ الصَّالحاتُ.

وأسأَلُ اللهَ تعالَى أَن يجعَله مقبُوْلًا فِي حَضْرَته. وَفِي خَلفِه يَنْتفِع به الخَاصُ والعامُّ، فِي كافَّة الأقطَار، ويَجْعَله مُكفِّرًا للأَوْزَار، بفَضْلِه وكرَمِه، إنَّه رَحِيمٌ كَرِيمٌ وَهَّابٌ.

وكانَ اخْتِتامُه في يوم الأربعَاء، ١١ ذيقعدَة، سَنَة ١٤٤٤ هـ. وَالحمدُ للهِ رَبِّ العَالِمِيْن. وصلَّى اللهُ تعَالى علَى سَيِّدنا ومَولَانا وشفيعِنا وَحبيبِنا مُحَمَّد وَّعَلَى آلِه وصَحْبِهِ وأمَّتِهِ أجمَعين، وبارَك وَسَلَّم تسليمًا كثيرًا كثيرًا كثيرًا.

✍ وكتبَه:
أحسن أحمد عبدُ الشَّكور
المُدرِّس بـ: «جَامِعَة دار التَّقْوَى»، بلاهُوْر، باكِسْتَان
١١ ذيقَعْدة ١٤٤٤ هـ.
Ahsanahmad33@gmail.com

❋ ❋ ❋ ❋ ❋



٢

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثاني

كِتَابُ الطَّهَارَةِ - بابُ الْمِيَاهِ

دار أحسن

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(كِتَابُ الطَّهَارَةِ)

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

(كِتَابُ الطَّهَارَةِ)

نقل السيد أحمد عن «النهر»: بأن الكتاب اسم للألفاظ الدالة على المعاني. وهو المختار من وجوه سبعة، مذكورةٍ في التراجم. انتهى.

ولم يقل: «التطهير»، مع أن موضوع هذا العلم فعل المكلف، تنبيهًا على أن الطهارة من حيث هي، لا تتوقف على النية، [كما في «القهستاني». قال البرجندي: إن التطهير ينبئ عن القصد. وقد تحصل بدونه؛ فلذلك عدل إلى الطهارة. والله أعلم][1].

ولما كان[2] مدار أمور الدين على الاعتقادات، والمعاملات، والمزاجر، والآداب، وكان الاعتقادات خمسة أنواع: الإيمان بالله، وملائكته، وكتبه، ورسله، واليوم الآخر،

(١) ما بين المعقوفتين ثابتٌ في حاشية الأصل: «ع»، وحقه الإثبات في وسط العبارة. ومثل ذلك وقع كثيرًا في النسخة التركية، حيث أثبتت العبارات والنصوص في الحاشية. فأثبت المعقوفتين فقط، وقد أعرضت عن إثبات التنبيه على مثل هذه السقطات في كل مكانٍ؛ لكثرة وقوعها.

(٢) جواب «لما» قوله الآتي بعد عدة أسطر: «قدمت العبادات».

بِحَمْدِ اللهِ تعَالَى ومَنِّه وَكرَمِه وعَوْنِه وفَضْلِه

تَمَّ الجُزءُ الثَّانِي

وبِه تَمَّ (بابُ المياه)

وَيَلِيْهِ الجُزْءُ الثَّالِثُ

وَبه يَبْدَأ: (فصلٌ فِي البئر)،

إنْ شَاءَ اللهُ تعَالَى

❊ ❊ ❊ ❊ ❊



٣

طَوَالِعُ الأَنْوَار

لِلشَّيْخِ الإِمَامِ العَلَّامَةِ المُحَدِّثِ الفَقِيهِ

مُحَمَّد عَابِد بن أَحْمَد عَلِيّ السِّنْدِيّ الأَنْصَارِيّ الحَنَفِيّ

(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

عَلَى الدُّرِّ المُخْتَارِ فِي شَرْحِ تَنْوِيرِ الأَبْصَارِ وَجَامِعِ البِحَارِ

لِلإِمَامِ عَلَاءِ الدِّين مُحَمَّد بن عَلِيّ الحَصْكَفِيّ

(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعْتَنَى بِإِخْرَاجِهِ

أَحْسَن أَحْمَد عَبْد الشَّكُور

الجُزْءُ الثَّالِثُ

فَصلٌ في البئْر – بابُ التَّيَمُّمِ – بابُ المَسْحِ عَلَى الخُفَّيْن

بَابُ الحَيْض – بابُ الأنجَاس – فَصلُ الاِسْتِنْجَاء

دار أحسن

بِحَمْدِ اللهِ تعَالَى ومَنِّه وَكرَمِه وعَوْنِه وفَضْلِه

تَمَّ الجُزءُ الثَّالِثُ

وبِه تَمَّ (فَصْلُ الاستِنْجَاءِ)

وَيَلِيْهِ الجُزْءُ الرَّابعُ

وَبه يَبْدَأ: (كتَابُ الصَّلاة)،

إنْ شَاءَ اللهُ تعَالَى

❊ ❊ ❊ ❊ ❊



٤

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الرابع

كِتَابُ الصَّلاة – بَابُ الأذَانِ – بَابُ صِفَة الصَّلاة

دار أحسن

بِحَمْدِ اللهِ تعَالَى ومَنِّه وَكرَمِه وعَوْنِه وفَضْلِه

تَمَّ الجُزءُ الرَّابعُ

وبِه تَمَّ (بَابُ صِفَةِ الصَّلاة)

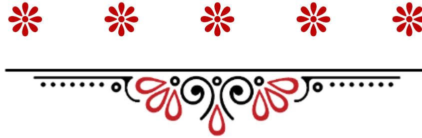
وَيَلِيْهِ الجُزْءُ الخَامِسُ

وَبه يَبْدَأُ:

[فَصْلٌ فِي بَيان كيفيَّة كلِّ فعلٍ من أفعَال الصَّلاةِ على التَّفصيل)،

إنْ شَاءَ اللهُ تعَالَى

❁ ❁ ❁ ❁ ❁





طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الخامس

فَصلٌ [فِي بيان كيفيَّة كلِّ فعلٍ من أفعال الصَّلاة على التَّفصيل

فَصلٌ [فِي القِراءَةِ] - بابُ الإِمَامَة

دار أحسن

٦

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء السادس

كِتَابُ الطَّهَارَةِ – بابُ الاِسْتِخْلَاف – بابُ مَا يُفسِدُ الصَّلاةَ وَمَا يُكْرَهُ فِيْها

بابُ الوِتْر وَالنَّوافِل

دار أحسن

٧

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه
محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي
(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي
(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه
أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء السابع

بابُ إدْرَاكِ الفَرِيْضَةِ - بابُ قضَاءِ الفَوَائِتِ - بابُ سُجُودِ السَّهْو
بابُ صَلَاةِ المَرِيْضِ - بابُ سُجُودِ التِّلاوَةِ - بابُ المُسَافِرِ - بابُ الجُمُعَةِ

دار أحسن

٨

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثامن

بابُ العِيْدَيْن - بابُ الكُسُوْفِ - بابُ الاِسْتِسْقَاءِ - بابُ صَلَاةِ الخَوْفِ
بابُ صَلَاةِ الجَنَازَةِ - بابُ الشَّهِيْدِ - بابُ الصَّلاة فِي الكَعبَةِ

دار أحسن

(٩)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء التاسع

كِتَابُ الزَّكَاةِ - بَابُ السَّائِمَةِ - بَابُ نِصَابِ الإِبِلِ - بَابُ زَكَاةِ البَقَرِ
بَابُ زَكَاةِ الغَنَمِ - بَابُ زَكَاةِ المَالِ - بَابُ العَاشِرِ - بَابُ الرِّكَازِ
بَابُ العُشْرِ - بَابُ المَصْرِفِ - بَابُ صَدَقَةِ الفِطْرِ

دار أحسن

١٠

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء العاشر

كِتَابُ الصَّوْم – بَابُ مَا يُفْسِدُ الصَّوْمَ وَمَا لَا يُفْسِدُهُ

فصلٌ فِي العَوَارِضِ – بابُ الاِعتِكَافِ

دار أحسن

(١١)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الحادي عشر

كِتَابُ الحَجِّ - فَصْلٌ فِي الإِحْرَامِ وَصِفَةِ الْمُفْرِدِ بِالْحَجِّ

بابُ القِرَان - بابُ التَّمَتُّع

دار أحسن

١٢

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثاني عشر

بابُ الجنايات - بابُ الإحْصَار - بابُ الحجِّ عَنِ الغيْرِ - بَابُ الهَدْي

دار أحسن

١٣

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه
محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي
(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي
(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه
أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثالث عشر

كِتَابُ النِّكَاح - فَصْلٌ فِي الْمُحَرَّمَاتِ
بابُ الوَلِيِّ - بابُ الكَفَاءَةِ - بَابُ المَهْرِ

دار أحسن

١٤

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الرابع عشر

بابُ نِكَاحِ الرَّقِيْق - بابُ نِكاحِ الكَافِرِ - بابُ القَسْم - بابُ الرِّضَاع
كِتَابُ الطَّلَاقِ - بَابُ الصَّرِيْح - فَصلٌ فِي إضَافَة الطَّلَاق إلَى الزَّمَانِ
بَابُ طَلَاقِ غَيْرِ المَدخُولِ بِهَا - بَابُ الكِنَايَاتِ

دار أحسن

١٥

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الخامس عشر

كِتَابُ بَابُ تَفْوِيْضِ الطَّلَاقِ - بابُ الأمر باليَدِ

فَصْلٌ فِي الْمَشِيْئَةِ - بَابُ التَّعْلِيْقِ - بَابُ طَلَاقِ المَرِيْضِ

بَابُ الرَّجْعَةِ - بَابُ الإِيْلَاءِ - بَابُ الخُلْعِ

دار أحسن

(١٦)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء السادس عشر

بَابُ الظِّهَارِ - بَابُ الكَفَّارَةِ - بَابُ اللِّعَانِ - بَابُ العِنِّيْنِ وَغَيْرِهِ - بَابُ العِدَّة
فَصْلٌ فِيْ الحِدَادِ - فَصْلٌ فِيْ ثُبُوْتِ النَّسَب - بَابُ الحَضَانَةِ - بَابُ النَّفَقَة

دار أحسن

(١٧)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء السابع عشر

كتَابُ العِتْقِ - بابُ عِتْقِ البَعْضِ - بَابُ الحَلْفِ بِالعِتْقِ
بَابُ العِتْقِ عَلى جَعْلِ الجُعْلِ - بَابُ التَّدْبِيْرِ - بَابُ الاِسْتيلَادِ - كِتَابُ الأَيْمَانِ
بابُ اليَمِيْنِ فِي الدُّخولِ وَالخُرُوْجِ والسُّكْنَى وَالإِتْيَان

دار أحسن

١٨

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثامن عشر

بابُ اليَمِيْنِ فِي الأَكْل وَالشُّرْبِ وَاللُّبْسِ – بَابُ اليَمِيْنِ فِي الطَّلَاقِ وَالعِتَاقِ
بابُ اليَمِيْنِ فِي البَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَالصَّوْم وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا – بابُ اليَمِيْنِ فِي الضَّرْبِ وَالقَتْلِ وَغَيْرِ ذَلِكَ – كِتَابُ الحُدُوْدِ

دار أحسن

١٩

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء التاسع عشر

بابُ الوَطْيِ الَّذِيْ يُوجِبُ الحَدَّ وَالَّذِيْ لا يُوجبه

بَاب الشَّهادَةِ عَلَى الزِّنَا وَالرُّجُوْع عَنْهَا - بَابُ حَدِّ الشُّرْب

بَابُ حَدِّ الْقَذْفِ - بَابُ التَّعزِيْرِ - كِتَابُ السَّرِقَةِ

دار أحسن

٢٠

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء العشرون

بَابُ كَيْفِيَّةِ القَطْعِ وَإِثْبَاتِهِ - بابُ قَطْعِ الطَّرِيْقِ - كِتَابُ الجِهَادِ

بابُ المَغْنَمِ وَقِسْمَتِهِ - فَصْلٌ فِي كَيْفِيَّةِ القِسْمَةِ

بَابُ استِيْلَاءِ الْكُفَّارِ عَلَى بَعْضِهِمْ بَعْضًا أَوْ عَلَى أَمْوَالِنَا - باب المُسْتَأْمِنِ

دار أحسن

(٢١)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الحادي والعشرون

فصلٌ فِي اسْتِيْمَان الكَافِر - بابُ العُشْر وَالخَرَاجِ وَالجِزْيَةِ

فَصْلٌ فِي الجِزْيَةِ - بَابُ المُرْتَدِّ

دار أحسن

٢٢

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه
محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي
(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي
(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه
أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثاني والعشرون

بَابُ البُغَاةِ - كِتَابُ اللَّقِيْطِ - كِتَابُ الآبِق - كِتَابٌ فِي بَيانِ أَحكَام المَفْقُوْدِ
كِتَابُ الشِّركَة - فَصْلٌ فِي الشِّركَةِ الفَاسِدَةِ وَغَيْرِهَا

دار أحسن

(٢٣)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثالث والعشرون

كِتَابُ الوَقْفِ – فصلٌ فِي بيَان أَحكَام إِجَارَة الوَقْفِ وغصَبِهِ

[فصلٌ فِيمَا يتعلَّقُ بِوَقْفِ الأَوْلادِ]

دار أحسن

(٢٤)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الرابع والعشرون

كِتَابُ البُيُوْعِ - فصلٌ فِيْ مَا يَدْخُلُ فِي الْبَيْعِ تَبْعًا، وَمَا لَا يَدْخُلُ

بَابُ خِيَارِ الشَّرْط - بَابُ خِيَارِ الرُّؤْيَةِ - بَابُ خَيَارِ العَيْب - بَابُ البَيْعِ الفَاسِدِ

دار أحسن

٢٥

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الخامس والعشرون

[مَا بَقِيَ مِنْ] بَابِ البَيْعِ الفَاسِدِ - فَصْلٌ فِيْ الفُضُولِيِّ - بَابُ الإِقَالَةِ
بَاب المُرَابَحَةِ وَالتَّوْلِيَةِ - فَصْلٌ فِي التَّصَرُّفِ فِي المَبِيْعِ وَالثَّمَنِ قَبْلَ القَبْضِ فَصْلٌ فِي القَرْضِ - بَاب الرِّبَا - بَاب الحُقُوْقِ فِي الْبَيْعِ - بَابُ الاسْتِحْقَاقِ

دار أحسن

٢٦

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء السادس والعشرون

بَابُ السَّلَمِ – بَابُ الْمُتَفَرِّقَات – بَابُ الصَّرْفِ – كِتَابُ الكَفَالَةِ

بَابُ كَفَالَةِ الرَّجُلَيْنِ الرَّجُل، وَكَفَالَةِ كُلٍّ مِنْهُمَا لِلْآخَر – كِتَابُ الْحَوَالَة

دار أحسن

٢٧

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء السابع والعشرون

كِتَابُ القَضَاءِ - فَصلٌ: [فِي المُفْتِي] - فَصلٌ فِي المُسْتَفْتِي

فَصلٌ: [فِي تَقْلِيْد المُجتَهِدِ] - فَصلٌ فِي الحَبْسِ - بابُ التَّحكِيْم

بَابُ كِتَابِ القَاضِي إلى القَاضِي وَغَيْرِه - مَسَائِلُ شَتَّى

دار أحسن

(٢٨)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثامن والعشرون

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ – بَابُ القَبُولِ وَعَدَمِهِ – بَابُ الاختِلاف فِي الشَّهَادَةِ
بَابُ الشَّهَادَةِ عَلَى الشَّهَادَةِ – بَابُ الرُّجُوع عَنِ الشَّهَادَة – كِتَابُ الوَكالَة
بَابُ الوَكَالَةِ بالبَيْعِ وَالشِّرَآءِ

دار أحسن

(٢٩)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء التاسع والعشرون

فَصْلٌ: لَا يَعْقِدُ وَكِيلٌ البَيْعَ وَالشِّرَاءَ - بَابُ الوَكَالَة بِالخُصُومَة وَالقَبْضِ
بَابُ عَزْلِ الوَكِيلِ - كتَابُ الدَّعْوَى - بَابُ التَّحَالُف - فَصْلٌ فِي دَفْعِ الدَّعَاوِي

دار أحسن

٣٠

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثلاثون

بَابُ دَعْوَى الرَّجُلَيْنِ [عَلَى ثَالِثٍ] - بَابُ دَعْوَى النَّسَب - كِتَابُ الْإِقْرَار

دار أحسن

(٣١)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الحادي والثلاثون

بَابُ الاسْتِثْنَاءِ وَمَا فِي مَعْنَاهُ - بَابُ إِقْرَارِ الْمَرِيْضِ - فَصْلٌ فِي مَسَائِلَ شَتَّى

كِتَابُ الصُّلْح - فَصْلٌ فِي دَعْوَى الدَّيْنِ - فَصْلٌ فِي التَّخَارُجِ

دار أحسن

٣٢

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثاني والثلاثون

كِتَابُ الْمُضَارَبَةِ – بَابُ المُضَارِبِ يُضَارِبُ – فَصْلٌ فِي المُتفرَّقاتِ

كِتَابُ الإِيْدَاعِ – كِتَابُ العَارِيَة

دار أحسن

٣٣

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه
محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي
(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي
(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه
أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثالث والثلاثون

كتَابُ الهِبَة – بَابُ الرُّجُوْعِ فِي الهِبَةِ – فَصْلٌ فِي مَسَائِلَ مُتَفَرِّقَةٍ
كتَابُ الإِجَارَة – بَاب مَا يَجُوْزُ مِنْ الإِجَارَة، وَمَا يكُوْن خِلَافًا فِيهَا

دار أحسن

٣٤

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الرابع والثلاثون

بابُ الإِجَارَة الفَاسِدَةِ - بَابُ ضَمَانِ الأَجِيْر - بَابُ فَسْخِ الْإِجَارَةِ

كِتَابُ المُكَاتَب

دار أحسن

(٣٥)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ – ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ – ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ – ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ – ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الخامس والثلاثون

بابُ مَا يَجُوزُ لِلمُكَاتَب أَنْ يَفْعَلَهُ وَمَا لَا يَجُوْزُ – بابُ كتَابَةِ العَبْدِ المُشْتَرِكِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَأَكْثَرَ – بَابُ أَحكَام مَوْتِ المُكَاتَب وَعَجْزِهِ وَمَوْتِ الْمَوْلَى – كِتَاب الوَلَاءِ – فَصْلٌ فِيْ وَلَاءِ المُوَالَاةِ – كِتَاب الإِكْرَاه – كِتَابُ الحَجْرِ – فَصْلُ بُلُوغِ الغُلَام – كِتَابُ المَأْذُوْن

دار أحسن

٣٦

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء السادس والثلاثون

كِتَابُ الغَصْبِ - فَصْلُ غُيَّبٍ - كِتَابُ الشُّفْعَةِ - بَاب طَلَبِ الشُّفْعَةِ
بابُ أَحكَام مَا تَثْبُت فِي الشُّفْعَةُ - بابُ مَا يُبْطِلُهَا

دار أحسن

٣٧

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء السابع والثلاثون

بابُ القِسْمَة - كِتَابُ المُزَارَعَةِ - كِتَابُ المُسَاقَاةِ - كِتَاب الذَّبائِح

دار أحسن

(٣٨)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثامن والثلاثون

كِتَابُ الأُضحِيَّة - كِتَاب الحظْرِ وَالإِبَاحَة - فَصلٌ فِي اللُّبْس

فَصلٌ فِي النَّظْرِ وَالمَسِّ - بابُ الاسْتِبْرَاءِ [وَغَيْرِهِ]

دار أحسن

٣٩

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء التاسع والثلاثون

فَصلٌ فِي البَيْعِ [الَّذِي يُكْرَهُ] - كِتَابُ إِحْيَاء الْمَوَاتِ - فصلٌ فِي الشِّرْب

دار أحسن

(٤٠)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الأربعون

كِتَابُ الأَشْرِبَةِ - كِتَابُ الصَّيْدِ - كِتَابُ الرَّهْنِ - بابُ مَا يَجُوزُ ارْتِهَانُهُ وَمَا لَا يَجُوزُ
بابٌ فِي بَيانِ حُكْمِ الرَّهْن يُوضَعُ عَلَى يَدِ عَدْلٍ - بابُ التَّصَرُّفِ فِي الرَّهْنِ وَالْجِنَايَةِ عَلَيْهِ، وَجِنَايَتِهِ عَلَى غَيْرِهِ - فَصْلٌ فِي مَسَائِلَ مُتَفَرِّقَةٍ

دار أحسن

(٤١)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الحادي والأربعون

كِتَابُ الجِنَايَاتِ - فَصْلٌ فِيمَا يُوجِب الْقَوَدَ وَمَا لا يُوجِبُهُ - بابُ القَوَدِ فِيمَا دُوْنَ النَّفْس فَصْلٌ فِيْ الفِعْلَيْنِ - بابُ الشَّهادَةِ فِي القَتْل وَاعتِبَارِ حَالَتِه - كِتَابُ الدِّيَاتِ - فَصلٌ فِي بيَانِ أَحكَام الشِّجَاجِ - فصلٌ فِي الجَنِيْنِ - بَابُ مَا يُحْدِثُهُ الرَّجُلُ فِي الطَّرِيْقِ وَغَيْرِهِ

دار أحسن

٤٢

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثاني والأربعون

فَصْلٌ في [الجِنايَةِ مِنَ] الحَائِطِ الْمَائِلِ - بَابُ جِنَايَةِ البَهِيْمَةِ وَالْجِنَايَةِ عَلَيْهَا - بَابُ جِنَايَةِ المَمْلُوكِ وَالْجِنَايَةِ عَلَيْه - فصلٌ فِي الجِنَايَةِ عَلَى العَبْدِ - فَصْلٌ فِي غَصْبِ القِنِّ وَغَيْرِهِ - بَابُ القَسَامَةِ - كِتَابُ المَعَاقِلِ - كِتَابُ الوَصَايَا - بَابُ الوَصِيَّةِ بِثُلُثِ المَال

دار أحسن

(٤٣)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الثالث والأربعون

بابُ العِتْقِ فِي المَرَضِ - بابُ الوَصِيَّةِ للأَقَارِب وَغَيْرِهِم - بابُ الْوَصِيَّةِ بِالْخِدْمَةِ وَالسُّكْنَى وَالثَّمَرَةِ - فَصْلٌ فِي وَصَايَا الذِّمِّيِّ وَغَيْرِهِ - بابُ الوَصِيِّ فَصْلٌ فِيْ شَهَادَةِ الأَوْصِيَاءِ لِلْوَارِثِ - كِتَابُ الخُنْثَى - مَسَائِلُ شَتَّى

دار أحسن

(٤٤)

طوالع الأنوار

للشيخ الإمام العلامة المحدث الفقيه

محمد عابد بن أحمد علي السندي الأنصاري الحنفي

(١١٩٣ - ١٢٥٧ هـ = ١٧٧٩ - ١٨٤١ م)

على الدر المختار في شرح تنوير الأبصار وجامع البحار

للإمام علاء الدين محمد بن علي الحصكفي

(١٠٢٥ - ١٠٨٨ هـ = ١٦١٦ - ١٦٧٧ م)

اعتنى بإخراجه

أحسن أحمد عبد الشكور

الجزء الرابع والأربعون

كِتَابُ الفَرَائِضِ - فَصلٌ فِي العَصْبَاتِ - بَابُ العَوْلِ - بَابُ تَوْرِيْثِ ذَوِيْ الأَرْحَام
فَصْلٌ فِي الغَرْقَى وَالْحَرْقَى وَغَيْرِهِمْ - فَصْلٌ فِي المُنَاسَخَةِ - بَابُ المَخَارِجِ

دار أحسن

أَقُوْل: وأنا المفتقرُ إلى رحمَة ربِّه العَزيز الغفَّار: محمَّد عابد ابن الشيخ [٣٩٨/ أ] أحمد علي ابن محمد مراد بن يعقوب بن محمود الأنصاري الخزرجي، الأيوبي نسبًا، السندي مولدًا، المدني توطنًا:

قد تفضل الله تعَالَى بإتمام هذا الشرح على «الدر المختار»، في بلدة منبع الأنوار، وسيد الأخيار، ومدينة المختار، صَلَّى اللهُ تعَالَى عَلَيْهِ وسَلَّم.

وقد كنت ابتدأت أيضًا فيها، إلا أني أول ما شرعت في تحرير:

- (كتاب الزكاة)،
- و (كتاب الصوم)،
- و (كتاب النكاح)،
- و (الطلاق)،
- و (العتاق)،
- و (الأيمان)،
- و (كتاب البيوع)،
- و (الكفالة)،
- و (الحوالة)،
- وبعضٍ من (كتاب القضاء).

واقتصرت في ذلك التحرير على القول الموضح بلا تطويل، لما عدا ما في الشرح. ثم قدر الله تعَالَى لي الارتحال إلى الجهات اليمنية. فأقمت فيها سنين، وكتبت في:

- (كتاب الشهادات)،
- و (الوكالة)، كتابةً مختصرةً جدا.

ثم لم تساعدني المقادير الربانية، على تحرير ما زاد على ذلك، حتى تفضل الله تعَالَى علي بالرجوع إلى المدينة الشريفة، والبلدة المنيفة، في سنة ألفٍ ومئتين وثلاثةٍ وأربعين.

وطلب بعض أفاضل ذلك الوقت، القراءة فيه، فلم يسعني، إلا أن أشرع في تكميل شرحي هذا، من أوله، حتى انتهيت الكتابة، إلى:

- آخر (كتاب الصلاة).

ثم شرعت في تكميله من:

- (كتاب الحج)،
- إلى (كتاب النكاح).

ثم شرعت في تتميمه من:

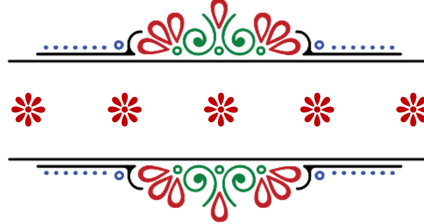
- آخر (كتاب الأيمان)،
- إلى آخر الشرح بإيراد أبحاثٍ، وفروع مستزادةٍ على ما في الشرح.

فالحمد لله الذي بنعمته وجلاله تتم الصالحات. وأسأل الله تعَالَى أن يجعله مقبولًا في حضرته. وفي خلفه ينتفع به الخاص والعام، في كافةً الأقطار، ويجعله مكفرًا للأوزار، بفضله وكرمه، إنه رحيمٌ كريمٌ وهابٌ.

وكان اختتامه في يوم الثلاثاء، **٢٨** جمادى الأولى، سنة **١٢٥١ هـ**. والحمد لله رب العالمين. وصَلَّى اللهُ على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم.



وكان الفراغ من نقل هذا المسجل، في أشهر الله محرم **١٢٩٣**هـ، على يد كاتبه أفقر العباد وأحقرها إلى مولاه الفقير: علي بن علي حسن الشرقاوي الحلواني الشافعي، غفر الله له ولوالديه وللمسلمين والمسلمات، والمؤمنين والمؤمنات، الأحياء منهم والأموات. وصَلَّى اللهُ على سيدنا محمدٍ وعلى آله وصحبه وسلم.



قد تمت كتابة هذا الكتاب المبارك، يوم الأربعاء، سنة ١٤٣١ هـ، بتاريخ ١٨ من ذي القعدة، المصادف ٢٧ من أكتوبر، سنة ٢٠١٠ ميلادي، بوقت ساعةٍ واحدة من الظهيرة.

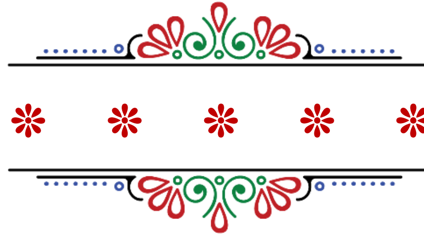
قد تمت مقابلة هذا الكتاب المبارك، صبيحة يوم الجمعة، سنة ١٤٤٣ هـ، بتاريخ ٢١ من ذي القعدة، المصادف ٢١ من يوليو، سنة ٢٠٢٢ ميلادي، وقت التهجد، ساعة الرابعة ليلًا، إلا النصف.

ولله الحمد والمنة، على ما من علي من التوفيق والسداد، وهو ولي النعمة، وأسأله اليسر والإتمام. وصَلَّى اللهُ على رسوله النبي الكريم، وعلى آله وصحبه وأمته أجمعين.

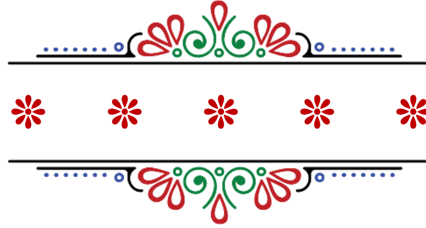
✍ وكتبَه:

أحسن أحمد عبدُ الشَّكور

Ahsanahmad33@gmail.com



(خَاتِمَةُ الكِتَاب)



بِحَمْدِ اللهِ تعَالَى ومَنِّه وَكرَمِه وعَوْنِه وفَضْلِه

تَمَّ الجُزْءُ الرَّابعُ وَالأَرْبَعُوْنَ

وبِه تَمَّ (بَابُ المَخَارِجِ)،

وبِه تَمَّ عملُ الكتابِ: (طوَالِعِ الأنوَار، عَلى الدُّرِّ المُخْتار)،

والحمدُ للهِ تعَالَى أوَّلًا وَآخِرًا، وهُوَ حَسبِي ونِعْمَ الوَكِيْل

